THE ENGINE ROOM
جنوری، 2022

انصاف میں جڑیں ڈیجیٹل شناخت:

بہتر نظام کی طرف تجربات اور سول سوسائٹی کی وکالت

یہ رپورٹ Engine Room اور شراکت داروں کی طرف سے منعقد ہونے والی تحقیق پر مبنی ہے، جو 2020 سے اگست 2021 تک اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشنز کی طرف سے تقویت شُدہ ہے.

سرکردہ محقق کوئٹو سوئی، انجن روم
محققین عالیہ یوفیرا اور مفتاح فضلی (ELSAM، انڈونیشیا)، سٹیسی-این ولسن (آزاد، جمیکا)، آمنہ خان (آزاد، پاکستان)، بونیتا نیام وائر (پالیسی، یوگنڈا)، اور ٹریسا پیروسا (دی انجن روم)
منصوبے کی سپورٹ باربرا پیس، شیگوفاٹسو جوشوا سیہول، اور زارا رحمان، انجن روم
تحریر کوئٹو سوئی اور ٹریسا پیروسا، انجن روم
ترمیم جان بورلینڈ اور لورا گزمین (انجن روم)
ترجمہ Global Voices
لے آؤٹ ڈیزائن سورستی کور پوری

اس کام کا متن Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International Licence کے تحت لائسنس یافتہ ہے۔ اس لائسنس کی کاپی دیکھنے کے لیے، ملاحظہ کریں:

HTTP://CREATIVECOMMONS.ORG/LICENSES/BY-SA/4.0/

فہرست

04 ایگزیکٹو خلاصہ

06 تعارف
08 1. اس تحقیق کے سیاق و سباق
15 2. ایڈوو کیسی کی موجودہ حالت
22 3. ملکی نتائج-
32 4. نتائج اور سفارشات

35 ضمیمہ A: طریقہ کار

36 ضمیمہ B: کیس مطالعہ

42 ضمیمہ C: ڈیجیٹل ID کے نظام کے لئے وکالت کی سفارشات

43 حوالہ جات

ایگزیکٹو خلاصہ

پوری دنیا میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام پسماندہ کمیونٹیز کے لیے تحقیقی دربان کے طور پر کام کرتے ہیں، جو کہ بعض اوقات شہریوں کے لیے اپنے حقوق کا ادراک کرنا مشکل بنا دیتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر نظام سول سوسائٹی کے مشورے کے بغیر، اور جن برادریوں کو وہ سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں، کی کسی بامعنی شمولیت کے بغیر تیار اور نافذ کیے جاتے ہیں۔ یہ ان آبادیوں کی مناسب طریقے سے خدمت کرنے کے نظام کی صلاحیت کو شدید متاثر کرتا ہے۔

اس مقصد کے ساتھ کے انصاف پر مبنی بہتر نظام کیسے حاصل، یہ تحقیق یہ دیکھتی ہے کہ کس طرح منظم سول سوسائٹی اداکار ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ڈیزائن، نفاذ اور نگرانی کو تشکیل دینے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ کمزور آبادی کو پہنچنے والے نقصانات کو ختم کیا جا سکے۔ ہم چار ممالک پر مبنی انڈونیشیا، جمیکا، پاکستان، اور یوگنڈا کی موجودہ ڈیجیٹل شناخت ایڈوکیسی حکمت عملیوں سے اخذ کیے گئے تجربات کا تجزیہ کرتے ہیں اس مقصد کے ساتھ کہ یہ سمجھنے کے لیے کہ انصاف پر مبنی بہتر نظام کیسے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

اس رپورٹ کی اہم بصیرت میں درج ذیل شامل ہیں:

- انصاف پر مبنی نظام سیاق و سباق میں مختلف ہوتا ہے۔ پسماندہ کمیونٹیز ڈیجیٹل شناخت کے نظام کا مختلف طریقے سے تجربہ کریں گی، جو کہ ان کے اندر موجود سیاق و سباق پر منحصر ہے۔ اس طرح، انصاف پر مرکوز کسی بھی وکالت کی مہم کو سب سے پہلے اس بات کی نشاندہی کرنی چاہیے کہ انصاف کا اس کے مخصوص تناظر میں کیا مطلب ہے اور، زیادہ اہم طور پر، کس کے لیے۔

- بہت سے ڈیجیٹل شناخت کے نظام رازداری میں ڈوبے ہوئے ہیں اور درست وکالت کے لیے فرضی کہانیوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈیجیٹل شناخت کے نظام پیچیدہ ہیں اور ان میں اکثر شفافیت کی کمی ہوتی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے، اس حوالے سے بہت سے غلط دعوے موجود ہیں، بعض اوقات خود حکومتوں کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں۔ اگر سول سوسائٹی کی تنظیمیں نظام میں تبدیلیوں کے لیے کامیابی سے وکالت کرنا چاہتی ہیں، تو انھیں پہلے موجودہ نظاموں کو سمجھنا چاہیے۔

- سول سوسائٹی فی الحال فعال ہونے کی بجائے رد عمل سے کام لے رہی ہے۔ گروپس اپنے آپ کو مشکلات سے دوچار تجاویز اور نظام کے اندر تبدیلی کے لیے زور دیتے ہوئے پاتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ ایسے نظام کی فعال طور پر وکالت کر سکیں جو ان کی کمیونٹیز کو درپیش ضروریات کو پورا کر سکے۔

- بڑی بین الاقوامی تنظیمیں وکالت کو آسانے اور تشکیل دینے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ مقامی سول سوسائٹی کی تنظیموں کے تحفظات کو بیان کرنے اور اپنی سرگرمیوں کو منظم کرنے میں بہت مدد کر سکتی ہیں۔ لیکن ان سیاق و سباق کو نیویگیٹ کرنا مشکل ہو سکتا ہے جہاں ان کے اور مقامی گروہوں کے خیالات مختلف ہوں۔ اگر بین الاقوامی تنظیموں کے پاس مقامی سیاق و سباق کا علم رکھنے والے اراکین کی کمی ہے، یا اگر وہ ایسے افراد کو اپنے عمل میں شامل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو وہ اپنے وکالت کے کام کو ایسے اہداف کی طرف لے جانے کا خطرہ مول لیتے ہیں جو مقامی تنظیموں کی اصل ترجیحات سے مطابقت نہیں رکھتے۔

- ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی تکنیکی خصوصیات کے ساتھ مشغول ہونے کو نچلی سطح کی تنظیمیں ڈیجیٹل شناخت وکالت کے دائرہ کار سے باہر سمجھا جاتا ہے۔ ہم نچلی سطح پر سماجی انصاف کی تنظیموں کی طرف سے نسبتاً کم وکالت کا مشاہدہ کرتے ہیں جو ڈیجیٹل شناخت کے تکنیکی عناصر پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ یہ حقیقت ممکنہ طور پر شفافیت کی مروجہ کمی سے منسوب ہے، اس کے ساتھ ساتھ دستیاب اختیارات اور اس طرح کی تفصیلات کے ممکنہ اثرات کو سمجھنے کے لیے نسبتاً زیادہ تکنیکی نفاست کے دائرہ کار سے باہر سمجھتی ہیں۔

زید برآں، جب ہمارے توجہ مرکوز کرنے والے ممالک کو خاص طور پر دیکھتے ہیں، تو ہم کئی کثیرالجہتی اور متنوع موضوعات کی نشاندہی کرتے ہیں:

- سول سوسائٹی کی تنظیموں کو درپیش اہم چیلنجوں میں سے ایک وکالت کی ترتیب ہے مرکوز بہت سی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ وکالت کی ترتیب ہے۔ سماجی انصاف کے اداکار اکثر اس مسئلے کے ساتھ صرف اس وقت مشغول ہوتے ہیں جب نظام پہلے سے نافذ ہو چکا ہوتا ہے۔ نتیجتاً تنظیموں کو ڈیمیج کنٹرول موڈ میں دھکیل دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ نظام کے ڈیزائن کی خصوصیات کو حل کرنے کے بجائے رسائی کے مسائل کو ترجیح دیتے ہیں۔

- نتیجے کے طور پر، ہم پسماندہ کمیونٹیز کے ساتھ منسلک ہونے، بیداری کو بڑھانے اور مدد کی دیگر اقسام فراہم کرنے پر مرکوز بہت کئی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ مزید برآں، بہت سی تنظیمیں ڈیجیٹل شناخت نظام تک پسماندہ گروپوں کی رسائی کو آسان بنانے کے مقصد کے ساتھ، نفاذ کنندگان کے ساتھ براہ راست مشغول ہیں۔

- زیادہ تر قومی سیاق و سباق میں سول سوسائٹی اداروں کے درمیان تعاون ابھی بھی نوزائیدہ ہے، لیکن اس طرح کی حکمت عملیوں کی کامیابیوں نے مستقبل کے قابل ذکر امکانات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

- قانونی چارہ جوئی، چاہے کسی نظام کے مخصوص پہلوؤں پر مرکوز ہو یا کسی نظام کے مجموعی نفاذ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش ہو، تحقیق کیے گئے تمام سیاق و سباق میں ایک قیمتی وسیلہ رہا ہے۔

تعارف

ہر روز، دنیا بھر میں لاکھوں لوگ ضروری سرکاری اور انسانی خدمات تک رسائی حاصل کرنے، اپنی قانونی شناخت قائم کرنے، اور ID میں شامل تحفظات اور حقوق تک رسائی حاصل کرنے کے لیے پیچیدہ ڈیجیٹل شناختی نظاموں کو نیویگیٹ کرتے ہیں۔ زیادہ تر، اس طرح کے نظام سول سوسائٹی یا ایسے پروگراموں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی برادریوں کی شرکت یا معلومات کے بغیر تیار اور نافذ کیے جاتے ہیں۔

2020 میں، The Engine Room نے بنگلہ دیش، ایتھوپیا، نائیجیریا، زمبابوے اور تھائی لینڈ (The Engine Room, 2020) پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ساتھ پسماندہ برادریوں کے زندہ تجربات پر ایک عالمی رپورٹ شائع کی۔ شراکتی، مقامی طور پر زیرقیادت تحقیق، اور ان لوگوں کے تجربات پر توجہ مرکوز کرنے کے ذریعے جن کے نقطہ نظر کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے، ہم نے ان طریقوں پر روشنی ڈالی جن میں کم سے کم طاقت رکھنے والوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان اسکیموں کے ساتھ تعامل کیا جاتا ہے جو ان کے حقوق کو استعمال کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہیں۔

اس پچھلی تحقیق کی بنیاد پر، ہم اس رپورٹ میں اپنی توجہ اس طرف مرکوز کرتے ہیں کہ کس طرح منظم سول سوسائٹی ان نظاموں کے ساتھ تعامل کر رہی ہے، اور یہ مختلف اداکار ڈیجیٹل شناخت کی اسکیموں کے ڈیزائن، نفاذ اور نگرانی کو کس طرح تشکیل دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا، جمیکا، پاکستان، اور یوگنڈا کے معاملات کو دیکھتے ہوئے، ہمارا مقصد ان ممالک میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ارد گرد موجودہ وکالت کی حکمت عملیوں کی کامیابی اور ناکامی کے ثبوت پیش کرنا ہے۔ ایسا کرنے سے، ہم امید کرتے ہیں کہ سیکھے گئے اسباق کی نشاندہی کریں گے جو پوری دنیا کے سول سوسائٹی کے دیگر اداکاروں کے لیے کارآمد ہوں گے جنھیں انہی چیلنجوں کا سامنا ہے۔

اس کے علاوہ، ہمارا مقصد ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ساتھ لوگوں کے حقیقی دنیا کے تجربات کے بارے میں معلومات کو مزید پھیلانا ہے، یہ ایک ایسا موضوع ہے جو خاص طور کووڈ - 19 وبائی مرض کی روشنی میں اہم ہو گیا ہے۔ وبائی مرض نے خدمات کی ڈیجیٹائزیشن کے ارد گرد بات چیت کو تیز کیا ہے اور اس کے نتیجے میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے رول آؤٹ کو بھی تیز کردیا ہے۔ پچھلے 18 مہینوں کے دوران، بہت سی حکومتوں نے جلد بازی میں ڈیجیٹل سکیموں کو نافذ کیا ہے۔ یہ تحریک اکثر بہت کم یا بغیر کسی نگرانی کے، اور غیر شفاف اور غیر جوابدہ طریقوں سے ہوئی ہے (کووڈ - 19 اور ڈیجیٹل حقوق، n.d.)۔

پچھلے سال میں، ہم نے بائیو میٹرک پر مبنی ڈیجیٹل شناخت اسکیموں کے بدترین حالات کو حقیقت بنتے دیکھا ہے، جس کے ممکنہ طور پر تباہ کن نتائج پوری آبادی کے لیے ہیں۔ افغانستان میں، طالبان نے امریکی افواج کے پیچھے چھوڑے گئے بائیو میٹرک ڈیٹا بیس کا چارج سنبھال لیا، ممکنہ طور پر ان ہزاروں لوگوں کو خطرے میں ڈال دیا جنھوں نے 20 سالہ قبضے کے دوران امریکہ کے ساتھ کام کیا (گو اور نوری، 2021)۔ بنگلہ دیش میں، UNHCR کی طرف سے روہنگیا پناہ گزینوں سے اکٹھا کیا گیا بائیو میٹرک ڈیٹا میانمار کی حکومت کے ساتھ شیئر کیا گیا - یعنی وہ لوگ جو ان کی نسل کشی اور بے گھر ہونے کے ذمہ دار ہیں (رحمن، 2021)۔

ہماری موجودہ حقیقت سول سوسائٹی کی اس فوری ضرورت کو اجاگر کرتی ہے کہ وہ ڈیجیٹل شناخت کے نظاموں کی بامعنی اور مؤثر طریقے سے وکالت کرے جو انتہائی پسماندہ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

ہماری کیس اسٹڈیز کا انتخاب جغرافیہ، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی عمر (ترقی اور نفاذ دونوں کے لحاظ سے)، اور نظام کے سلسلے میں سول سوسائٹی کی وکالت کی سطح کے حوالے سے کافی تنوع کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ہمارا مقصد ڈیجیٹل شناخت سے جڑے امور کے حق میں کثیرالجہتی اور متنوع وکالت کو سمجھنا تھا، جیسے یہ دنیا بھر میں مختلف صورتوں میں موجود ہے، جبکہ ساتھ ہی سیکھے گئے سبق پر بھی توجہ مرکوز رکھنا تھی۔ یہ چار ممالک ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی ترقی اور نفاذ کے اہم موڑ پر ہیں - چاہے یہ اس مسئلے پر عوام کی توجہ میں اضافہ کا لمحہ ہو یا سول سوسائٹی کے حامیوں کی حالیہ کامیابی کے نتیجہ ہو۔

اس رپورٹ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

- سیکشن ایک ہماری تحقیق کے لیے سیاق و سباق فراہم کرتا ہے۔ یہ سول سوسائٹی کی وکالت کے کام کی اہمیت کو بیان کرتا ہے، انصاف کے بارے میں ہمارے اپنے نقطہ نظر اور سمجھ کو بیان کرتا ہے، اور اس کام سے اہم بصیرت کا خاکہ پیش کرتا ہے۔
- سیکشن دو ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے سلسلے میں سول سوسائٹی کی وکالت کے موجودہ منظر نامے کا ایک جائزہ پیش کرتا ہے۔
- سیکشن تین اندرون ملک تحقیق پر مبنی ہمارے اہم تحقیقی نتائج کا احاطہ کرتا ہے۔
- سیکشن چار ہمارے نتائج کو پیش کرتا ہے، اور اس میں ہمارے نتائج پر مبنی سفارشات شامل ہیں۔

1. اس تحقیق کا سیاق وسباق

1.1 ڈیجیٹل شناخت کے معاملات پر سول سوسائٹی کی وکالت کیوں؟

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے استعمال میں اضافہ

ڈیجیٹل شناختی نظام کا خیال طویل عرصے سے ان حکومتوں کے لیے پرکشش رہا ہے جو شناخت کی تصدیق کے عمل کو ہموار کرنا چاہتیں ہیں۔ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف (16.9) کے بڑے حصے میں سال 2030 تک ”سب کے لیے قانونی شناخت فراہم کرنے، بشمول پیدائش کے اندراج“ (SDG انڈیکیٹرز، این ڈی) کی طرف اشارہ کیا گیا، نئ ڈیجیٹل شناختی اسکیموں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے, اور انہیں پوری دنیا میں نافذ کیا جا رہا ہے۔ کچھ اندازوں کے مطابق، شناخت کی تصدیق کی مارکیٹ 2020 میں 7.6 بلین ڈالر سے 2025 (برٹ، 2020) میں 15.8 بلین ڈالر تک دگنی سے زیادہ ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

صرف پچھلے پانچ سالوں میں، کیمرون، بھارت، کینیا، ایکواڈور، اردن، کرغزستان، ایران، سینیگال، تھائی لینڈ، پاکستان، ترکی، فلپائن اور جمیکا سمیت دیگر ممالک میں نئے قومی الیکٹرانک شناخت (eID) پروگرام (بشمول کارڈ اور موبائل فون پر مبنی اسکیمیں) متعارف کرائے گئے ہیں۔۔ ان پروگراموں میں سے کچھ میں بائیو میٹرک جزو بھی شامل ہے، مثال کے طور پر آئرس اسکین یا انگلیوں کے نشان (”ڈیجیٹل شناختی رجحانات - 5 قوتیں جو 2021 کو تشکیل دے رہی ہیں“، 2020)۔ دوسرے ممالکان ڈیلز پر دستخط کرنے کے عمل میں ہیں، یا پہلے ہی قومی شناختی پروگرام شروع کر رہے ہیں۔ اس طرح، امکان ہے کہ ڈیجیٹل شناختی نظام والے ممالک کی فہرست میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

یہ رجحان خاص طور پر عالمی جنوب میں نظر آتا ہے،[1] جہاں عالمی برادری کی طرف سے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو ترقی دی جا رہی ہے - بشمول عالمی بینک جیسے طاقتور بین الاقوامی مالیاتی ادارے - ترقی پذیر ممالک کو درپیش بہت سے چیلنجوں کے علاج کے طور پر۔ خاص طور پر، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو ”بدعنوانی، غیر موثر سروس ڈیلیوری، کاروبار کرنے کے زیادہ اخراجات، اور سیکورٹی کے خطرات“ کے حل کے طور پر دیکھا جاتا ہے (پلاوی اینڈ خان، 2019، صفحہ 3) - ایک ایسی دلیل جوکہ گہرے سماجی اور اقتصادی طریقوں پر اثر انداز ہونے کے لیے تکنیکی حل کی قابلیت کے بارے میں پریشان کن قیاس آرائیاں کرتی ہے۔

کووڈ 19 کا اثر

وبائی مرض نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے لیے دباؤ پر متعدد اثرات مرتب کیے ہیں۔ پہلا، سول سوسائٹی کی توجہ ان نظاموں سے ہٹا کر اور اس کی بجائے مزید فوری ضروریات کی طرف، اور دوسرا، ذاتی طور پر بات چیت میں کمی کے پیش نظر ڈیجیٹائزڈ نظاموں کے لیے دباؤ کو مضبوط بنا کر۔ مزید برآں، ضرورت اور سیکورٹی کی تبدیلی کے تصورات کے ساتھ، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو ان چیلنجوں کے ممکنہ جواب کے طور پر فروغ دیا گیا ہے جن کا سامنا ممالک کو وبائی مرض سے ابھرتے ہی کرنا پڑے گا۔

وبائی مرض نے حکومتوں کو ڈیجیٹل شناختی نظام کی مخالفت کو زیر کرنے کا احاطہ بھی دیا ہے۔ مارچ 2020 میں، تیونس کی حکومت نے بائیو میٹرک شناختی کارڈ متعارف کرانے کی تجویز کو بحال کیا، حالانکہ پچھلی ایڈووکیسی کے کام نے 2018 میں اسی طرح کے قانون سازی کے بل کو شکست دینے میں مدد کی تھی۔ اس بار حکومتی فرمان کی شکل اختیار کرتے ہوئے، اس اقدام میں ای پاسپورٹ بھی شامل ہے، اور ایک ایسے نظام کا تصور کرتا ہے جو شناخت، شہری حیثیت، سماجی تحفظ کی حیثیت، آمدنی، اور ٹیکس کی حیثیت کے بارے میں معلومات کو ذخیرہ کرے گا۔ دوسرے ڈیٹا پوائنٹس کے ساتھ، ایک ہی شناختی نمبر (سیادی اور ٹیکیٹ، 2020) کا استعمال کرتے ہوئے بازیافت کیا جا سکتا ہے۔ تیونس کے سابق وزیر اعظم الیاس الفخفخ نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو

1 کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کا حوالہ دینے کے لیے ایک وسیع اصطلاح، جسے عام طور پر ”ترقی پذیر ممالک“ کہا جاتا ہے، جو لاطینی امریکہ اور کیریبین، افریقہ، ایشیا اور اوشیانا میں واقع ہیں۔ ہم اسے جزوی طور پر سیاسی معیشت کے معاملات اور حقائق کو تسلیم کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں جن کا تعلق نوآبادیات، تسلط، استحصال، عدم مساوات وغیرہ کی تاریخوں سے ہے - لیکن ان تک محدود نہیں۔ اکثر ”ترقی یافتہ ممالک“ کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے، خود کو نوآبادیاتی اور غالب طاقتوں کے طور پر تاریخ کے ساتھ. ہم مختلف خطوں کے لیے استعمال کی جانے والی اصطلاحات پر غور و فکر اور گفتگو کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔

وبائی امراض کے بارے میں حکومت کے ردعمل کے اہم عناصر میں سے ایک کے طور پر شناخت کیا (صیادی اینڈ ٹیکیٹ، 2020)۔

تیونس اس بات کی مثال دیتا ہے کہ کس طرح حکومتوں نے متعدد چیلنجوں کے جواب کے طور پر ڈیجیٹلائزیشن کی طرف دھکیلنے کے لئے وبائی مرض کا فائدہ اٹھایا ہے۔ اس رجحان کے ایک حصے کے طور پر، ڈیجیٹل شناخت کو آن لائن خدمات تک رسائی کو فعال کرنے کی صلاحیت کے لیے استعمال کیا گیا ہے، جبکہ آپ کے صارف کو جاننے والے (e-KYC) تصدیقی ٹولز کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ بہت سے شائقین ایسٹونیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں - ڈیجیٹلائزڈ سرکاری خدمات کا گولڈن چائلڈ - جس کے وسیع ای-سروس کے افعال نے اسے سرکاری خدمات کی پیش کش جاری رکھنے کی اجازت دی جب بہت سے دوسرے ممالک کو عارضی طور پر اس طرح کے پروگراموں تک رسائی بند کرنے پر مجبور کیا گیا ("COVID-19 مضبوط ڈیجیٹل شناختی کارڈز کو مضبوط بناتا ہے"، 2020)۔

یہاں تک کہ جہاں بڑے، قومی سطح کے ڈیجیٹل شناختی نظاموں کے لیے دباؤ کو زیادہ خاموش کر دیا گیا ہے، وہاں بھی ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو مخصوص شعبوں میں تصدیق کے مقاصد کے لیے زیر غور لایا جا رہا ہے۔ برطانیہ میں، مثال کے طور پر، نیشنل ہیلتھ سروس (NHS) کے عملے سے کہا گیا ہے کہ وہ NHS شناختی کارڈز سے معلومات، جو کمپنی Yoti کے فراہم کردہ ہیں، کو اپنے موبائل فون پر ایک ایپ پر اپ لوڈ کریں، اس طرح وہ ان کی شناخت آن لائن اور آف لائن دونوں کنٹیکٹ لیس شناخت استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ (Pascu, 2020)۔

ویکسین پاسپورٹ اب ڈیجیٹل شناخت[2] کے سیکٹر کے مخصوص استعمال کی ایک خاص طور پر معروف مثال ہیں۔ جیسے جیسے ویکسینیشن کا عمل آگے بڑھ رہا ہے، طبقے اور قومیت اس بات کا تعین کرنے میں ایک مضبوط کردار ادا کر رہے ہیں کہ کس کی ویکسین تک رسائی ہے، ممالک کو سفر کے لیے دوبارہ کھولنے کے مطالبات میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح کے بہت سے مباحثوں نے ویکسین/صحت پاسپورٹ یا ڈیجیٹل امیونٹی سرٹیفکیٹ بنانے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ یہ ایک ڈیجیٹل دستاویز ہے جو اس بات کی تصدیق

2 ووایکسین کے پاسپورٹ پر بحث کرتے وقت، ہم اس بات کا حوالہ دے رہے ہیں جسے Ada Lovelace Institute ''صحت کی حیثیت (ویکسین کی حیثیت اور/یا ٹیسٹ کے نتائج) کو شناخت کی تصدیق کے ساتھ جوڑنے کی مشترکہ خصوصیات کے ساتھ ٹولز کے طور پر بیان کرتا ہے، اجازتوں، حقوق کا تعین کرنے کے مقصد سے، یا آزادی (جیسے سفر، تفریح، یا کام تک رسائی)۔ زیر بحث ویکسین پاسپورٹ بنیادی طور پر ڈیجیٹل شکل اختیار کرتے ہیں''(Ada Lovelace Institute, 2021)۔

کیس اسٹڈی کی بصیرت

وبائی امراض کے دوران فلاح و بہبود، ویکسینیشن پاسپورٹ، اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام

یوگنڈا، پاکستان اور انڈونیشیا میں، ہنگامی وبائی امداد کی فراہمی کو قومی ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے اندر اندراج سے منسلک کیا گیا تھا۔ جمیکا میں، حکومت نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے نفاذ کو تیز کرنے کی ایک وجہ کے طور پر وبائی بیماری کا حوالہ دیا، حالانکہ اس تجویز پر بھرپور تنقید کی گئی (Bitzionis, 2020)۔

اس طرح کے نظاموں کو امدادی کام کی فراہمی سے جوڑنے سے عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے اور ان لوگوں کے خلاف امتیازی سلوک میں اضافہ ہوا ہے جو قومی شناختی نظام کے اندر رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ یوگنڈا میں، جہاں Ndaga Muntu بائیو میٹرک شناخت کے حصول میں رکاوٹوں کی وجہ سے آبادی کا ایک تہائی حصہ غیر رجسٹرڈ ہے، ڈیجیٹل شناخت کے نظام میں بینیفٹ کی ادائیگیوں کو رکنیت سے منسلک کرنے کے فیصلے نے سب سے زیادہ کمزور اور پسماندہ کمیونٹیز کے درمیان غیر متناسب مصائب پیدا کیے ہیں (Hersey, 2021)۔ انڈونیشیا میں ٹرانس افراد کے لیے جنہیں اس ملک کے ڈیجیٹل شناخت کے نظام تک رسائی میں اہم رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ویکسین وصول کرنے والوں کے پاس ڈیجیٹل شناختی کارڈ ہونے کی ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے ٹرانس افراد ویکسین لگوانے سے قاصر رہے ہیں (ایڈوکیٹس فار جسٹس اینڈ ہیومن رائٹس، 2021)۔

کرتی ہے کہ جس کے پاس یہ دستاویز ہے اس کو ویکسین لگائی گئی ہے، یا وہ صحت یاب ہو چکا ہے، یا سفر سے پہلے اس کا ٹیسٹ منفی آیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کم اور زیادہ آمدنی والے ممالک کے درمیان ویکسینیشن تک غیر مساوی رسائی کی موجودہ حالت ، جسے سماجی انصاف پر کام کرنے والوں نے نسلی عصبیت کا نام دیا ہے (Dearden, 2021) ۔ اس کا مطلب دنیا کے بڑے پیمانے پر رہنے والے لوگوں کے لیے نقل و حرکت پر ڈی فیکٹو پابندی ہے۔

بہر حال ڈیجیٹل شناخت انڈسٹری اس تناظر میں استعمال کے لیے اپنی مصنوعات اور ٹیکنالوجی کو آگے بڑھا رہی ہے (وینکاٹراماکرشنن، 2020) - اور یہ اکلوتی نہیں ہے: ٹریول انڈسٹری، ہوائی اڈے، حکومتیں، اور تھنک ٹینک بھی استثنیٰ پاسپورٹ متعارف کرانے کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں (پرائیویسی انٹرنیشنل، 2020)۔ یہ خیالات خلاصہ نہیں ہیں، کیونکہ برٹش ایئرویز اور امریکن ایئر لائنز جیسی ایئرلائنز نے پہلے ہی تصدیقی ٹولز کی آزمائش شروع کر دی ہے (برٹ، 2021)، اور یورپی یونین نے حال ہی میں سفر کے لیے یورپی یونین کے ویکسین پاسپورٹ کے استعمال پر ایک ضابطے پر دستخط کیے ہیں ("EUصدور سرکاری طور پر دستخط کرتے ہیں۔ سفر کے لیے یورپی یونین ویکسین پاسپورٹ پر ضابطہ"، 2021)۔ پاکستان میں، مختلف علاقوں میں گھریلو ہوائی سفر کے لیے ویکسینیشن سرٹیفکیٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے ("ویکسینیشن سرٹیفکیٹ گھریلو ہوائی سفر کے لیے لازمی: NCOC"، 2021)، انٹر سٹی پبلک ٹرانسپورٹ ("سندھ میں پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کرنے کے لیے ویکسینیشن سرٹیفکیٹ لازمی قرار دیا گیا"، 2021)، اور ایندھن تک رسائی (شاہد، 2021)۔

سول سوسائٹی اس تصویر میں کیسے مناسب بیٹھتی ہے؟

وبائی مرض کے دوران، سماجی انصاف کی تنظیمیں ڈیٹا اور ڈیجیٹل رائٹس (DDR) سے متعلق نقصانات اور چیلنجوں کے شدید دھارے کے خلاف سامنے آئیں، بشمول رسائی میں رکاوٹیں (جیسے خدمات)، سیکورٹی کے خطرات اور امتیازی سلوک۔ اگرچہ یہ تمام چیلنجز خاص طور پر ڈیجیٹل شناخت سے متعلق نہیں ہیں، لیکن ڈیجیٹل حقوق سے متعلق خدشات میں اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی تنظیموں نے پہلے ہاتھ سے ان طریقوں کا مشاہدہ کیا ہے جو DDR اپنے سماجی انصاف کے مشنز اور ان کمیونٹیز کے ساتھ جوڑتے ہیں جن کی وہ خدمت کرتے ہیں – ممکنہ طور پر نقصان دہ طریقوں سے۔

چونکہ حکومتیں تیزی سے ڈیجیٹل شناختی نظام کو اپناتی ہیں، اور یہاں تک کہ ان کے نفاذ کو تیز کرنے کی کوشش کرتی ہیں، اس لیے ایک سنگین خطرہ ہے کہ وہ ایسے نظاموں کو تعینات کریں گے جن کی صرف کم سے کم نگرانی کی گئی ہے۔ اس عرصے کے دوران نافذ کیے گئے ڈیجیٹل شناخت کے نظام ممکنہ طور پر وبائی مرض کے گزر جانے کے بعد بھی برقرار رہیں گے، جس کے طویل مدتی نتائج برآمد ہوں گے۔ نتیجے کے طور پر، یہ سمجھنا بہت اہم ہوتا جا رہا ہے کہ سول سوسائٹی کی تنظیمیں ماضی میں ڈیجیٹل شناخت کے مسائل پر وکالت میں کس طرح مصروف رہی ہیں، اور اس مسئلے پر بامعنی طور پر مشغول ہونے کی ان کی صلاحیت کو کس طرح مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ مشغولیتیں زیادہ ہیں؛ مؤثر طریقے سے کام کر کے، وہ ایسے نظاموں کے نفاذ کو روکنے یا معتدل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں جو بصورت دیگر دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کے، اگر اربوں نہیں، کے حقوق کی خلاف ورزی کریں گے۔

1.2 انصاف کے بارے میں ہماری سمجھ

ڈیجیٹل شناخت اسکیموں (دی انجن روم، 2020) کے ساتھ دنیا بھر میں پسماندہ کمیونٹیز کے زندہ تجربات پر انجن روم کے پچھلے کام کے بعد، یہ تحقیق ان منظم سول سوسائٹی گروپوں کے تجربات پر مرکوز ہے جنہوں نے ان نظاموں کی وجہ سے تشکیل پانے والے بنیادی چیلنجوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے، خاص طور پر پسماندہ کمیونٹیز پر ان کے اثرات کے حوالے سے۔

ہم اپنا تجزیہ اس بات پر غور کرتے ہوئے شروع کرتے ہیں کہ انصاف پر مبنی نظام کیسا نظر آتا ہے - یعنی ایک ایسا نظام جس میں سماجی انصاف کو اپنے اصل اصول کے طور پر رکھا جائے۔ طبقاتی، نسلی اور نسلی شناخت، جنس، جنسیت، قومیت، اور دیگر سماجی نشانات افراد اور برادریوں کے زندگی کا تجربہ کرنے کے طریقے، طاقت کے ڈھانچے کے ذریعے انہیں مرئی یا پوشیدہ بنانے کے طریقے پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور آیا وہ اپنے حقوق کا احساس کرنے کے قابل ہیں۔ سماجی انصاف کا تعلق دولت کی تقسیم اور مختلف شناختوں کو سیاسی اور سماجی طور پر مساوی تسلیم کرنے کے مسائل سے ہے۔ اس کے لیے "ایسے سماجی انتظامات کی ضرورت ہے جو معاشرے کے تمام (بالغ) اراکین کو ایک دوسرے کے ساتھ بطور ساتھی بات چیت کرنے کی اجازت دیتے ہیں" (فریزر، 2001)۔ سماجی انصاف کے نقطہ نظر کو متعارف کروا کر اور آگے

بڑھاتے ہوئے، ہم اس طرح "منصفانہ، مساوی، اور زندہ رہنے کے قابل مستقبل" کے تصور اور حصول کے بارے میں فکر مند ہیں (D'Ignazio & Klein, 2020, p.6)۔

جیسا کہ ہم ایک ایسے نظام سے نمٹ رہے ہیں جو شناخت، شہریت، سیاسی شرکت اور ٹیک اور ڈیٹا سے تعلق کے موضوعات کو مؤثر طریقے سے الجھا دیتا ہے، اس لیے انصاف کو ایک ایسی عینک کے ذریعے سوچنے کی ضرورت ہے جو ڈیجیٹل شناخت اسکیموں کے تکنیکی پہلوؤں کے اثرات پر غور کرے۔ Linnet Taylor کا ڈیٹا جسٹس فریم ورک اس سلسلے میں مفید ہے۔ یہ تصور کرتے ہوئے کہ انصاف پر مبنی نظام کیسا ہو سکتا ہے، یہ مرئیت کے بنیادی ستونوں کی تجویز پیش کرتا ہے (جس میں نمائندگی تک رسائی اور معلوماتی رازداری کے حق دونوں کا حوالہ دیا جاتا ہے)، ڈیجیٹل (منتخب) مشغولیت، اور ڈیٹا پر مبنی امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت (ٹیلر، 2017)۔

ہم ڈیزائن جسٹس نیٹ ورک کے اصولوں سے بھی اخذ کرتے ہیں، جو کہ ڈیزائن کے عمل پر نظر ثانی کے مقصد کے ساتھ تیار کردہ تجاویز کا ایک مجموعہ ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو مرکز بنا سکیں جو اکثر ڈیزائن کے لحاظ سے پسماندہ رہتے ہیں (اصولوں کو پڑھیں، 2018)۔ ہمارے مقاصد کے لیے خاص طور پر موزوں اصول 2 ہے - جو ان لوگوں کی آوازوں کو مرکز بنانے کا مطالبہ کرتا ہے جو ڈیزائن کے عمل کے نتائج سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں - اور اصول 8، جو پائیدار، کمیونٹی کی زیر قیادت، اور کمیونٹی کے زیر کنٹرول نتائج کو اعلیٰ ترجیح دیتا ہے۔ (اصول، 2018 پڑھیں)۔

ان اثرات کو اپنے نقطہ آغاز کے طور پر لیتے ہوئے، ہم نے جو پایا وہ یہ تھا کہ انصاف، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے تناظر میں، عملی طور پر شاذ و نادر ہی کوئی اختتامی نقطہ یا نتیجہ ہوتا ہے۔ بلکہ، یہ سول سوسائٹی کے ساتھ بامعنی شمولیت، مکالمے، اور باہمی تعاون کے ساتھ فیصلہ سازی کے جاری عمل کے بارے میں زیادہ متعلقہ ہے۔ اس علاقے میں کام کرنے والے سول سوسائٹی کے گروپوں کے ذریعہ جن مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے ان میں سے بہت سے مسائل خارج ہونے اور رسائی کی کمی کے عمومی زمروں میں آتے ہیں (مزید سیکشن 3 میں دیکھیں)، اور معقول طور پر پسماندہ کمیونٹیز کے ساتھ انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنے سے روکنے میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے مسائل کو نئی ڈیجیٹل شناخت اسکیموں کے لیے منصوبہ بندی کے عمل میں حل کیا جا سکتا تھا اگر سول سوسائٹی کے گروپوں سے مشاورت کی جاتی اور انہیں پہلے شامل کیا جاتا، اور اگر ان کے نقطہ نظر نے نظام کے ڈیزائن اور نفاذ کو شروع سے ہی معنی خیز شکل دی ہوتی۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ڈیجیٹل شناخت سسٹمز کے ساتھ برادریوں کے جاری تعاملات کا کردار انرولمنٹ کی شرحوں یا ڈیجیٹل شناختی کارڈز کی ملکیت سے متعلق اکثر بیان کردہ اعدادوشمار کے مقابلے میں برابر طور پر (اگر زیادہ نہیں تو) اہم ہے۔ مثال کے طور پر: کیا کچھ کمیونٹیز کے ممبران رجسٹریشن کی کوشش کرتے وقت تشدد کا نشانہ بنتے ہیں؟ کیا کچھ لوگ نظام تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش میں امتیازی سلوک کا شکار ہیں، یا اگر لوگوں کے پاس ڈیجیٹل شناختی کارڈ نہ ہونے کی صورت میں اہم عوامی خدمات سے انکار کیا جاتا ہے؟ بلاشبہ، ان جاری تعاملات کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے، اور بالکل اسی طرح ان کی مقدار کو درست معلوم کرنا ناممکن ہے۔ یہ ایک بار پھر ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ساتھ کمیونٹیز کے زندہ تجربات کے بارے میں معیاری معلومات کو مسلسل تلاش کرنے اور سننے کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

یہ سمجھتے ہوئے کہ انصاف پر مبنی نظام پسماندہ کمیونٹیز کی ضروریات اور خواہشات کو مرکزی اہمیت دے گا، ہماری تحقیق نے ان گروہوں کو بھی ترجیح دی جن کے پاس اکثر میز پر نشست کی کمی ہوتی ہے جب ڈیجیٹل شناخت کے نظام پر بات کی جاتی ہے، یہاں تک کہ سول سوسائٹی کی ترتیبات میں بھی (خاص طور پر، ہم جان بوجھ کر ان تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل حقوق کی جگہ سے باہر گروپس)۔ ایسا کرنے میں ہمارا محرک یہ یقین ہے کہ ان گروہوں کے لیے بہتر نتائج کا مطلب مجموعی طور پر معاشرے کے لیے بہتر نتائج ہوں گے۔ ان نظاموں کی خامیوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، اس بات کا جائزہ لینے سے کہ کس طرح متنوع منظم سول سوسائٹی اداکار بہتر نظاموں پر بات کرنے اور ان کی وکالت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور بیانیہ میں ماضی میں نہ سنے گئے تناظر کو سامنے لاتے ہوئے، ہم امید کرتے ہیں کہ ہم مستقبل کی ڈیجیٹل ID حکمت عملیوں پر اثر انداز ہوں گے، اور تمام کمیونٹیز کے لیے ایسے نظام کو بہتر بنانے میں سول سوسائٹی کی مدد کریں گے۔

1.3 کلیدی بصیرتیں۔

1. انصاف پر مبنی نظام مختلف سیاق و سباق میں کیسا نظر آتا ہے۔

انصاف کا مطلب مختلف سیاق و سباق میں مختلف چیزیں ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اس کا مطلب ڈیجیٹل شناخت کے نظام تک رسائی دینا ہو سکتا ہے، اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ سسٹم کے ڈیزائن کے پہلو ایک خاص شکل اختیار کر لیں، یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈیجیٹل شناخت سسٹم کو ختم کیا جائے یا اسے استعمال میں آنے سے روکا جائے۔ سماجی تکنیکی نظام کے طور پر، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کا تجربہ لوگوں کے معاشرے میں ان کے مقام، ان کی شناخت، اور طاقت اور وسائل تک ان کی رسائی کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ آخر کار، یہ سیاق و سباق کا فرق اس بات پر اثر انداز ہوتا ہے کہ پسماندہ کمیونٹیز کے لوگ کس طرح ڈیجیٹل شناخت کے نظام کا تجربہ کرتے ہیں اور انہیں انصاف پر مبنی نظام کے طور پر کیا نظر آتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انصاف پر مرکوز کسی بھی وکالت یا ایڈووکیسی کی مہم کو سب سے پہلے اس بات کی نشاندہی کرنی چاہیے کہ انصاف کا اس کے مخصوص تناظر میں کیا مطلب ہے، اور، اہم طور پر، کس کے لیے۔ ہم نے جن ڈیجیٹل حقوق کے حامیوں سے بات کی ان میں سے بہت سے لوگوں نے اشارہ کیا کہ ان کی وکالت بنیادی طور پر ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو مسدود یا ختم کرنے کی طرف ہے۔ تاہم، ڈیجیٹل حقوق کی جگہ سے باہر سماجی انصاف کے اداکاروں کے لیے، وکالت کے اہداف زیادہ عملی طور پر موجودہ نظاموں کو تشکیل دینے پر مرکوز تھے تاکہ خارج شدہ کمیونٹیز تک رسائی کی اجازت دی جا سکے۔ مطلوبہ نتائج میں یہ بنیادی اختلافات مختلف برادریوں یا تحریکوں کے درمیان تعاون میں ممکنہ رکاوٹ پیش کر سکتے ہیں۔

مزید برآں، اس کا مطلب یہ ہے کہ انصاف پر مبنی نظام مختلف علاقوں میں مختلف نظر آئیں گے، اور یہ کہ وکالت کے کام کے لیے کامیابی کے اہداف یا معیار جغرافیائی خطوں میں مختلف ہوں گے۔ یہ ممکنہ طور پر گروپوں کے لیے مواد کا اشتراک کرنا مشکل بناتا ہے، اور بین الاقوامی یا علاقائی وکالت کی کوششوں کو پیچیدہ بناتا ہے، حالانکہ ممکنہ طور پر کچھ مشترکہ وکالت کے اہداف ہیں جن پر سماجی انصاف کی سمت رکھنے والے مختلف گروہ متفق ہو سکتے ہیں (مثال کے طور پر، چہرے کی شناخت کی ٹیکنالوجی کا اخراج ڈیجیٹل شناختی نظام)۔

2. بہت سے ڈیجیٹل شناخت کے نظام رازداری میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور درست وکالت کے لیے فرضی کہانیوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈیجیٹل شناخت کے نظام ناقابل یقین حد تک پیچیدہ ہیں اور اکثر ان کے ڈیزائن اور نفاذ میں شفافیت کا فقدان ہے۔ پیچیدگی اور دھندلے پن کے لمحات میں معاہدوں کی ٹینڈرنگ، نظام کا ڈیزائن، متعدد تکنیکی عناصر کا انضمام، ڈیٹا بیس کے انتظام اور ڈیٹا کو ذخیرہ کرنے کا عمل، عوامی رسائی اور مواصلات کی متعلقہ مہمات، دوسرے نظاموں کے ساتھ باہمی تعاون کو یقینی بنانے کی کوششیں اور مزید اقدامات شامل ہیں۔ ہماری تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ڈیجیٹل شناخت کا نظام کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا، اس حوالے سے بہت سے غلط دعوے ہیں، جنہیں بعض اوقات خود حکومتوں کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے۔ اگر سول سوسائٹی کی تنظیمیں نظام میں تبدیلیوں کے لیے کامیابی سے وکالت کرنا چاہتی ہیں، تو انھیں پہلے موجودہ نظاموں کو سمجھنا چاہیے۔

یہ وکالت کی کوششوں کو پیچیدہ بناتا ہے، خاص طور پر موضوع پر نئے آنے والوں کے لیے۔ مثال کے طور پر، اداراتی یا سیاسی سطح کی نشاندہی کرنا اکثر مشکل ہوتا ہے جہاں ایڈووکیسی سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہے، یا کون سے اہداف سب سے زیادہ ضروری ہیں - یا یہاں تک کہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے کن مخصوص پہلوؤں کو تبدیل کرنے اور اختتامی اثر کی ضرورت ہے. مزید برآں، کسی حد تک نظر نہ آنے والے اسٹیک ہولڈرز (مثلاً ڈیولپرز اور سول سوسائٹی کی حقیقتوں سے الگ ہو چکے نفاذ کار) پر وکالت کے کام کی ہدایت کرنا یا یہ جاننا مشکل ہے کہ نجی شعبے کی شمولیت کے بارے میں معلومات کہاں اور کیسے حاصل کی جائیں۔ بین الاقوامی اداکار جنھوں نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو آگے بڑھایا اور اس کی مالی اعانت فراہم کی، انہوں نے ماضی میں احتساب کے مسائل کو ترجیح نہیں دی، اس طرح اس مسئلے پر توجہ مرکوز کرنے والے مقامی وکلاء کے کام کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے ۔

یہ سب سے پہلے سسٹمز پر معلومات کے درست اور قابل اعتماد ذرائع کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ معلومات تک رسائی کے ضوابط، جن میں اکثر معاہدے کی تفصیلات کے انکشاف کی

ضرورت ہوتی ہے، یہاں ایک اہم ذریعہ ہیں۔ اس کے بعد، یہ مختلف قسم کی مہارت کے حامل لوگوں کو شامل کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے جو اس معلومات کو ڈی کوڈ کرنے کے قابل ہوں گے - تکنیکی ماہرین سے لے کر جو ڈیٹا بیس کے ڈیزائن اور سسٹم کی طرف سے پیش کردہ تکنیکی افعال کی پیچیدگیوں کو سمجھتے ہیں، کمیونٹی کے اراکین تک جو اثرات کو سمجھیں گے۔ ان کی کمیونٹیز پر اس طرح کے نظام، اور وکلاء جو کسی بھی مشکل کنٹریکٹ کی شقوں کو نمایاں کر سکتے ہیں۔

3. سول سوسائٹی فی الحال فعال ہونے کی بجائے رد عمل سے کام لے رہی ہے۔

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی طرف بڑھنے اور اس کے لیے دھکیلنے کی وجہ سے سول سوسائٹی کی تنظیموں کو عجلت میں نافذ کردہ تجاویز اور اسکیموں کی مخالفت کرنے کی پوزیشن میں لایا گیا ہے، اکثر یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کے پاس ایسے کام کو کامیابی سے انجام دینے کے لیے بہت کم وسائل اور بہت کم متعلقہ معلومات ہیں۔ لیکن بطور سہولت کار اور مصنف ایڈرین میری براؤن نوٹ کرتی ہیں، "ہم ایک تخیلاتی جنگ میں ہیں" (براؤن، 2017) - اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی شکلیں اس قدر طے شدہ دکھائی دیتی ہیں، کہ سول سوسائٹی کو اکثر ایسے نظام کے خلاف فعال طریقہ کے بجائے ایک رد عمل کے طریقہ سے وکالت کرنے کی پوزیشن میں رکھا جاتا ہے۔ - گروپس کو مشکلات سے دوچار تجاویز اور نظاموں کا سامنا کرتے ہوئے تبدیلی کے لیے دباؤ ڈالنے پر مجبور کیا جاتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ ایسے نظام کی وکالت کر سکیں جو ان کی کمیونٹیز کو درپیش حقیقی ضروریات کو پورا کر سکے۔ درحقیقت، شناختی نظام کی کچھ شکلیں تاریخی طور پر خارج شدہ کمیونٹیز کو درپیش کچھ حقیقی مسائل کو حل کر سکتی ہیں۔ لیکن جب تک سول سوسائٹی کی توجہ موجودہ نظاموں کی خامیوں اور مسائل کو اجاگر کرنے پر مرکوز ہے، تنظیمیں یہ تصور کرنے سے ہٹ جاتی ہیں کہ اگر انصاف پر مبنی نقطہ نظر کو استعمال کرتے ہوئے ان نظاموں کو ڈیزائن کیا جائے تو یہ کیا ہو سکتے ہیں۔ ایسے سیاق و سباق میں، اور لوگوں کی روزی روٹی پر ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی بنیادی اہمیت اور اثرات کو دیکھتے ہوئے — خوراک، پانی، پناہ گاہ اور دیگر اہم خدمات تک رسائی کو متاثر کرتے ہوئے — لوگوں کو ایسے نظاموں کی نسبت غیر محسوس تکنیکی پہلوؤں پر غور کرنے کی ترغیب دینا مشکل ہے، جیسے طویل مدتی رازداری کے اثرات۔

4. بڑی بین الاقوامی تنظیمیں وکالت کو اکسانے اور تشکیل دینے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ لیکن جب ان کے اور مقامی گروہوں کے خیالات مختلف ہوتے ہیں تو ان کا نظم کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

ہماری تحقیق میں، ہم نے پایا کہ بڑی بین الاقوامی تنظیمیں اس وقت ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ارد گرد وکالت کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ وسائل اور تکنیکی علم کو اکٹھا کر رہے ہیں اور فراہم کر رہی ہیں، اور اس طریقے سے توجہ مبذول کرنے کے قابل ہیں جو ان مسائل کے بارے میں عوامی بیداری کو بڑھا سکے اور وکالت کی مہم کو تیز کر سکے۔ وہ مقامی سول سوسائٹی کی تنظیموں کے تحفظات کو بیان کرنے اور اپنی سرگرمیوں کو منظم کرنے میں بہت مدد کر سکتی ہیں۔ تاہم، اگر اس قسم کے بین الاقوامی گروپوں کے پاس مقامی سیاق و سباق کے بارے میں معلومات کی کمی ہے، یا ایسے افراد کو اپنی حکمت عملی کی ترقی کے عمل میں شامل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو وہ اپنے وکالت کے کام کو ایسے اہداف کی طرف موڑنے کا خطرہ مول لیتے ہیں جو مقامی تنظیموں کی اصل ترجیحات سے مطابقت نہیں رکھتے۔

5. ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی تکنیکی وضاحتیں اکثر بنیادی سطح کی تنظیموں کے ذریعہ ڈیجیٹل شناخت کی وکالت کے دائرہ کار سے باہر سمجھی جاتی ہیں۔

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے بارے میں بہت سے اہم فیصلے تکنیکی سطح پر کیے جاتے ہیں - مثال کے طور پر، بائیو میٹرک ڈیٹا کو کیسے ذخیرہ کیا جائے (مثلاً ٹیمپلیٹ کے طور پر یا مکمل تصویر کا استعمال کرتے ہوئے)[3]، یا اس بات کا انتخاب کرنے میں کہ کون سا نظام کس نجی سیکٹر شراکت دار کے ساتھ تعاون میں استعمال کیا جائے گا۔ تاہم، شفافیت کی مروجہ کمی، اور دستیاب اختیارات اور اس طرح کی تفصیلات کے ممکنہ اثرات کو سمجھنے کے لیے نسبتاً زیادہ تکنیکی نفاست کی ضرورت کے پیش نظر، ہم نے ان تکنیکی عناصر

3 بایومیٹرک ڈیٹا، ایک بار جمع ہونے کے بعد، ایک مکمل انٹیگرل امیج (مثلاً ایک تصویر یا فنگر پرنٹ امیج) کے طور پر یا ایک عددی ٹیمپلیٹ کے طور پر ذخیرہ کیا جا سکتا ہے جو جمع کیے گئے بائیو میٹرک ڈیٹا پوائنٹ کی نمائندگی کرنے والے نمبروں کی ایک تار ہے۔ بجلی کے عدم توازن سے متاثر ہونے والے سیاق و سباق میں بائیو میٹرک جمع کرنے کی خصوصیات کے بارے میں مزید جاننے کے لیے دیکھیں:
biometrics-humanitarian-/02/09/https://blogs.icrc.org/law-and-policy/2021
-/delicate-balance

پر توجہ مرکوز کرنے والی بنیادی سطح کی سماجی انصاف کی تنظیموں کی طرف سے نسبتاً کم وکالت کی نشاندہی کی۔ اس لحاظ سے، تکنیکی تصریحات زیادہ تر ڈیجیٹل رائٹس گروپس کے ذریعہ سمجھی جاتی ہیں، جس میں سول سوسائٹی کے دیگر اداکاروں کی طرف سے اس علاقے میں کم سرگرمی ہوتی ہے۔ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی تکنیکی وضاحتیں اکثر بنیادی سطح کی تنظیموں کے ذریعہ ڈیجیٹل شناخت کی وکالت کے دائرہ کار سے باہر سمجھی جاتی ہیں۔

2. وکالت کی موجودہ حالت

ڈیجیٹل ID کے مسائل پر وکالت اکثر الگ الگ ممالک کے اندر بھی بکھری اور بے ترتیب ہوتی ہے، تنظیمیں مختلف اہداف سے حوصلہ افزائی کی گئی حکمت عملیوں کی ایک وسیع رینج استعمال کرتی ہیں۔ خطوں کے اندر بھی بہت فرق ہے - مثال کے طور پر، ہندوستان میں وکالت پاکستان میں ہونے والے نئے کام کے مقابلے میں زیادہ مربوط اور ترقی یافتہ ہے۔ اس طرح کے اختلافات سیاق و سباق کے تنوع سے بات کرتے ہیں جس میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام ہر ایک کام کر رہے ہیں۔ تاہم، جیسا کہ تنظیمیں اپنے اپنے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے لیے مخصوص چیلنجوں کا جواب دیتی ہیں، ہم مزید پائیدار وکالت کی ضرورت کے بارے میں بڑھتی ہوئی بیداری دیکھ رہے ہیں۔

ماضی میں، حکومتوں نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے تصور یا ترقی کے دوران سول سوسائٹی اداروں کو فعال طریقے سے شامل کرنے کے لیے بہت کم کام کیا ہے۔ نتیجتاً، ایسی تنظیمیں اکثر اس عمل میں داخل ہوتی ہیں "ان منصوبوں کے ڈیزائن میں ساختی تبدیلیوں پر اثر انداز ہونے میں بہت دیر ہو جاتی ہے" (Kak et al.، 2020، p.11)۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سول سوسائٹی ادارے کی وکالت کامیابی کے بغیر رہی ہے — تیونس، جمیکا، ماریشس، اور کینیا میں، مثال کے طور پر، مقامی سول سوسائٹی ادارے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو پیچھے دھکیلنے میں موثر رہے ہیں۔ تاہم، بہت سے دوسرے ممالک میں، ڈیجیٹل شناختی نظام کی منظم مخالفت کم سے کم رہی ہے۔ جہاں اس طرح کے نظاموں پر عوام اور حکومت کو بات چیت میں شامل کرنے کی کوششیں ہوتی ہیں، وہاں اکثر مٹھی بھر پُر عزم تنظیموں کی طرف سے[4] وکالت کی جاتی ہے۔

اپنی تحقیق میں، ہم نے سول سوسائٹی کی وکالت کے اندر تین اہم موضوعات اور رجحانات کا مشاہدہ کیا: ڈیجیٹل شناخت نظام کا مقابلہ کرنے کے بنیادی ذریعہ کے طور پر قانونی چارہ جوئی کا استعمال، بالترتیب رسائی اور نظام کی خصوصیات پر توجہ مرکوز کرنے والی وکالت کی کوششوں کے درمیان تقسیم، اور بین الاقوامی اور مقامی وکالت کے درمیان اختلاف۔

2.1 قانونی چارہ جوئی

قانونی چارہ جوئی پر مبنی وکالت تبدیلی کو اکسانے کیلئے خاص طور پر کامیاب ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ عدالتی مقدمات نے حکومتوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ اپنے نظام کے ڈیزائن پر نظر ثانی کریں، یا نظام کو مکمل طور پر نافذ کرنے کی کوششوں کو معطل کر دیں۔ تناسب کے مسئلے پر مبنی قانونی دلائل اس سلسلے میں سب سے عام حکمت عملی رہی ہے، جس میں مدعی یہ دلیل دیتے ہیں کہ پرائیویسی کے حق پر دیے گئے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی خلاف ورزی نظام کے کام اور فوائد کے لیے غیر متناسب، یا غیر ضروری ہے (پرائیویسی انٹرنیشنل، 2020) ، صفحہ 36۔

ہم نے یہ نقطہ نظر عالمی جنوب کی نسبت عالمی شمال میں زیادہ عام پایا۔ امیر ممالک میں سول سوسائٹی اداروں کو عام طور پر عدالتی کارروائی شروع کرنے کے لیے درکار مالی وسائل تک اپنے ہم منصبوں کے مقابلے می.

ں زیادہ رسائی حاصل ہوتی ہے، اور وہ اکثر زیادہ مضبوط قانونی نظیر پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

تاہم، اس نقطہ نظر کی کچھ حدود ہیں۔ مثال کے طور پر، قانونی چارہ جوئی مہنگی ہے اور اس میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ اگر کسی مقدمہ کو اپنا راستہ چلانے میں مہینوں یا سال بھی لگتے ہیں، تو وکلاء کے لیے عوامی توجہ اور دباؤ کو برقرار رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، اگرچہ قانونی چارہ جوئی کچھ معاملات میں ڈیجیٹل شناخت نظام کے نفاذ کو محدود کرنے یا روکنے میں واضح طور پر کامیاب رہی ہے، لیکن کچھ کارکن جنھوں نے قانونی چارہ جوئی کی کوششوں میں حصہ لیا ہے، کہتے ہیں کہ ایک بار قانونی فیصلے کیے جانے کے بعد، یہ ایک حد تک محدود طریقہ کار ہو سکتا ہے۔ ایک کامیاب مقدمہ آسانی سے ایک منزل کی طرح محسوس ہو

4 ڈیجیٹل حقوق کے ادارے کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

سکتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ وکالت کے بڑے سفر[5] میں ایک قدم کے برخلاف۔

عالمی شمال میں، سول سوسائٹی کی تنظیمیں ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو لاگو ہونے میں تاخیر یا روکنے کے لیے قانونی نظام کو استعمال کرنے میں فعال اور کامیاب دونوں طرح سے رہی ہیں۔ یونائیٹڈ کنگڈم، کینیڈا اور آسٹریلیا میں، سول سوسائٹی کے گروپوں نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے نفاذ سے پہلے مداخلت کی ہے۔ عالمی جنوب میں، اس کے برعکس، کم قانونی کوششیں ہوئی ہیں، اور نتائج زیادہ ملے جلے ہیں۔ تاہم، چار قابل ذکر اور زیادہ زیر بحث قانونی معاملات کو اس علاقے میں تاریخی کوششوں کے طور پر دیکھا گیا ہے، جن میں بالترتیب ہندوستان میں آدھار، کینیا میں ہڈوما نمبا، ماریشس میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام، اور قومی شناختی نظام (NIDS) پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ جمیکا (سیکشن 3 دیکھیں)

ہندوستان کا آدھار[6]

ہندوستان کا آدھار دنیا کا سب سے بڑا شناختی نظام ہے، جس میں 1.2 بلین سے زیادہ افراد کی ذاتی معلومات کے ساتھ ساتھ ان کے 12 ہندسوں کے منفرد شناختی کوڈز اور بائیو میٹرک معلومات بھی شامل ہیں۔ 2012 کے بعد سے، 30 درخواستیں جمع کی گئی ہیں جن میں آدھار کے مختلف پہلوؤں کو چیلنج کیا گیا ہے، اس کی آئینی حیثیت سے لے کر اس کی لازمی نوعیت اور اس کی رازداری کے حق کی خلاف ورزی تک (بھویان، این ڈی؛ ”رازداری کا حق ایک بنیادی حق، سپریم کورٹ نے متفقہ فیصلے میں کہا“، nd)۔

دو عدالتی مقدمات نے آدھار کی حیثیت کے بارے میں بنیادی فیصلے پیش کیے ہیں۔ پہلا 2017 میں تھا، جب ہندوستانی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ رازداری کا حق ایک بنیادی حق ہے - ایک فیصلہ جس کی بہت سے کارکنوں نے توقع کی تھی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدھار کے استعمال کو کم از کم روکنا پڑے گا (”سپریم کورٹ اس حق کی توثیق کرتی ہے پرائیویسی بطور بنیادی حق“، 2017)۔ تاہم، ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا جب، نظام کو مکمل طور پر ختم کرنے کے بجائے، عدالت نے آدھار کے استعمال کا خاکہ پیش کیا جو اس کے محفوظ حقوق کے تصور کے تحت قابل قبول ہوں گے (”SC صرف بینکنگ کے لیے آدھار سے منسلک کرنے کی آخری تاریخ کو غیر معینہ مدت تک بڑھا رہا ہے، موبائل بغیر کسی نقصان کے رازداری کا تحفظ یا فلاح و بہبود کے بنیادی حقوق“، 2018)۔

ایک سال بعد، 2018 میں، سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ آدھار آئینی ہے، اور یہ کہ حکومت سبسڈی اور فوائد کی تقسیم کو آسان بنانے کے لیے اس کا استعمال جاری رکھ سکتی ہے۔ اس فیصلے نے کارکنوں اور مہم چلانے والوں کو دھچکا پہنچایا جنہوں نے طویل عرصے سے یہ استدلال کیا تھا کہ آدھار کو ایک ”منی بل“ کے حصے کے طور پر منظور کرنا جس میں ہندوستان کے ایوان بالا کے ذریعہ ترمیم یا مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے (”آدھار پر ہندوستانی سپریم کورٹ کے فیصلے کا ابتدائی تجزیہ“) ، 2018)۔ تاہم، عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ فائدہ حاصل کرنے والوں کو سرکاری فوائد تک رسائی سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے اگر ان کی شناختی تصدیق ناکام ہوجاتی ہے، اور یہ کہ نجی اداروں کو اپنی خدمات تک رسائی کے لیے آدھار پر مبنی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوسکتی ہے۔ ہندوستان کی سول سوسائٹی میں بہت سے لوگوں کے لیے، یہ فیصلہ انتہائی مایوس کن

5 کیمونٹی کال کے شرکاء سے۔ ضمیمہ A میں مزید دیکھیں: طریقہ کار۔

6 آدھار کے معاملے پر بڑے پیمانے پر دستاویزی اور تحقیق کی گئی ہے۔ اس موضوع پر مزید کے لیے، https://rethinkaadhaar.in/ اور سنگھ ساہنی وغیرہ، 2021 دیکھیں۔

تھا (صافی، 2018)۔ اگرچہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت نے بعد میں آدھار کے نظام کو عدالت کے حکم کی تعمیل میں لانے کے لیے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا، لیکن اس نئے بل کو سابقہ حقوق کی خلاف ورزیوں کے تسلسل کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا، اور نجی کمپنیوں کے ذریعہ آدھار کے مناسب استعمال سے متعلق عدالت کے حکم کی خلاف ورزی کے طور پر۔ (”مودی حکومت آدھار ایکٹ میں ترمیم کیوں کر رہی ہے اور آپ کے لیے اس کا کیا مطلب ہے“، 2019)۔

ان چیلنجوں کے باوجود، سول سوسائٹی نے 2018 کے فیصلے کے خلاف درخواستیں دائر کرنے پر دباؤ ڈالا ہے جو اب سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی بنچ کے زیر نظر ہے (راج گوپال، 2021)۔

کینیا کا ہڈوما نمبا

کینیا کا ڈیجیٹل شناخت کے نظام، بائیو میٹرک نیشنل انٹیگریٹڈ آئیڈینٹی مینجمنٹ اسکیم (NIIMS) یا Huduma Namba، پہلی بار 2018 میں متعارف کرایا گیا تھا۔ کینیا کے حکام نے اس نظام سے وابستہ Huduma کارڈ کو سرکاری خدمات تک رسائی کے لیے استعمال کیا جانے والا سرکاری دستاویز بنانا چاہا۔ جیسے ووٹ دینے، شادی کرنے، ٹیکس دینے، اور زمین بیچنے میں استعمال کیا جا سکے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ حکومت نے کینیا کی شہریت کو ہڈوما کارڈ رکھنے پر منحصر کر دیا۔ اپنی پہلی تکرار میں، ہڈوما نمبا کے نظام کا مقصد ڈی این اے ڈیٹا اور رجسٹر کرنے والوں کے جی پی ایس مقامات (داہر، 2020) کو جمع کرنا تھا۔ اس نظام کے متعارف ہونے کے تقریباً فوراً بعد، کینیا کی زندہ دل سول سوسائٹی نے اس پروگرام کے لیے قانونی چیلنجز دائر کرتے ہوئے کارروائی کی۔

نیوبین رائٹس فورم (NRF)، کینیا نیشنل کمیشن آن ہیومن رائٹس (KNCHR)، اور کینیا ہیومن رائٹس کمیشن (KHRC) کی طرف سے دائر کردہ تین درخواستوں کو یکجا کر کے کینیا کی ہائی کورٹ کے سامنے لایا گیا۔ سات دیگر دلچسپی رکھنے والی جماعتوں (کینیا کی لاء سوسائٹی، انفارمیشن ایکشن، ہاکی سینٹر، مسلمز فار ہیومن رائٹس، آرٹیکل 19 ایسٹ افریقہ، اور انوکا ٹرسٹ) کے ساتھ، NRF، KNCHR، اور KHRC نے کئی اہم خدشات کو نوٹ کیا، بشمول نظام کی خلاف ورزی، رازداری کا حق، اس کی ترقی میں عوامی مشاورت کا فقدان، حساس ڈیٹا کو فراہم کردہ ناکافی تحفظ، رجسٹریشن کے نظام کی لازمی نوعیت، کمزور اور تاریخی طور پر پسماندہ گروہوں کا اخراج جیسے نیوبین کمیونٹی (”کینیا کی عدالت نے روک دیا ڈیجیٹل شناختی اسکیم“، 2020)، اور ہڈوما نمبا نظام اور فلاحی خدمات کے درمیان روابط کی پریشانی کی نوعیت (محمود، 2019)۔

انہی تنظیموں نے عدالتی کیس کے ارد گرد وکالت میں اہم کردار ادا کیا، متاثرہ کمیونٹیز کو مطلع کیا اور وسیع تر عوام کو شامل کیا (Foxglove, 2020)۔ NRF نے مقامی سطح پر کمیونٹیز کو متحرک کرنے کے لیے کام کیا، نیوبین کمیونٹی پر توجہ مرکوز کی اور ان طریقوں کے بارے میں بیداری پیدا کی جن میں Huduma Namba ریاستی خدمات تک رسائی میں گیٹ کیپنگ کا کردار ادا کر رہا تھا (محمود، 2019)۔ ان کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، NRF نے نیوبین افراد کے لیے درخواست کے عمل کو ٹریک کرنے کے لیے کمیونٹی پر مبنی پیرا لیگل کا استعمال کرتے ہوئے نچلی سطح پر قانونی مدد فراہم کی۔ اس نے NRF کو ڈیٹا جمع کرنے اور غلط سلوک کی مثالوں کی نشاندہی کرنے کی اجازت دی (گڈون، این ڈی)۔

اپنے حتمی فیصلے میں، ہائی کورٹ نے ”NIIMS کے نفاذ پر ایک مناسب اور جامع ریگولیٹری فریم ورک“ (Petition 56, 58 & 59 of 2019 (consolidated)-Kenya Law, 2020) کے زیر التواء نظام کے نفاذ کو معطل کر دیا۔ ججوں نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ کسی شخص کے گھر کے مقام پر ڈی این اے ڈیٹا اور جی پی ایس کی معلومات جمع کرنا غیر آئینی تھا، اور اس نظام سے خارج ہونے کے ممکنہ اور ممکنہ طور پر تباہ کن خطرات کو نوٹ کیا (کینیا ہیومن رائٹس کمیشن، 2020)۔ فیصلے کے بعد، کینیا کی حکومت نے مسودہ ضوابط کے دو سیٹ بنائے — افراد کی رجسٹریشن (نیشنل انٹیگریٹڈ انفارمیشن سسٹم) ریگولیشنز اور ڈیٹا پروٹیکشن (سول رجسٹریشن) ریگولیشنز ایکٹ

— جو پھر عوام کے سامنے پیش کیے گئے۔ تاہم، KNCHR ،NRF ،KHRC، اور KNCHR نے اس کیس پر حکومت کے ردعمل پر مایوسی کا اظہار کیا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ حکومت نے ابھی تک اپنے وعدوں کو پورا کرنا ہے کہ وہ زیادہ جامع اور فعال عوامی شرکت کی اجازت دے سکے (Macdonald, 2021)۔

ماریشس کا ڈیجیٹل شناخت کا نظام

ماریشس نے اپنا شناختی نظام 2013 میں متعارف کرایا (جمہوریہ ماریشس، 2013)۔ نظام کے سمارٹ شناختی کارڈز میں بائیو میٹرک معلومات کو ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والی الیکٹرانک چپ شامل ہے۔ کارڈز، "سیکیورٹی کو بڑھانے اور عوامی خدمات کو بہتر بنانے" کے ساتھ ساتھ دھوکہ دہی کا مقابلہ کرنے کے طریقے کے طور پر پیش کیے گئے (ورنکلج، 2013)، 18 سال سے زیادہ عمر کے تمام ماریشینوں کو جاری کیے جانے تھے۔ نظام کو سنگاپور کوآپریشن انٹرپرائز کی معاونت کے ساتھ ڈیزائن اور نافذ کیا گیا تھا جو سنگاپور کی حکومت کے زیر کنٹرول ایک ادارہ تھا؛ سنگاپور کی فرم سنگاپور امیگریشن چیک پوائنٹس اتھارٹی کو ترقیاتی ٹھیکہ دیا گیا تھا (ورنکلج، 2013)۔

ماریشس کا معاملہ ہندوستان اور کینیا سے مختلف ہے جس میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں نسبتاً غیر ملوث تھیں۔ اس کے بجائے، مقدمہ ایک فرد کی طرف سے دائر کیا گیا تھا جس نے eID کارڈ کے لیے درخواست دینے سے انکار کر دیا تھا، جس نے حکومت کے فنگر پرنٹس کو شناختی کارڈ کے نظام کے ایک حصے کے طور پر جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے منصوبے کی آئینی حیثیت پر سوالیہ نشان لگا دیا تھا (Hersey, 2021)۔

مادھیوو بمقابلہ ریاست ماریشس میں، ماریشیا کی سپریم کورٹ نے فنگر پرنٹ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھا، لیکن اس ڈیٹا کو ذخیرہ کرنے کے لیے مرکزی ڈیٹا بیس کے استعمال کو مسترد کر دیا (مدھو (اپیلنٹ) v ماریشس کی ریاست اور ایک اور (جواب دہندگان) (ماریشس)، 2016، صفحہ 28، 34)۔ اس بات سے اتفاق کرنے کے باوجود کہ فنگر پرنٹ ڈیٹا کے لازمی جمع کرنے سے پرائیویسی کے انفرادی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے، ججوں نے دلیل دی کہ یہ امن عامہ کے مفاد میں قابل قبول ہے۔ ہندوستانی اور کینیا کے فیصلوں کے برعکس، جس نے اخراج سے متعلق دلائل کی ایک وسیع رینج پر توجہ مرکوز کی، ماریشیا کے فیصلے نے تقریباً خصوصی طور پر حق سے پرائیویسی کے خدشات پر توجہ مرکوز کی (پرائیویسی انٹرنیشنل، 2020، صفحہ 9)۔

2021 میں، مدھو اس مسئلے کو اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی کے پاس لے گئے، جس نے شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کے تحت شکایت درج کرائی (Hersey, 2021)۔ چونکہ ماریشیا کی حکومت سمارٹ شناختی کارڈز پر محفوظ بائیو میٹرک ڈیٹا کی حفاظت کے لیے استعمال کیے جانے والے اقدامات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں ناکام رہی، کمیٹی نے پایا کہ مدھو کی رازداری کی خلاف ورزی کی گئی ہے، جس نے ماریشس سے مطالبہ کیا کہ وہ " موجودہ ڈیٹا سیکورٹی تشویش کی بنیاد پر شناختی کارڈز پر فنگر پرنٹ ڈیٹا کو ذخیرہ کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے بنیادوں کا جائزہ لے اور" اور مدھو کو "ایک موثر حل" فراہم کرے (Hersey, 2021)۔

2.2 رسائی کی وکالت بمقابلہ نظام کی خصوصیات کی وکالت

ہماری تحقیق سے پتا چلا ہے کہ ڈیجیٹل شناخت کے ارد گرد وکالت کو اکثر مختلف - اور بعض اوقات تصادم نظام تک رسائی اور نظام کی خصوصیات سے متعلق خدشات سے تقسیم کیا جاتا ہےرسائی کے ارد گرد وکالت اکثر اس انداز پر مرکوز ہوتی ہے جس میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام پسماندگی کی موجودہ شکلوں کو وسعت دیتے ہیں، جبکہ نئی قسم کے امتیازی سلوک کو بھی جنم دیتے ہیں مہم جو کہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے تکنیکی پہلوؤں اور ڈیزائن کی خصوصیات پر توجہ مرکوز کرتی ہے، دوسری طرف، عام طور پر پرائیویسی، نگرانی، اور ڈیٹا سیکیورٹی جیسے شعبوں میں روایتی ڈیجیٹل حقوق کے خدشات پر توجہ مرکوز کرتی ہے، اور ڈیجیٹل رائٹس گروپس کو متحرک کرنے کا رجحان رکھتی ہے

بعض اوقات ان دونوں طریقوں کے درمیان تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، خاص طور پر ایسے سیاق و سباق میں جہاں ڈیجیٹل شناخت کے نظام پہلے ہی لاگو ہو چکے ہیں، رسائی کے مسائل کو اکثر لوگوں کے براہ راست تجربے سے زیادہ متعلقہ دیکھا جاتا ہے، روزمرہ کی زندگی میں نظر آنے والے نقصانات کے ساتھ۔ایسے سیاق و سباق میں، لوگوں سے کسی اسکیم کے نسبتاً غیر محسوس تکنیکی پہلوؤں پر غور کرنے کے لیے کہنا مشکل ہے جب ان کی روزی روٹی سسٹم تک رسائی پر منحصر ہو۔

2.2.1 وکالت کا ہدف: ڈیجیٹل شناخت کے نظام تک رسائی

کلیدی اداکار: سماجی انصاف، مسائل پر مبنی، کیمونٹی، اور انسانی حقوق پر مبنی گروہ

ہماری تحقیق نے مختلف مسائل پر وکالت کرنے والے سول سوسائٹی گروپس کی متعدد کامیابیوں کا انکشاف کیا جو کہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ذریعے دی گئی رسائی یا رسائی کے زمرے میں آتے ہیں۔

مثال کے طور پر، جمہوریت اور خواتین کے حقوق سے وابستہ تنظیموں اور کارکنوں نے ڈیجیٹل شناختی نظام میں تبدیلی کی وکالت کی ہے۔ پاکستان میں، مثال کے طور پر، جمہوریت کا پرچار کرنے والوں نے اس بنیاد پر بائیو میٹرک ووٹر شناختی کارڈ تک رسائی کو بڑھانے کی کوشش کی ہے کہ ووٹ ڈالنے کے لیے شہریوں کے پاس نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کارڈ ہونا ضروری ہے۔ مزید برآں، نظام میں شامل امتیازی پالیسیاں — جیسے کہ خواتین کو نادرا کارڈ اور اس سے متعلقہ خدمات تک رسائی صرف مرد رشتہ داروں کے شناختی دستاویزات کی فراہمی پر ملنا — خواتین کی خود مختار ہونے کی صلاحیت کو محدود کرتی ہے۔ ان پالیسیوں نے ڈیجیٹل شناخت کے مسئلے کو خواتین کے حقوق کے حامیوں کے ساتھ ساتھ خواجہ سرا اور خواجہ

سرا برادری[7] کے ایجنڈے پر لایا۔ اسی طرح، افغانستان میں، خواتین نے کامیابی کے ساتھ اپنے بچوں کے شناختی کارڈ پر ماؤں کے نام شامل کرنے کے لیے جدوجہد کی ہے ("افغان ماؤں کے نام بچوں کے شناختی کارڈز پر شامل کیے جائیں"، 2020) - ایک ایسی تبدیلی جو خواتین کو، خاص طور پر بیوہ طلاق یافتہ، یا اپنے پارٹنر سے الگ ہو چکی عورت کو اپنے بچوں کی طرف سے تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔ (بار، 2020)۔

اگرچہ ان میں سے بہت سی مہمیں موجودہ حقوق کی مہمات کو ڈیجیٹل ID کے مسئلے پر منتقل کرنے کے بارے میں ہیں، لیکن یہ واضح ہے کہ اس علاقے میں وکالت کے لیے سول سوسائٹی کے زیادہ مربوط انداز کے امکانات موجود ہیں۔

2.2.2 وکالت کا ہدف: ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی خصوصیات

کلیدی اداکار: ڈیٹا اور ڈیجیٹل رائٹس گروپس، ٹیکنولوجسٹ، سیکورٹی ماہرین

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ڈیزائن اور خصوصیات پر توجہ مرکوز کرنے والی وکالت کو عام طور پر ڈیجیٹل رائٹس گروپس کے ذریعے ترجیح دی جاتی ہے اور زیادہ تر پالیسی پر مبنی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اس کام کا مقصد بات چیت کی شکل دینا اور ڈیجیٹل شناخت کے

7 صنفی شناخت کے لیے استعمال کی جانے والی ترجیحی اصطلاحات جو کہ ہیٹرو اور سنارمیٹیو بائنری سے ہٹ جاتی ہیں، پاکستان میں گہرا مقابلہ جاتی رجحان رکھتی ہے۔ ملک میں نوآبادیاتی نظام کی میراث کے پیش نظر، عالمی سطح پر استعمال ہونے والی بہت سی اصطلاحات صنف اور جنسیت کے مقامی مظاہر پر نقشہ نہیں بناتی ہیں، اور انہیں مقامی ہونے کی بجائے ''مغربی'' کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ''خواجہ سرا'' ایک وسیع چھتری اصطلاح ہے جو اس رپورٹ میں ان مقامی صنفی مختلف شناختوں کو سیاق و سباق کے لحاظ سے مخصوص انداز میں حاصل کرنے کے لیے استعمال کی گئی ہے۔

نظام بنانے، ریگولیٹ کرنے اور لاگو کرنے کے بارے میں مشورہ دینا ہے۔ یہ اکثر مخصوص شناختی نظاموں میں تبدیلیاں تجویز کرنے کے بجائے خلاصہ میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے لیے وسیع البنیاد سفارشات پیش کرتا ہے۔ اس کا مقصد پالیسی سازوں کو اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام تیار کرنے کے لیے اپنے طریقوں میں ایسی تجاویز کو شامل کریں۔

کچھ اہم سفارشات جو اس سلسلے میں اکثر سامنے آتی ہیں ان میں ای- شناخت کے نظام کے متبادل فراہم کرنا شامل ہے۔ عوامی مشاورت اور رسائی میں مشغول ہونا؛ جان بوجھ کر ڈیزائن کے عمل کا استعمال کرتے ہوئے، یا ڈیزائن کے لحاظ سے رازداری؛ ایک مضبوط ڈیٹا پروٹیکشن فریم ورک بنانا؛ اور اس بات کو یقینی بنانا کہ واضح قانونی قواعد نظام کے اختیارات کو متعین حدود کے اندر رکھیں (مزید ضمیمہ C میں دیکھیں)۔

2.3 مقامی بمقابلہ بین الاقوامی وکالت

ہم نے ملک یا علاقائی سطح پر ہونے والی وکالت اور بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے کی جانے والی وکالت کے درمیان ایک وسیع تقسیم کا بھی مشاہدہ کیا۔ بلاشبہ، ان میں سے ہر ایک زمرے میں بہت سی باریکیاں ہیں، لیکن مقامی وکلاء نے بین الاقوامی وکلاء کے مقابلے میں ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ اوورلیپ دکھایا، اور اس کے برعکس۔

وکالت کی دو سطحوں کے درمیان ایک اہم فرق ان اصطلاحات میں ہے جو نظام کو بیان کرنے اور تنقید کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خطوں اور مقامات پر استعمال ہونے والی زبان میں ایک وسیع رینج موجود تھی۔ درحقیقت، نظاموں کو بیان کرنے کے لیے "ڈیجیٹل ID" کی اصطلاح کا استعمال بھی آفاقی نہیں تھا۔ کچھ جگہوں پر، "الیکٹرانک شناخت" زیادہ عام تھی، یا اس ملک میں خاص طور پر استعمال ہونے والے نظام کا نام، جیسے ای- Ndaga Muntu، NADRA KTP یا CINC، یا Aadhaar۔ بین الاقوامی وکلاء ان تمام سسٹمز کو ڈیجیٹل شناخت کی چھتری کی اصطلاح کے تحت گروپ کرتے ہیں - جو کچھ ہمارے پروجیکٹ نے بھی کیا ہے - لیکن مقامی وکلاء ہمیشہ اس اصطلاح کو استعمال نہیں کرتے ہیں، اور اس کے بجائے اس شناخت کے نظام کے بارے میں لکھنے اور سوچنے کو ترجیح دیتے ہیں جسے وہ اصل میں استعمال کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل شناخت کی اسکیموں کو بیان کرنے کے لیے مشترکہ زبان کا یہ فقدان بھی ان نظاموں کے ساتھ زندہ تجربات پر ہماری پچھلی تحقیق میں سامنے آیا تھا (The Engine Room, 2020)۔

گفتگو کے اس طرح کے بنیادی پہلو میں فرق ڈیجیٹل شناخت کے بارے میں بین الاقوامی بات چیت کو ملک کے مخصوص سوالات کے ساتھ ہم آہنگ کرنا مشکل بنا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ تضادات خدشات کو مرتب کرنے کے طریقے کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ڈیجیٹل حقوق کے گروپ مقامی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر ڈیجیٹل شناخت پر بین الاقوامی مباحثوں پر غلبہ رکھتے ہیں۔ ایسی تنظیمیں اکثر پرائیویسی، شفافیت، اور ڈیٹا سیکیورٹی کے موضوعات سے تعلق رکھنے والی زبان کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں، اور اکثر اپنی وکالت میں انتہائی تکنیکی اصطلاحات استعمال کرتی ہیں۔ بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعے استعمال ہونے والا ڈیجیٹل حقوق کا لفظ ان لوگوں کے لیے الگ ہو سکتا ہے جو اس سے ناواقف ہیں، یا جن کے خدشات کہیں اور وابستہ ہیں۔ اس کے برعکس، ہم نے پایا کہ مقامی وکالت کی کوششیں کیمونٹی پر مبنی یا سماجی انصاف کی تنظیموں کے ذریعے چلائی جاتی ہیں، جو اکثر نظام تک رسائی، اخراج، اور امتیازی سلوک کے مسائل پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔

تکنیکی علم، اصطلاحات کے استعمال، طاقت اور فنڈنگ میں یہ عدم توازن وکالت کی مہموں کے لیے نتائج کا حامل ہے۔ بڑی بین الاقوامی ڈیجیٹل حقوق کی تنظیموں کے پاس ایجنڈا ترتیب دینے کی زیادہ صلاحیت اور وسائل ہوتے ہیں، جب کہ مقامی تنظیموں کو عام ڈیٹا اور ڈیجیٹل حقوق کے خدشات، اور یہاں تک کہ ان کے اپنے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی تفصیلات سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے نسبتاً زیادہ وقت اور وسائل خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بین الاقوامی اور مقامی تنظیموں کے درمیان عدم توازن سول سوسائٹی کی وکالت میں بامعنی اور مساوی تعاون کے مواقع محدود کرتا ہے، اور مقامی خدشات کو سامنے لانا مشکل بنا دیتا ہے۔

مقامی وکالت اور رپورٹنگ گھریلو مسائل پر توجہ مرکوز کرتی ہے، نقصان کی انفرادی کہانیوں پر زور دیتی ہے تاکہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام تک رسائی سے قاصر ہونے کے خطرات کو واضح کیا جا سکے۔ اس طرح کی وکالت اور کہانی سنانے کو فطری طور پر جغرافیائی دائرہ کار میں محدود کیا جاتا ہے، لیکن وہ ان مختلف

طریقوں کی گیرائی میں جانے کے قابل ہے جن تک رسائی اہم ہے۔ ہماری تحقیق میں، یوگنڈا اور انڈونیشیا میں مقامی وکلاء اکثر حکومت کی جانب سے انہیں رجسٹریشن کے عمل میں شامل کرنے کے لیے بے چین رہتے تھے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ وہ ان کمیونٹیز تک رسائی کو بڑھانے میں مدد کر سکتے ہیں جنہیں سسٹم کے ڈیزائن کی خامیوں کی وجہ سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اس کے برعکس، بین الاقوامی سول سوسائٹی کا کام ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی تکنیکی پیچیدگیوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرتا رہا ہے، اور اس طرح اس نے عام طور پر پالیسی تجزیہ اور سفارشات کی شکل اختیار کر لی ہے۔

یہ حقیقت کہ ہر قسم کا گروپ مختلف سامعین کے لیے اپیل کر رہا ہے ان امتیازات میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ کمیونٹی کی معلومات کی مہمات، حساسیت کے پروگرام، اور مقامی سطح پر حکومتی لابنگ کی کوششیں جو مقامی تنظیموں کے ذریعے کی جاتی ہیں، عام طور پر اندر کی طرف مرکوز ہوتی ہیں، ان پالیسیوں اور نظاموں میں تبدیلی کی کوشش کرتی ہیں جو گھر کے قریب ہوں۔ ان کی طرف سے، بڑی بین الاقوامی تنظیمیں اکثر بڑی کثیر القومی اداروں جیسے عطیہ دہندگان، ٹیکنالوجی ڈویلپرز، مخیر تنظیموں وغیرہ کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے، کچھ بین الاقوامی تنظیمیں مقامی سطح پر کیے جانے والے کام کو بڑھانے کی کوشش کرتی ہیں - مثال کے طور پر، Namati، Access Now، اور Privacy International سبھی نے استعمال کیا ہے۔ یہ تنظیمیں اکثر کنوینر کے طور پر کام کرتی ہیں اور کام کو فنڈ دینے میں مدد کرتی ہیں۔ لیکن ایسی صورتوں میں بھی، ان کے خدشات ہمیشہ ان لوگوں سے میل نہیں کھاتے ہیں جن کی شناخت مقامی گروہوں کے ذریعہ سب سے زیادہ دباؤ کے زیر اثر کے طور پر کی جاتی ہے۔

پاور بروکرز اور گیٹ کیپرز کے طور پر، بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیمیں (INGOs) کارروائی اور وکالت کے لیے ترجیحات کا تعین کر سکتی ہیں جو نچلی سطح کے اداکاروں کے ساتھ میل نہیں کھاتی ہیں (The Engine Room, 2020)۔ جمیکا میں، مثال کے طور پر، جہاں Access Now اور 12 دیگر مقامی اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان سول سوسائٹی کا اتحاد تشکیل دیا گیا تھا، شریک گروپ ڈیجیٹل شناختی سیاق و سباق میں بائیو میٹرکس کے استعمال کے بارے میں اتفاق رائے تک پہنچنے سے قاصر تھے (سیکشن 1.3 دیکھیں)۔ اس معاملے میں، ایسے گروپوں کے درمیان معاہدے تک پہنچنے میں دشواری تھی جنہوں نے پہلے بائیو میٹرکس (Access Now، 2018) سے منسلک مسائل کو اجاگر کیا تھا، جب کہ کچھ مقامی شراکت داروں نے زیادہ ملی جلی رائے کا اظہار کیا۔ ایک اور معاملہ تیونس کا ہے، جہاں 2018 میں ایک بین الاقوامی حمایت یافتہ اتحاد کے ذریعے سول سوسائٹی کی وکالت کی وجہ سے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کا نفاذ روک دیا گیا تھا۔ تاہم، حکومت نے 2021 میں نظام کو بحال کرنے کے لیے ایک نیا دباؤ بنایا۔ جیسا کہ ایک INGO میں کام کرنے والے ایک انٹرویو لینے والے نے وضاحت کی ہے، مقامی تنظیمیں جنہوں نے پہلے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے رول آؤٹ کے خلاف سول سوسائٹی کی کارروائی کی حمایت کی تھی، اس بار اس طرح کے نقطہ نظر کی مزاحمت کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی ترجیحات بدل گئی ہیں۔

پاور بروکرز اور گیٹ کیپرز کے طور پر، بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیمیں (INGOs) کارروائی اور وکالت کے لیے ترجیحات کا تعین کر سکتی ہیں جو نچلی سطح کے اداکاروں کے ساتھ میل نہیں کھاتی ہیں (The Engine Room, 2020)۔ جمیکا میں، مثال کے طور پر، جہاں Access Now اور 12 دیگر مقامی اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان سول سوسائٹی کا اتحاد تشکیل دیا گیا تھا، شریک گروپ ڈیجیٹل شناختی سیاق و سباق میں بائیو میٹرکس کے استعمال کے بارے میں اتفاق رائے تک پہنچنے سے قاصر تھے (سیکشن 1.3 دیکھیں)۔ اس معاملے میں، ایسے گروپوں کے درمیان معاہدے تک پہنچنے میں دشواری تھی جنہوں نے پہلے بائیو میٹرکس (Access Now، 2018) سے منسلک مسائل کو اجاگر کیا تھا، جب کہ کچھ مقامی شراکت داروں نے زیادہ ملی جلی رائے کا اظہار کیا۔ ایک اور معاملہ تیونس کا ہے، جہاں 2018 میں ایک بین الاقوامی حمایت یافتہ اتحاد کے ذریعے سول سوسائٹی کی وکالت کی وجہ سے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کا نفاذ روک دیا گیا تھا۔ تاہم، حکومت نے 2021 میں نظام کو بحال کرنے کے لیے ایک نیا دباؤ بنایا۔ جیسا کہ ایک INGO میں کام کرنے والے ایک انٹرویو لینے والے نے وضاحت کی ہے، مقامی تنظیمیں جنہوں نے پہلے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے رول آؤٹ کے خلاف سول سوسائٹی کی کارروائی کی حمایت کی تھی، اس بار اس طرح کے نقطہ نظر کی مزاحمت کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی ترجیحات بدل گئی ہیں۔

3. اندرون ملک نتائج

اس تحقیق کے لیے، ہم نے چار ممالک — انڈونیشیا، جمیکا، پاکستان، اور یوگنڈا — میں ڈیجیٹل شناخت کی وکالت کی کوششوں کو مثالی کیس اسٹڈیز کے طور پر کام کرنے کے لیے منتخب کیا۔ ہر ایک میں تحقیق قومی تناظر سے واقف اندرون ملک محققین نے کی تھی۔ مقدمات کا انتخاب کئی حوالوں سے زیادہ سے زیادہ تنوع کے مقصد کے ساتھ کیا گیا تھا: جغرافیہ کے حوالے سے، مقامی ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی عمر (ترقی اور نفاذ دونوں کے لحاظ سے)، اور سیاسی اور ادارتی سطح جس پر سول سوسائٹی کی وکالت کی گئی ہے۔ ہم نے سول سوسائٹی کے اس کام میں کامیابیوں اور کوتاہیوں دونوں کو واضح کرنے کی بھی امید کی تھی، جیسا کہ مقامی محققین نے بیان کیا ہے۔

3.1 کیس اسٹڈیز کا تعارف

انڈونیشیا کا ای شناختی کارڈ

انڈونیشیا کا موجودہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام پہلی بار 2009 میں ملک کے پاپولیشن ایڈمنسٹریشن ایکٹ کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا، جس نے تمام شہریوں کے لیے ایک ہی شناختی نمبر قائم کیا تھا۔ فالو اپ قوانین نے نظام کی ڈیجیٹائزیشن اور لازمی بائیو میٹرک ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا جو کارتو ٹنڈا پینڈوڈک الیکٹرونک (ای- شناخت کارڈ یا ای-کے ٹی پی) کی وضاحت کرتا ہے جیسا کہ آج ہے۔ ابتدائی طور پر، ای- شناخت کے نظام کے لیے پورے انضباطی

ڈھانچے کو انتظامی حکم کے ذریعے بنایا گیا تھا، اور اس لیے یہ قانون سازی کی بحث کے تابع نہیں تھا۔[8] 2016 میں، ای- شناخت پروگرام کو شامل کرنے کے لیے پاپولیشن ایڈمنسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کی گئی۔ اس نظام کے نفاذ کو مال کی محصولی سے متعلق بدعنوانی کے اسکینڈلوں نے متاثر کیا ہے، جس میں مبینہ طور پر

8 ای-شناختی کارڈ پروگرام قومی آبادی شناختی نمبر کی بنیاد پر قومی شناختی کارڈ کے نفاذ پر صدارتی ضابطہ نمبر 26 سال 2009 پر مبنی ہے، جس میں بنیادی طور پر چار بار ترمیم کی گئی ہے:
1. صدارتی ضابطہ نمبر 35 سال 2010؛
2. صدارتی ضابطہ نمبر 67 سال 2011؛
3. صدارتی ضابطہ نمبر 126 سال 2012؛ اور
4. صدارتی ضابطہ نمبر 112 سال 2013۔

80 سے زائد سرکاری اہلکار غبن کی اسکیم میں ملوث ہیں جس نے بالآخر اس منصوبے کی فنڈنگ کے لیے مختص $440 ملین کا ایک تہائی حصہ چرایا ("سینئر انڈونیشیائی سیاست دان کو 15 قید کی سزا سنائی گئی۔ سال"، 2018)۔

ای- شناخت کارڈ کے نظام کے لیے رجسٹریشن جنرل ڈائریکٹوریٹ آف پاپولیشن اینڈ سول رجسٹریشن دفاتر کے ذریعے کی جاتی ہے، جسے ڈک کیپل بھی کہا جاتا ہے، جو وزارت داخلہ کے اندر ایک ایجنسی ہے۔ اس عمل کے لیے ذاتی ڈیٹا کے 13 پوائنٹس کو جمع کرنے کی ضرورت ہے، جس میں حساس معلومات جیسے کہ جنس، خون کی قسم، ازدواجی حیثیت، معذوری کی معلومات اور مذہب شامل ہیں۔ بائیو میٹرک ڈیٹا (انگلیوں کے نشانات اور آئرس اسکین) بھی اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ای- شناخت کارڈ کے علاوہ، مجموعی طور پر ڈیجیٹل شناخت کے نظام میں کارتو کیلوارگا (فیملی کارڈ) بھی شامل ہے، جو گھر کے خاندان کے افراد اور رشتے کی حیثیت سے متعلق معلومات اکٹھا کرتا ہے اور اس پر مشتمل ہے۔ بہت سی سرکاری خدمات تک رسائی کے لیے انفرادی ای- شناخت اور فیملی کارڈ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور PTK-e کے لیے رجسٹریشن کے لیے فیملی کارڈ کی پیشکش کی ضرورت ہوتی ہے۔

سسٹم کے لیے جمع کردہ ڈیٹا بنیادی طور پر وزارت داخلہ کے زیر انتظام مرکزی ڈیٹا بیس میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ 2020 میں، 54 سرکاری ایجنسیوں اور 3,400 سے زیادہ نجی اداکاروں کو e-KTP معلومات تک کسی نہ کسی طرح کی رسائی دی گئی، جس میں درخواست کرنے والے ادارے کے شعبے اور افعال کے مطابق مختلف درجے کی تفصیلات فراہم کی گئیں[9] (ہاں/نہیں تصدیق سے لے کر مکمل رسائی تک)۔ اس کے بدلے میں، ان اداروں کو وزارت داخلہ کے ساتھ نام نہاد فیڈ بیک ڈیٹا شیئر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - یعنی ان اداروں کے ذریعے خدمات انجام دینے والے لوگوں کی ذاتی معلومات (مثلاً ڈرائیور کا لائسنس نمبر، نیشنل ہیلتھ انشورنس کارڈ نمبر، ٹیکس دہندگان کے شناختی نمبر، بینک اکاؤنٹ کی حیثیت، گاڑی کی رجسٹریشن پلیٹس، فون نمبر، پاسپورٹ نمبر)۔ حکومت کے تحقیقی شرکاء کے مطابق، نجی شعبے سے جمع کیے گئے ڈیٹا کو سماجی امداد کے پروگراموں سے متعلق فیصلہ سازی میں مدد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم، ان نجی اور سرکاری اداروں اور وزارت داخلہ کے درمیان ڈیٹا شیئرنگ کے معاہدوں

9 فوکس گروپ کے شریک سے۔

کے حوالے سے شفافیت کے فقدان کی وجہ سے، یہ یقینی طور پر جاننا ناممکن ہے کہ جمع کیا گیا ڈیٹا کس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس تک کس کی رسائی ہے۔

ہماری تحقیق کے شرکاء نے انڈونیشیا کے ای- شناخت کے نفاذ کے بڑے نتائج کے طور پر رسائی، امتیازی سلوک اور اخراج سے متعلق مسائل کی نشان دہی کی۔ گروپس بشمول خواتین، LGBTQI+ افراد، معذور افراد، اور مقامی کمیونٹیز تک رسائی کی کمی سے غیر متناسب طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ ملک میں سرکاری خدمات اور فلاحی پروگراموں تک رسائی کے لیے ای شناختی کارڈز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح، ایک شخص جس کے پاس کارڈ نہیں ہے وہ عام طور پر فلاحی فوائد، صحت کی دیکھ بھال، اور دیگر ضروری خدمات تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ مزید برآں، مقامی تنظیموں کے نمائندوں نے ذاتی ڈیٹا تک غیر مجاز رسائی کی بنیاد پر پرائیویسی اور جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق مسائل کے ساتھ ساتھ نظام میں شفافیت اور جوابدہی کے طریقہ کار کی کمی کا بھی حوالہ دیا۔

جمیکا کا NIDS

جمیکا کی حکومت نے 2017 میں قومی شناخت اور رجسٹریشن ایکٹ (NIRA) متعارف کرایا، جس میں ایک جامع شناختی نظام قائم کرنے کی کوشش کی گئی جسے قومی شناختی نظام (NIDS) کہا جاتا ہے۔ یہ عمل متنازعہ تھا، اور حکومت پر پارلیمنٹ کے ذریعے NIDS قانون سازی میں جلدی کرنے کا الزام لگایا گیا (لی، 2017) اور مشاورت کا بہت کم موقع چھوڑا (کیمبل، 2019)۔ حکومت نے دعویٰ کیا کہ انٹر امریکن ڈویلپمنٹ بینک سے 68 ملین ڈالر کے قرضے حاصل کرنے کی ضرورت نے اس عمل کی جلد بازی میں اہم کردار ادا کیا (ملر، 2019)۔ بہر حال، بہت سی سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ ساتھ اہم اپوزیشن پارٹی، مشغولیت کے فقدان کی وجہ سے مایوس ہو کر رہ گئی۔[10]

اس طرح کے خدشات کے باوجود، NIRA دسمبر 2017 میں قانون بن گیا، جس نے قومی شناخت کے نظام کو متعارف کرانے کی راہ ہموار کی۔ تاہم، اس قانون کو جمیکا کی سپریم کورٹ میں تیزی سے چیلنج کیا گیا، جس نے 2019 میں فیصلہ دیا کہ قومی شناختی نظام غیر آئینی ہے، اور یہ کہ بائیو میٹرک ڈیٹا اکٹھا کرنا اور لازمی اندراج جمیکن کے رازداری کے حقوق کی خلاف ورزی ہے ("NIDS Struck down in Landmark حکم"، این ڈی)۔ اپنے فیصلے میں، صدارتی ججوں نے ہندوستان میں آدھار قانونی کیس سے اختلاف رائے کا حوالہ دیا، اس طرح دوسرے ممالک (جولین جے رابنسن (مدعی) اور جمیکا کے اٹارنی جنرل (مدعا علیہ)، 2019 سے اسٹریٹجک قانونی چارہ جوئی اور وکالت کے مثبت اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔)۔

حکم نامے کے جاری ہونے کے بعد، جمیکا کی حکومت نے دسمبر 2020 میں اس عمل کو نئے سرے سے شروع کیا، پارلیمنٹ کی ایک مشترکہ منتخب کمیٹی تشکیل دی گئی جس کو عوام کے ارکان سے گذارشات لینے کا کام سونپا گیا تھا۔ سول سوسائٹی گروپس، ماہرین تعلیم، اور کمیونٹی کے نمائندوں نے بعد میں اس ادارے کو معلومات جمع کروائیں۔ اگرچہ کمیٹی نے جولائی 2021 میں ایک رپورٹ پیش کی، ناقدین نے نوٹ کیا کہ اس میں مشاورتی عمل کے دوران سول سوسائٹی اداروں کی طرف سے کی گئی بہت سی سفارشات شامل نہیں تھیں ("جمیکا کا NIDS بل: انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ابھی بھی وقت ہے"، 2021)۔

جمیکا کے سول سوسائٹی گروپوں کے بنیادی خدشات بنیادی طور پر NIDS کے رازداری کے مسائل کے گرد گھومتے ہیں - یعنی، جمع کیے گئے ڈیٹا کی مقدار، اس طرح کے جمع کرنے کی ضرورت، جمع اور ذخیرہ کیے جانے والے ڈیٹا کی حفاظت، اور غلط استعمال کے امکانات اور ایسے ڈیٹا کا غلط استعمال۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ڈیٹا پروٹیکشن قانون پارلیمنٹ میں پاس نہیں ہوا تھا جب NIDS کا پہلا بل پیش کیا گیا تھا، اور اگرچہ اس کے بعد سے نئے بل کی توقع میں اسے منظور کیا گیا ہے، لیکن اسے ابھی تک نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ گروپس نے نظام کے استعمال کے دائرہ کار کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور ریاست کی حد سے تجاوز کرنے اور مشن کے بڑھنے کے امکان کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا ہے کیونکہ دیگر سرکاری اور نجی ادارے NIDS تک رسائی چاہتے ہیں۔ رسائی اور اخراج کے مسائل بھی سامنے آئے ہیں، خاص طور پر اقلیتی گروہوں جیسے کہ رستافرین اور معذور افراد کے لیے۔

10 سماجی انصاف کے ادارے کے ڈائریکٹر کے ساتھ انٹرویو میں سے۔

پاکستان نادرا

پاکستان کی نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کو 2000 میں ملک کے سول رجسٹریشن کے عمل کو جدید بنانے کے مقصد کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ اس کے قیام کے نتیجے میں سٹیزن ڈیٹا بیس اور نیشنل ڈیٹا ویئر ہاؤس کا قیام عمل میں آیا جو سابقہ پاکستانی شہریوں کے بارے میں وسیع معلومات پر مشتمل تھا، اور بعد میں دیگر عوامی ڈیٹا بیسز (نادرا آرڈیننس، 2000 - نادرا پاکستان، 2019) کی ایک صف سے ہاؤسنگ کی معلومات۔ ایک کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ (CNIC)، جس میں انگلیوں کے نشانات اور ایک ڈیجیٹل تصویر کا مکمل سیٹ شامل ہے، ہر رجسٹرڈ شہری کو رجسٹریشن کے عمل سے معلومات حاصل کرتے ہوئے جاری کیا گیا۔

فلاحی وظائف کے لیے درخواست دینے اور ووٹ دینے سے لے کر بینک اکاؤنٹ کھولنے، سم کارڈ حاصل کرنے، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی، اور تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کے لیے متعدد سرکاری اور نجی خدمات کو نیویگیٹ کرنے کے لیے CNIC کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان دعووں کے باوجود کہ رجسٹریشن رضاکارانہ ہے، نظام کی حقیقت رجسٹریشن کو ڈی فیکٹو لازمی بناتی ہے۔

وبائی مرض نے رجسٹریشن اور رسائی میں روشنی کے فرق کو سامنے لایا۔ اہم سرکاری خدمات جیسے ہنگامی امداد (زکریا، 2021) وصول کرنا، ٹیسٹنگ، اور ویکسینیشن (خورشید، 2021) سبھی کو CNIC ہونے پر منحصر کیا گیا تھا، جو ان لوگوں پر ممکنہ طور پر تباہ کن اثرات کے ساتھ جو نظام کا حصہ نہیں تھے۔

رسائی اور حفاظت کے کلیدی موضوعات پر سول سوسائٹی کی تشویش ہے۔ خواتین، ٹرانس اور خواجہ سرا لوگوں، نسلی اقلیتوں، اور معذور افراد کے لیے نادرا کی رجسٹریشن اکثر سیدھا سیدھا عمل نہیں ہوتا ہے۔ خواتین نظام تک رسائی کے لیے مردوں پر انحصار کرتی ہیں - مثال کے طور پر، اگر ان کے پاس کوئی مرد رشتہ دار نہیں ہے، تو خواتین اکثر رجسٹر نہیں کر سکتیں یا اپنی ذخیرہ شدہ معلومات میں تبدیلی نہیں کر سکتیں۔ اکیلی مائیں، طلاق یافتہ خواتین، اور دیہی علاقوں میں رہنے والے اس اصول سے خاص طور پر متاثر ہوئے ہیں، اور انہیں اور ان کے بچوں کو سسٹم سے باہر ہونے کا خطرہ ہے۔ ٹرانس اور خواجہ سرا کیمونٹی کے اندر، خواجہ سراؤں کو خاص مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ وہ خود کو تیسری جنس سے تعلق رکھنے والے کے طور پر شناخت کر سکتے ہیں، جسے ”X“ کہا جاتا ہے، ایسے افراد نے سرکاری دفاتر میں امتیازی سلوک کا سامنا کرنے کی اطلاع دی، جہاں بیوروکریٹس نے امتیازی رویوں کی بنیاد پر خدمات سے انکار کیا ہے۔

نسلی اقلیتوں کو ریاستی عدم لچک یا حد سے زیادہ آسان بنانے کے مسائل کا بھی سامنا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نظام ان کی زندہ حقیقتوں کو حاصل کرنے میں ناکام ہے۔ ہزارہ، بنگالی اور پشتون اقلیتوں کے ساتھ ساتھ افغان پناہ گزینوں نے ایسی مثالیں بیان کیں جن میں ان کی درخواستیں بلاک کر دی گئی تھیں اور انہیں ریاستی خدمات سے انکار کر دیا گیا تھا۔ انٹرویو لینے والوں اور وکیلوں نے ایسے تجربات بیان کیے جن میں اقلیتوں کی زمینوں پر قبضہ کرنے اور بے دخلی کرنے کے لیے جان بوجھ کر شناختیں چھین لی گئی تھیں، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ذریعے متاثرہ افراد کو اضافی نگرانی کے لیے الگ کیا جاتا تھا۔ معذور افراد کے لیے، چیلنجز کبھی کبھی گھر سے شروع ہوتے ہیں۔ معذوری کے حقوق کے حامیوں نے ہمیں ان معذور افراد کے بارے میں بتایا جن کے اپنے خاندانوں نے ان کی رجسٹریشن سے انکار کر دیا تھا۔ ناقابل رسائی سرکاری عمارتیں جن میں وہیل چیئر ریمپ اور دیگر قابل رسائی خصوصیات کی کمی ہے اس کے علاوہ ان افراد کے لیے آزادانہ طور پر وکالت کرنا یا نادرا کے رجسٹریشن دفاتر میں فارم بھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ رسائی کے اس طرح کے مسائل کے پیش نظر، اقلیتی اور کمزور کیمونٹیز بار بار جاتی ہیں۔

رسائی کے مسائل حفاظت اور رازداری کے خدشات سے مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ حفاظتی مسائل جو بڑھاپے، مرکزی، مقامی طور پر رکھے گئے ڈیٹا بیس سے پیدا ہوتے ہیں، نظام کو حملوں کا خطرہ بناتے ہیں۔ ان مسائل کے باوجود، اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام میں ذخیرہ شدہ ڈیٹا کی انتہائی حساس نوعیت کے باوجود، پاکستان میں ڈیٹا پرائیویسی کے کافی مضبوط قوانین کا فقدان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شہریوں کو ان کی معلومات کے غلط استعمال اور غلط استعمال کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کا کوئی قانونی راستہ نہیں ہے۔

یوگنڈا کا نداگا منٹو

یوگنڈا کا قومی ڈیجیٹل شناختی نظام، جسے Ndaga Muntu کے نام سے جانا جاتا ہے، کو باضابطہ طور پر 2015 میں ملک کے نیشنل رجسٹریشن آف پرسنز ایکٹ کے ذریعے متعارف کرایا گیا

تھا۔ یہ دو اہم اجزاء پر مشتمل ہے: قومی شناختی نمبر (NIN)، جو ID ڈیٹا بیس میں ہر فرد کی منفرد شناخت کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور قومی شناختی کارڈ (NIC)، جو کہ نظام کی جسمانی اور سب سے زیادہ دکھائی دینے والی نمائندگی ہے۔ سنٹرلائزڈ ڈیٹا بیس اور شناختی کارڈ کے متعارف ہونے سے پہلے، یوگنڈا کے لوگ خدمات تک رسائی حاصل کرنے اور اپنی شناخت کی تصدیق کے لیے فنکشنل آئی ڈیز کی ایک صف پر انحصار کرتے تھے (مثلاً ڈرائیور کا لائسنس، ووٹر کا شناختی کارڈ، وغیرہ)۔ اگرچہ DI کی یہ پرانی شکلیں کچھ سیاق و سباق میں استعمال ہوتی رہتی ہیں، ایک CIN کو اہم اور ضروری خدمات جیسے کہ صحت کی دیکھ بھال اور فلاحی سپورٹ تک رسائی کی ضرورت ہوتی ہے (Katelyn Cioffi (CHRGJ) et al., 2021)۔ ڈیجیٹل نظام میں رجسٹریشن کے لیے دستاویزات کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ یا شادی کا لائسنس۔ بایومیٹرک ڈیٹا بشمول فنگر پرنٹس اور فیشل اسکین اکٹھا کیا جاتا ہے۔

نداگا منٹو کو متعارف کرانے کے لیے حکومت کی دلیل دوہری تھی۔ سب سے پہلے، نئے نظام کو قومی سلامتی کے ایجنڈے کے حصے کے طور پر "غیر قانونی رہائشیوں" کی شناخت کا ایک ذریعہ کہا جاتا تھا۔ اور دوسرا، حکومت نے کہا کہ یہ نظام سماجی خدمات تک رسائی کو آسان بنا کر، بڑی حد تک تصدیق کے طریقہ کار کو آسان بنا کر سماجی شمولیت کو بڑھاوا دے گا۔

نظام کی منصوبہ بندی، نفاذ، اور رول آؤٹ کے لیے ذمہ دار مرکزی ادارہ قومی شناخت اور رجسٹریشن اتھارٹی (NIRA) تھا، جو یوگنڈا کی وزارت داخلہ کے ماتحت ایک سرکاری ادارہ ہے۔ عمل درآمد کے چھ سال بعد، یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یوگنڈا کی بالغ آبادی کا ایک تہائی حصہ اب بھی قومی شناختی کارڈ سے محروم ہے (کیٹلین سیوفی (CHRGJ) وغیرہ، 2021)۔ یہ صحت کی دیکھ بھال اور مالی امداد جیسی بنیادی خدمات تک بہت سے لوگوں کی رسائی کو متاثر کرتا ہے۔

نظام بہت زیادہ مرکزیت کا حامل ہے، کیونکہ یہاں NIRA کے علاقائی دفاتر نہیں ہیں۔ رجسٹریشن مقامی حکام کے دفاتر کے اندر واقع منتخب اضلاع میں ڈیسک پر ہوتی ہے۔ اس کا نظام تک رسائی پر خاصا اثر پڑتا ہے، خاص طور پر دیہی آبادیوں کے لیے، کیونکہ انہیں اپنا شناختی کارڈ رجسٹر کرنے اور جمع کرنے کے لیے طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ CoVID-19 وبائی مرض نے ان مشکلات کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ اس نے لوگوں کے سفر کرنے کی صلاحیت کو مزید محدود کر دیا ہے۔

ہماری تحقیق میں مقامی سول سوسائٹی اداروں کی طرف سے جن شکایات کا اظہار کیا گیا ان میں سب سے اہم یوگنڈا کی حکومت کی منصوبہ بندی اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی شروعات میں سول سوسائٹی کی شرکت اور شمولیت کا فقدان تھا۔ انٹرویو لینے والوں نے نظام کے تئیں اعلیٰ سطح پر عدم اعتماد کا بھی حوالہ دیا، اس خوف کے ساتھ کہ ڈیٹا کو غلط طریقے سے استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، مقامی تنظیموں کے ارکان نے رسائی اور اخراج سے متعلق مسائل کو اجاگر کیا۔ مثال کے طور پر، بنیادی خدمات جیسے صحت کی دیکھ بھال اور فلاحی فوائد تک رسائی حاصل کرنے کے لیے شہریوں کے پاس قومی شناختی کارڈ کی ضرورت، پسماندہ برادریوں کے لیے ایک بنیادی رکاوٹ کے طور پر، جس کا معذور افراد اور بزرگوں پر غیر متناسب اثر ہے۔ نچلی سطح کی تنظیموں نے بھی بار بار بیوروکریٹک رکاوٹوں کو جھنڈا لگایا جو کہ بھاری مرکزی رجسٹریشن کے عمل سے متعلق ہے، دیگر طریقہ کار کے تقاضوں کے ساتھ (جیسے کہ متبادل کارڈ کے اجراء سے منسلک فیس، یا غلط معلومات میں ترمیم کے لیے) تنازعہ کے اہم نکات ہیں۔

3.2 کثیرالجہتی اور متنوع موضوعات

ان چار ممالک میں ڈیجیٹل شناخت کے مسائل پر سول سوسائٹی کی وکالت کے بارے میں ہماری تحقیق نے بہت سے ملتے جلتے تجربات کی نشاندہی کی، جنہیں بڑے پیمانے پر درج ذیل موضوعات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

- وکالت کی ترتیب
- آگاہی اور مدد کے لیے کمیونٹیز کے ساتھ شمولیت
- نفاذ کرنے والوں کے ساتھ شمولیت
- سول سوسائٹی اداروں کے درمیان تعاون
- اسٹریٹجک قانونی چارہ جوئی کا استعمال

مخصوص پہلوؤں کو نشانہ بنانا: انڈونیشیا، پاکستان اور یوگنڈا

مجموعی نظام اور نفاذ کو ہدف بنانا: جمیکا

3.2.1 وکالت کی ترتیب

جمیکا کی رعایت کے ساتھ (سیکشن 5.2.3 دیکھیں)، نچلی سطح کی تنظیموں کا ڈیجیٹل DI پر وکالت کا کام توجہ مرکوز کرنے والے ممالک میں ان نظاموں کے لاگو ہونے کے بعد ہوا، کیونکہ پسماندہ کمیونٹیز نے اس عمل اور نظام کے ذریعے پیدا ہونے والے مسائل سے نمٹنا شروع کیا۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ ان اداکاروں کے ذریعہ کئے گئے کام نے اکثر نقصانات پر قابو پانے کی شکل اختیار کی، کیونکہ انہوں نے پہلے سے ہونے والے نقصانات کو کم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے نتیجے میں متعدد کلیدی حکمت عملیوں کو جگہوں پر شیئر کیا گیا، بشمول سسٹمز اور ان کے اثرات کے بارے میں کمیونٹی بیداری بڑھانے کی مہمات، اور لوگوں کو ضروری خدمات تک رسائی کی اجازت دینے کے لیے رجسٹریشن کے پیچیدہ عمل کو نیویگیٹ کرنے میں مدد کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔ اس طرح سے کام کرنے والے سول سوسائٹی گروپوں نے دونوں کو لاگو کرنے والوں کے ساتھ براہ راست مشغول ہونے کی کوشش کی ہے، اور جہاں ممکن ہو، قانونی چارہ جوئی کی کوششوں کے ذریعے ان کو چیلنج کرنے کی کوشش کی ہے - حقیقی اور جاری نقصانات کی موجودگی کے پیش نظر ایک عملی نقطہ نظر۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ ان نظاموں میں انصاف کا ان کے لیے کیا معنی ہوگا، ان سیاق و سباق میں کام کرنے والے جواب دہندگان نے بنیادی طور پر موجودہ اور ظاہر ہونے والے نقصانات کا حوالہ دیتے ہوئے نفاذ کے مسائل پر توجہ مرکوز کی۔ مثال کے طور پر، انہوں نے نوٹ کیا کہ یوگنڈا میں سماجی بہبود کے پروگراموں اور صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی کے لیے ڈیجیٹل شناختی کارڈ کا ہونا ضروری ہے، اور انڈونیشیا میں رجسٹریشن سے منسلک دستاویزات کی ضروریات پر تنقید کی۔

یہ گزارے یا جیے گیے اخراج، جو کہ ضروری خدمات کے گیٹ کیپر کے طور پر ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ذریعے لایا گیا، بہت سی سول سوسائٹی کی تنظیموں کی طرف سے اسے کلیدی چیلنج بتایا گیا تھا۔ ایک بہت ہی حقیقی معنوں میں، موجودہ نقصانات کی حقیقت نے وکیلوں کی بہتر متبادل حقیقتوں کا تصور کرنے کی صلاحیتوں کو بھی محدود کر دیا ہے۔

3.2.2 آگاہی اور مدد کے لیے کمیونٹیز کے ساتھ مشغولیت

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، رسائی اور اخراج سے متعلق اہم مسائل ان تمام ممالک میں موجود تھے جن کا ہم نے جائزہ لیا۔ نتیجے کے طور پر، پسماندہ کمیونٹیز کے ساتھ کام کرنے والی نچلی سطح کی تنظیموں کی زیادہ تر وکالت نے سب سے پہلے لوگوں کو ڈیجیٹل شناخت کے نظام تک رسائی میں مدد کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ اس سپورٹ نے بڑی حد تک دو شکلیں اختیار کی ہیں: پہلا، نظام کے وجود اور مضمرات کے بارے میں کمیونٹی بیداری بڑھانے پر توجہ مرکوز کرنا، اور یہ بتانا کہ رجسٹر کرنا کیوں ضروری ہے۔ اور دوسرا، رجسٹریشن کے عمل کے دوران افراد کو براہ راست مدد فراہم کرنا۔ دونوں افعال ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے نقصان دہ خارجی اثرات کو کم کرنے کے لیے ضروری ثابت ہوئے ہیں۔ مزید برآں، ہمارے فوکس گروپ کے شرکاء نے ہمیں بتایا کہ کام کا حقیقی اثر ان کمیونٹیز میں پڑا ہے جنہیں مدد کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی وکالت پسماندہ گروہوں کی کہانیوں اور تجربات پر روشنی ڈالنے میں بھی مدد کرتی ہے، اس طرح وکالت، تحقیق اور دستاویزات کے مقاصد کے لیے مزید بصیرت فراہم کرتی ہے۔

یوگنڈا میں، ہماری تحقیق سے پتا چلا ہے کہ نچلی سطح پر زیادہ تر کام کمیونٹی کی معاونت اور مصروفیت سے متعلق تھے۔ تحقیق کے شرکاء نے کہا کہ ملک کے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ارد گرد موجودہ سول سوسایٹی ادااروں کی وکالت بنیادی طور پر ان کمیونٹیز کی طرف ہے جن کی خدمت کی جاتی ہے اور ان مخصوص تنظیموں کی طرف سے نمائندگی کی جاتی ہے، جن کی سرگرمیاں حساسیت، معلومات کے تبادلے، اور خدمات تک رسائی کے لیے رجسٹر کرنے کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے پر مرکوز ہیں۔ متعدد انٹرویو لینے والوں نے کہا کہ ریڈیو پسماندہ گروہوں، جیسے دیہی برادریوں کے رہائشیوں اور بزرگ افراد تک رجسٹریشن کے بارے میں معلومات کو پھیلانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ مثال کے طور پر، تنظیموں نے ریڈیو کا استعمال اس بارے میں معلومات کی اپیل کے لیے کیا کہ کس طرح لوگوں کو قومی شناختی کارڈ رکھنے سے فائدہ ہوا ہے یا اسے حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے، اور بیداری بڑھانے کی یہ کوشش بھی کی ہے کہ سول سوسائٹی کے گروپ ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں کس طرح مدد کر سکتے

ہیں۔[11] بعض صورتوں میں، گمشدہ شناختی کارڈز کو ریڈیو سٹیشنوں پر لایا گیا ہے، اور ان کی تلاش کی حقیقت کا اعلان ائیر پر کیا گیا ہے تاکہ مالکان انہیں دوبارہ حاصل کر سکیں، کیونکہ متبادل کارڈ حاصل کرنے کا عمل بوجھل اور مہنگا ہے۔[12]

ریڈیو کو کہانی سنانے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر، گروپس نے اسے Ndaga Muntu نظام پر استعمال کرنے کے دوران لوگوں کو درپیش چیلنجوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا ہے، اور کووڈ ۹۱ ویکسین حاصل کرنے کے لیے رہائشیوں کے پاس ڈیجیٹل شناخت ہونے کی ضرورت پر احتجاج کرنے والے اقدامات کے لیے حمایت پیدا کرنے کے لیے (سیکشن دیکھیں 3.2.5)۔ اس کام کو سماجی انصاف سول سوسائٹی ادارے کے نمائندے نے اس طرح بیان کیا: "یہ بہت اثر انگیز ہے، خاص طور پر جب ہم متاثرین خود مسائل پر بات کر رہے ہوں۔ ریڈیو سٹیشنوں کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بہت وسیع کمیونٹی تک پہنچنے کے قابل ہیں، اور جب آپ ریڈیو استعمال کرتے ہیں تو آپ یقینی بناتے ہیں کہ آپ انگریزی، بلکہ مقامی زبان بھی استعمال کر رہے ہیں، [جیسے] لوگنڈا۔ بہت سے لوگ سننے کے قابل ہیں، اسے صرف ٹیلی ویژن اور پرنٹ میڈیا تک محدود رکھنے سے بہت سے لوگوں کو اس تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

انڈونیشیا میں، مقامی لوگوں اور LGBTQI+ کمیونٹیز کی خدمت اور نمائندگی کرنے والی تنظیموں نے، ٹرانس لوگوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ، رجسٹریشن کے عمل کو آگے بڑھانے میں براہ راست مدد فراہم کی ہے۔ مثال کے طور پر، مقامی حقوق کی تنظیم MLKI کمیونٹی کے اراکین کو تعاون کی پیشکش کرتی ہے کیونکہ وہ مذہبی بیانات، اندراج کے لیے ایک شرط، ایسے افراد کو فراہم کر کے ای شناخت کے لیے رجسٹر کرتے ہیں جن کا تعلق رسمی مقامی تنظیموں سے نہیں ہے۔ MLKI اہلیت کی تعمیر میں بھی مصروف ہے،مذہبی برادریوں کو ان کے اپنے سرکاری اداروں کی تشکیل میں مدد کر رہا ہے۔ اس سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ لوگ رجسٹریشن کرتے وقت اپنی مذہبی حیثیت کو درست طریقے سے پہچان سکتے ہیں، اور اس طرح کمیونٹی کے اراکین کی شناختی نظام تک رسائی کو بڑھاتا ہے۔ ٹرانس افراد کے معاملے میں، سول سوسائٹی کی تنظیموں نے رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ رابطے اور تعاون کا ایک چینل قائم کیا (سیکشن 3.2.3 دیکھیں)۔

جمیکا میں، چونکہ ابھی تک ڈیجیٹل شناخت کے نظام متعارف نہیں ہوا ہے، مہم چلانے والوں نے آئندہ NIDS اور اس کے بنیادی مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے، جس کا مقصد اس نظام کے نفاذ کے خلاف عوامی مخالفت کو بڑھانا اور حکومت کو بات چیت میں مشغول کرنا ہے۔ سول سوسائٹی کے تمام نہیں مگر مختلف گروپس جو اس مسئلے پر وکالت میں شامل ہیں نے اپنے خیالات کو پھیلانے کے لیے سوشل میڈیا پوسٹس کے ساتھ ساتھ مزید روایتی خبر رساں اداروں میں مضامین اور خصوصی دلچسپی والے کالموں کا استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ گروپوں نے NIDS کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے تشکیل دی گئی پارلیمانی مشترکہ کمیٹی کے ساتھ مشغول ہونا شروع کیا، انہوں نے اپنے خیالات پر تبادلہ خیال اور اشتراک کرنے کے لیے سوشل میڈیا، ریڈیو ٹاک شوز، ٹیلی ویژن پروگرامز، اور خصوصی چرچ سروسز کو بھی استعمال کیا۔ تحریر کے وقت، اکتوبر 2021 میں، ایسے ہی ذرائع کو افراد اور گروہوں کی ایک رینج کے ذریعے ایسے نظام کی وکالت کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا جو شہریوں کے حقوق کا احترام کرتا ہو، کیونکہ پارلیمنٹ میں ابھی بھی نئے NIDS بل پر بحث جاری تھی۔

3.2.3 نفاذ کنندگان کے ساتھ روابط

کمیونٹیز کے ساتھ کیے گئے کام کے علاوہ، تنظیموں نے نظام کی تبدیلیوں کی وکالت کرنے کے مقصد کے ساتھ، اور بعض صورتوں میں رجسٹریشن کے عمل میں بھی کردار کی تلاش کے ساتھ، نفاذ کنندگان (یعنی حکومتوں) کے ساتھ زیادہ براہِ راست کام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح کی کوششوں کو کامیابی کے مختلف درجات ملے ہیں، خاص طور پر سول سوسائٹی کی تنظیموں کو بامعنی انداز میں گفتگو میں شامل کرنے کے لیے حکام کی رضامندی ہے۔

انڈونیشیا میں، ٹرانس لوگوں کو ای- شناخت کے اندراج کے عمل میں اکثر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بشمول تشدد اور ہراساں کرنا۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، ملک میں LGBTQI+ کے حقوق کی وکالت کرنے والی کچھ تنظیموں نے خواجہ سراؤں کے

11 نوجوانوں کے حقوق کی تنظیم کے نمائندے سے انٹرویو

12 فوکس گروپ کے شریک سے

لیے نظام تک بہتر رسائی کو محفوظ بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ مثال کے طور پر، اروس پیلنگی اور سورا کیتا تنظیمیں رجسٹریشن کی کوششوں میں تعاون کرتی ہیں ٹرانس خواتین سے ڈیٹا اکٹھا کر کے جن کے پاس ای-شناخت کی کمی ہے اور یہ معلومات Dukcapil ایجنسی کو فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ شناختی کارڈ کو جاری کر سکے۔ اس طرح حکومت کے ساتھ تعاون کرکے، گروپس کا مقصد ٹرانس لوگوں کو نظام تک رسائی کی ضمانت دینا ہے، ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو ہراساں کرنے اور تشدد سے بچانا ہے۔ سورا کیتا کے مطابق، جون 2021 میں تانگیرانگ شہر میں منعقدہ رجسٹریشن پش میں 350 کے قریب ٹرانس خواتین نے شرکت کی، اور اس کے نتیجے میں انہیں شناختی کارڈ جاری کیے جائیں گے (عبدی، 2021)۔

یوگنڈا میں، تنظیم کے اراکین نے کہا کہ وہ ایسا ہی انتظام قائم کرنا چاہیں گے، کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ وہ رجسٹریشن کے عمل کے ذریعے اپنی برادریوں کی مدد کرنے کے لیے سرکاری اہلکاروں سے بہتر پوزیشن میں ہوں گے۔ جیسا کہ خواتین کے حقوق کے سول سوسائٹی ادارے کے نمائندے نے نوٹ کیا: ”اگر حکومت کے پاس مختلف اضلاع میں مرکز بنانے کی صلاحیت نہیں ہے، تو وہ مخصوص سول سوسائٹی ادارے کو کچھ پہلوؤں کو سنبھالنے کا اختیار دے سکتی ہے۔“ یقینی طور پر، اس قسم کا رشتہ اپنے آپ میں رکاوٹیں لائے گا، مثال کے طور پر رازداری اور ڈیٹا کے استعمال کے معاملے میں۔ تاہم، اس سے ان برادریوں تک رسائی کو بہتر بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے جو فی الحال نظام سے خارج ہیں، جیسا کہ انڈونیشیا میں دیکھا گیا ہے۔ تاہم، Ndaga Muntu پروگرام کے کسی بھی پہلو میں سول سوسائٹی کو شامل کرنے کے لیے حکومت کی رضامندی ابھی تک ایک اہم رکاوٹ کی نمائندگی کرتی ہے۔

پاکستان میں، کسی بھی قسم کی وکالت یا حکومت کے ساتھ مشغولیت کی کوشش ذاتی اور کمیونٹی کی سلامتی کے لیے ایک اہم خطرے کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ تنظیموں کو خدشہ ہے کہ وہ جبر کا نشانہ بن جائیں گے۔ تاہم، تحقیق کے شرکاء نے انفرادی ایجنسی کے عملے کے ساتھ مقامی مصروفیت کے تجربات کو بیان کیا، جس میں پسماندہ برادریوں کے اراکین (مثلاً ٹرانسجینڈر افراد) نے اپنی مخصوص ضروریات کی وکالت کی ہے اور عملے کو اس عمل میں حساس بنانے میں مدد کی ہے۔

جمیکا میں، وکالت کی زیادہ تر کوششیں پارلیمانی مشترکہ منتخب کمیٹی پر مرکوز ہیں جو عوام کے ارکان سے گذارشات لینے کے لیے ذمہ دار ہے، جو سپریم کورٹ کے ذریعے NIDS کے نفاذ کو روکنے کے بعد قائم کی گئی تھی (سیکشن 3.2.5 دیکھیں)۔

3.2.4 سول سوسائٹی اداروں کے درمیان تعاون

ہمارے فوکس ممالک میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں مختلف سطحوں پر مختلف قسم کے تعاون میں مصروف ہیں۔ یہ کوششیں بعض اوقات مقامی حالات کی وجہ سے سہولت اور رکاوٹ بنی ہیں، اور کامیابی کے مختلف درجات سے ملی ہیں۔

جمیکا میں، سول سوسائٹی اداروں کے درمیان تعاون کا فریم ورک ہمارے کیس اسٹڈی ممالک میں سے کسی کے مقابلے میں زیادہ ادارہ جاتی ہے۔ یہ بڑی حد تک اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی رہائی کے بعد 13 قومی اور بین الاقوامی سول سوسائٹی اداروں پر مشتمل سول سوسائٹی اتحاد وجود میں آیا۔ جمیکنز فار جسٹس، سلیش روٹس فاؤنڈیشن، اور نیشنل انٹیگریٹی ایکشن کی قیادت میں، اتحاد کو ایکسیس ناؤ اور اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔

یہ گروپ بڑی حد تک پارلیمانی سلیکٹ کمیٹی کے سامنے سول سوسائٹی کے خیالات کی نمائندگی کا ذمہ دار رہا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کمیٹی کو اپنے کام میں بہت سے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس میں بائیومیٹرک معلومات[13] جمع کرنے جیسے موضوعات پر اتفاق رائے حاصل کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح کے خیالات رکھنے والے مذہبی (عیسائی) گروپوں کی طرف سے ایک ڈی فیکٹو اتحاد بھی ہے، جس نے مشترکہ سلیکٹ کمیٹی کو مشترکہ پیشکش بھی کی۔

انڈونیشیا میں، تعاون کی کوششیں اب بھی چھوٹے پیمانے پر ہیں۔ ایک قابل ذکر مثال معذوری کے حقوق کی تنظیم PSHK کی ہے، جو سول سوسائٹی اداروں کے ساتھ بااختیار بنانے کے پروگرام چلاتی ہے جو ملک بھر میں معذور افراد کی برادریوں کی نمائندگی کرتی ہے، ان کے پالیسی وکالت کے کام کی حمایت کرتی ہے۔ PSHK کے نمائندے کے مطابق، ملک کے دارالحکومت جکارتہ

13 کے ڈائریکٹر کے ساتھ انٹرویو سے۔ ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم

میں ابھی بھی ڈیجیٹل شناخت کے موضوع پر کام بہت زیادہ مرتکز ہے، جب کہ دوسرے خطوں میں بہت سی برادریاں ڈیجیٹل شناخت کے مسائل اور پالیسی سازی کے عمل کے بارے میں علم اور معلومات تک رسائی سے محروم ہیں۔ . اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ڈیجیٹل شناخت کے شعبے میں منظم سول سوسائٹی کے ایجنڈے کو بڑھانے کے لیے مقامی علم ضروری ہے، PSHK نچلی سطح کے اداکاروں کے ساتھ بات چیت میں شامل کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔

ہمیں ملک کے ڈیجیٹل شناخت کے نظام سے ڈیٹا تک رسائی پر مشتمل فنٹیک کمپنیوں کی طرف سے دیے گئے قرضوں کے تناظر میں ڈیٹا کے استحصال اور جنسی ہراسانی کے متاثرین کی مدد کے لیے LGBTQI+ تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنے والے قانونی امدادی گروہوں کی مثالیں بھی ملی ہیں (سیکشن 3.2.5 دیکھیں)۔ تاہم، انڈونیشیا میں سول سوسائٹی کی تنظیموں کے درمیان ہم آہنگی اور بین تھیم تعاون پوری طرح سے کم یاب ہے۔

یوگنڈا میں،۔ مقامی سول سوسائٹی اداروں کے درمیان تعاون، محدود رہتے ہوئے، اہم پیش رفت کا باعث بنا ہے۔ ایسی ہی ایک مثال Unwanted Witness کی ہے، ڈیجیٹل حقوق پر توجہ مرکوز کرنے والا سول سوسائٹی ادارہ، اور ISER، سماجی اور اقتصادی حقوق پر مرکوز ایک سول سوسائٹی ادارہ، جس نے کووڈ-19 ویکسین تک رسائی کے لیے رہائشیوں کے پاس شناختی کارڈ رکھنے کی شرط کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں تعاون کیا۔ . یہ درخواست بالآخر کامیاب ہوئی (سیکشن 3.2.5 دیکھیں)۔ دونوں گروپوں نے بین الاقوامی اداکاروں کے ساتھ شراکت میں Ndaga Muntu پروگرام کے سماجی اور اقتصادی اثرات پر بھی تحقیق کی ہے۔

پاکستان میں، اس قسم کے کام کے لیے محدود شرائط اور مختلف گروہوں کی مختلف ترجیحات کی وجہ سے مشترکہ وکالت کم یاب ہے۔

3.2.5 قانونی چارہ جوئی کا استعمال

قانونی چارہ جوئی ایک طریقہ رہا ہے جو تمام سیاق و سباق میں حکومتوں کو ایجنڈوں کو روکنے اور سول سوسائٹی کے ساتھ مشغول ہونے پر مجبور کرنے کے طریقے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

طائرانہ نظر سے، اس تحقیق کے ذریعے شناخت کی گئی قانونی چارہ جوئی کی کوششوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: نظام کے مخصوص پہلوؤں کو نشانہ بنانے والے، جیسا کہ انڈونیشیا، پاکستان اور یوگنڈا میں دیکھا گیا ہے۔ اور وہ جو نظام کے مجموعی رول آؤٹ اور نفاذ کو نشانہ بناتے ہیں، جیسا کہ جمیکا میں تھا۔

مخصوص پہلوؤں کو نشانہ بنانا: انڈونیشیا، پاکستان، اور یوگنڈا

انڈونیشیا میں، قانونی کارروائی کا استعمال ملک کے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے پہلوؤں کو چیلنج کرنے اور ای-کے پی ٹی پروگرام کے منظم طریقے سے ہونے والے نقصان دہ اثرات سے نمٹنے کے لیے کیا گیا ہے۔ خود نظام میں تبدیلیوں کے معاملے میں، سب سے بڑی مثال مقامی حقوق سول سوسائٹی اداروں MLKI کی رجسٹریشن کے عمل میں مقامی مذاہب کو شامل کرنے کی قانونی پٹیشن ہے، جو 2017 (Regus، 2018) میں شناختی قانون میں ترمیم کے ساتھ ختم ہوئی۔ اس وقت سے پہلے، ان برادریوں کے ارکان، جن میں سے اکثر اکثریتی گروہوں (مسلمان، عیسائی اور ہندو) کے علاوہ دیگر عقائد کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ اپنے اصل مذہب کا استعمال کرتے ہوئے نظام میں صحیح طریقے سے اندراج کرنے سے قاصر تھے۔

قانونی چارہ جوئی کو نظام میں خامیوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کو دور کرنے کے طریقہ کار کے طور پر بھی استعمال کیا گیا ہے، خاص طور پر ایسی مثالوں کے ساتھ جن میں ای- شناخت ڈیٹا کا تیسرے فریق کے ذریعے ہراساں کرنے اور زبردستی کے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ انڈونیشیا کی فنٹیک فرموں کے ہم مرتبہ سے ہم مرتبہ (p2p) قرض دینے کے تناظر میں خاص طور پر متعلقہ انداز پر سامنے آیا ہے۔ یہ ادارے آن لائن قرضوں کو فراہم کرتے ہیں جو قابل اعتماد آمدنی یا اثاثوں کے بغیر روایتی کریڈٹ کے مقابلے زیادہ آسانی سے قابل رسائی ہیں، خواتین اور LGBTQI+ افراد ان کے گاہکوں کا ایک اہم حصہ ہیں۔ LGBTQI+ حقوق اور قانونی امداد کی تنظیموں نے قرض جمع کرنے والوں کی طرف سے جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کی درجنوں رپورٹس کو دستاویز کیا ہے جس کی بنیاد ای- شناخت کے نظام (عرفانند، 2020) سے حاصل کردہ نجی ڈیٹا تک رسائی ہے۔ بعض صورتوں میں، قرض جمع کرنے والوں نے افراد کے قانونی ناموں، ای- شناخت تصاویر، اور قرض کی حیثیت تک رسائی کا فائدہ اٹھا کر متاثرین کو مجبور کرنے کی کوشش کی

ہے۔ جکارتہ لیگل ایڈ آرگنائزیشن (LBHJ) اور APIK لیگل ایڈ آرگنائزیشن (LBH APIK) جیسے گروپوں نے ان کمپنیوں کے خلاف مقدمات میں متاثرین کی نمائندگی کی ہے۔

اسی طرح، پاکستان میں، قانونی چارہ جوئی کا استعمال نظام کے پہلوؤں کو تبدیل کرنے اور نقصان پہنچانے والے متاثرین کی مدد کے لیے کیا جاتا ہے۔ 2009 میں، سپریم کورٹ کے ایک فیصلے نے طے کیا کہ ٹرانس افراد کو CNIC (علی، 2017) کے لیے رجسٹر کرنے کے لیے خاندان کے افراد کے دستاویزات فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ یتیم خانے خود بچوں کو اپنی دیکھ بھال میں رجسٹر کر سکتے ہیں، جو پہلے ممکن نہیں تھا (اقبال، 2014)۔ دونوں صورتوں میں، سول سوسائٹی کا دباؤ بہت اہم تھا اور متعلقہ دونوں گروہوں کے لیے، یہ نادرا کے نظام تک زیادہ رسائی حاصل کرنے کی جانب ایک اہم قدم رہا ہے۔

ہماری تحقیق میں، انٹرویو لینے والوں نے ایسی مثالیں بیان کیں جن میں پاکستانی حکومت نے ان کی وکالت کے جواب میں کارکنوں اور ان کے خاندانوں کے شناختی کارڈ کو من مانی کرتے ہوئے منسوخ کر دیا ہے (اس موضوع پر مزید کے لیے، سیکشن 3.2.6 دیکھیں)۔ وکلاء اب انفرادی مقدمات کی سماعت میں مصروف ہیں، اور ان CNICs کو بحال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یوگنڈا میں، قانونی چارہ جوئی کو ابھی وکالت کے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جانا شروع ہوا ہے، مارچ 2021 میں ملک کی ہائی کورٹ میں ایک درخواست کے ساتھ حکومت نے اس ضرورت کو ختم کرنے کی قیادت کی کہ رہائشیوں کو Ndaga Muntu ڈیجیٹل شناخت کے نظام میں رجسٹر کیا جائے۔ Covid-19 ویکسینیشن۔

مجموعی نظام اور نفاذ کو ہدف بنانا: جمیکا

جمیکا عالمی ساؤتھ میں کامیاب قانونی چارہ جوئی کی ایک اہم مثال بن گیا جب وکلاء ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے نفاذ کو روکنے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے نتیجے میں سول سوسائٹی کو اس مسئلے پر بات چیت میں ایک وسیع کردار دینے میں مدد ملی ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ملک میں اس کے NIDS نظام کا نفاذ اس وقت روک دیا گیا تھا جب اس نظام کو قائم کرنے والے قانون کو ملک کی سپریم کورٹ میں جولین رابنسن نے چیلنج کیا تھا، جو اس وقت اپوزیشن پیپلز نیشنل پارٹی (PNP) کے جنرل سیکرٹری تھے۔ عدالت نے 2019 میں رابنسن کا ساتھ دیا، یہ پایا کہ NIDS نظام، جیسا کہ تجویز کیا گیا تھا، غیر آئینی تھا۔ مزید یہ کہ، اس میں کہا گیا ہے کہ، نظام کا بائیو میٹرک ڈیٹا کا لازمی جمع کرنا ناجائز طور پر دخل اندازی کرنے والا تھا ("NIDS Sruck down in Landmark Ruling"، Loop Jamaica, n.d)۔ اس فیصلے میں ہندوستان میں آدھار کے قانونی کیس (جولین جے رابنسن (مدعی) اور جمیکا کے اٹارنی جنرل (مدعا علیہ)، 2019 سے اختلافی رائے کا حوالہ دیا گیا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل شناخت کے مسائل پر فقہ عالمی سطح پر، یا کم از کم حد سے تجاوز کر رہی ہے۔ - سرحد، اثر۔

جمیکا میں وکالت پیپلز نیشنل پارٹی (PNP)- جمیکا کی سیاسی اپوزیشن - اور ممتاز سول سوسائٹی تنظیموں کے اندر مرکوز ہے۔ NIDS پر تنقید زیادہ تر حزب اختلاف کے سیاست دانوں کی طرف سے کی گئی، جنھوں نے شروع سے ہی شناختی قانون سازی کو چیلنج کیا، جب بل کو ابتدائی طور پر متعارف کرایا گیا تو تشویش میں اضافہ ہوا۔ کچھ حد تک، اس نے خود NIDS اور نظام کے سلسلے میں کی گئی وکالت دونوں کو سیاسی بنا دیا ہے (ملر، 2019)۔

اس کے باوجود، NIDS کے نفاذ میں رکاوٹ نے حکومت کو ایک مشترکہ پارلیمانی کمیٹی قائم کرنے پر مجبور کیا جسے سول سوسائٹی کے نقطہ نظر کو سننے اور ایک رپورٹ میں ان شراکتوں کو دستاویز کرنے کا کام سونپا گیا۔ اس نے اس مسئلے پر سول سوسائٹی کے وسیع تر مباحثے کو فروغ دیا، اور شاید زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس نظام کے مضمرات اور خامیوں کے بارے میں حلقوں کی ایک وسیع رینج کو آگاہ کرنے میں مدد ملی۔

یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا یہ عمل بالآخر NIDS کے مستقبل کے ورژن کی تیاری میں کوئی خاص اثر ڈالے گا۔ یہ نوٹ کرنا تشویشناک ہے کہ سول سوسائٹی کی تنظیموں کی اہم سفارشات، جیسے ڈیٹا مائنسائزیشن کے اصول کو اپنانا، کو مشترکہ کمیٹی کی حتمی رپورٹ سے باہر رکھا گیا تھا ("جمیکا کا این آئی ڈی ایس بل: انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ابھی بھی وقت ہے"، 2021)۔

3.2.6 ہنگامی نتائج

وکالت کے ان عام تجربات سے ہٹ کر، ہماری تحقیق میں پاکستان کے تناظر میں بھی کچھ کیس مخصوص نتائج سامنے آئے ہیں جو قابل توجہ ہیں - اور جو کہ کہیں اور بھی اسی طرح کے رجحانات کا اشارہ دے سکتے ہیں۔

پاکستان میں، ہماری تحقیق نے حکومت کی طرف سے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے واضح تعزیری استعمال کی نشاندہی کی ہے، کیونکہ نادرا کو امتیازی سلوک اور اختلاف رائے کو ختم کرنے کے لیے نسلی اقلیتوں اور ناقدین کے خلاف موقع پرستی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ملک میں افغان مہاجرین پہلے شناخت کے متوازی نظام سے مشروط تھے، اور وہ حال ہی میں UNHCR کی حمایت یافتہ دستاویزات کی تجدید اور معلومات کی تصدیق کی مشق کے حصے کے طور پر بائیو میٹرک شناختی سمارٹ کارڈ کے لیے اندراج کرنے کے قابل ہوئے ہیں افغان مہاجرین کے لیے اسمارٹ کارڈز"، 1202)۔ تاہم، افغان نسل کے پاکستانی شہری بھی بعض اوقات اس جال میں پھنس جاتے ہیں، جنہیں پناہ گزینوں کا نام دیا جاتا ہے، اور ریاستی خدمات تک رسائی سے انکار کیا جاتا ہے۔ ایک انٹرویو لینے والے نے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے پشتون برادری کے اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے افراد کو افغان مہاجرین کے طور پر غلط لیبل لگانے کی ایک بامقصد کوشش کو بیان کیا۔ اس کے بعد ان افراد کے sCINC کو منسوخ کرنے اور انہیں غیر رسمی بستیوں سے بے دخل کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا گیا۔[14]

دیگر نسلی اقلیتوں، جیسے ہزارہ اور بنگالی کمیونٹیز کے ارکان کو بھی رسائی کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سی ایس او کے ایک نمائندے نے یاد کیا کہ کس طرح نادرا اور اس کے ساتھ شناخت کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن نے ان کی کمیونٹی کے خلاف منظم امتیازی سلوک کا باعث بنا، بہت سے افراد نے اپنی تجدید کی درخواستوں کو بلاک دیکھا۔ نتیجے کے طور پر، وہ انٹیلی جنس سروسز سے اپنی شناخت کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوئے۔

مزید یہ کہ پاکستان میں کسی بھی حیثیت میں نظام پر سوال اٹھانا بغاوت اور غداری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ قومی سلامتی اور انسداد دہشت گردی کی کوششوں کے ساتھ نادرا کا ریاستی اتحاد حکومت کو نظام پر تنقید کرنے والوں کو فعال طور پر سزا دینے کا باعث بنا ہے۔ نوآبادیاتی دور کے مبہم قوانین کی مدد سے جو ریاست مخالف سرگرمی کی تشریح کے لیے وسیع گنجائش چھوڑتے ہیں،[15] اور نادرا کی وسیع رسائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، ریاست کے خلاف بولنے والوں کے تمام خاندانوں کو اجتماعی سزا دینے کے قابل ہے۔

کچھ معاملات میں، مثال کے طور پر، ریاست نے ناقدین کے شناختی کارڈ منسوخ کرنے کی دھمکی دی ہے۔[16] ہمارے انٹرویو لینے والوں نے ایسی مثالیں بیان کیں جن میں حکومت نے ان کی وکالت کے جواب میں کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے شناختی کارڈ منسوخ کر دیے ہیں، یہ ایک ایسی سزا ہے جو مؤثر طریقے سے متاثر ہونے والوں کو ضروری خدمات سے محروم کر دیتی ہے۔

اگرچہ یہ پریشان کن رجحانات ہیں، لیکن پاکستانی حکومت ممکنہ طور پر واحد حکومت نہیں ہے جو نسلی اقلیتوں اور ناقدین کے خلاف اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتی ہے اور رجعت پسند ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو فعال طور پر ہتھیار بناتی ہے۔ اس طرح کے کیسوں پر مزید دستاویزات اس طرح کی بدسلوکی کے خلاف وکالت اور سول سوسائٹی کے ردعمل میں معاون ثابت ہوں گی۔

14 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔ مزید دیکھیں ضمیمہ بی میں۔

15 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔ مزید دیکھیں ضمیمہ بی میں۔

16 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔ مزید دیکھیں ضمیمہ بی میں۔

4. نتائج اور سفارشات

انصاف پر مبنی ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی حمایت میں وکالت کو اہم چیلنجوں کا سامنا ہے، جیسا کہ اس رپورٹ میں دستاویزی تجربات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ذیل میں، ہم سفارشات کا ایک مجموعہ پیش کرتے ہیں جن کا مقصد ڈیجیٹل شناخت کے مسائل پر سول سوسائٹی کے کام کے لیے فراہم کی جانے والی سپورٹ میں موجود خلا کو پُر کرنا ہے۔ ان سفارشات پر فنڈرز اور/یا تھیم پر کام کرنے والی بڑی بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعے توجہ دی جا سکتی ہے۔

ڈیجیٹل شناخت پر بین الضابطہ اور کثیر لسانی علمی وسائل بنائیں جو سول سوسائٹی کے لیے قابل رسائی ہوں۔

1. ڈیجیٹل شناخت پر بین الضابطہ اور کثیر لسانی علمی وسائل بنائیں جو سول سوسائٹی کے لیے قابل رسائی ہوں

ہماری تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سول سوسائٹی کی بہت سی تنظیموں کے پاس ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے مضمرات کے حوالے سے اپنے موضوعاتی اور تکنیکی علم میں اب بھی نمایاں فرق ہے۔ یہ خاص طور پر ڈیجیٹل حقوق کی جگہ سے باہر گروپوں کے بارے میں سچ ہے۔ اس علم تک رسائی وکلاء کی جلد متحرک ہونے کی صلاحیت کو تقویت دے گی، جیسا کہ نظام کے پہلے سے شروع ہو جانے کے بعد۔ مزید برآں، اداکاروں کو کام کرنے کے لیے درکار معلومات فراہم کرنے کے علاوہ، یہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو اصل بیان کردہ ضروریات کے مطابق مزید صورتوں میں ری ڈائریکٹ کرنے کے لیے ضروری تصوراتی فریم ورک کو تیار کرنے میں مدد کرے گا۔

اگرچہ حالیہ برسوں میں ڈیجیٹل شناخت پر کافی تحقیق اور وسائل تیار کیے گئے ہیں، لیکن اس میں سے زیادہ تر صرف انگریزی میں دستیاب ہے۔ اسی طرح، اس طرح کے وسائل اکثر بنیادی طور پر ان جگہوں پر گردش کرتے ہیں جہاں شرکاء پہلے سے تھیم سے واقف ہوتے ہیں۔ قابل رسائی ٹول کٹس اور گائیڈز کی ضرورت ہے، جو مختلف قسم کے قومی سیاق و سباق میں واقع لوگوں کے ذریعہ تخلیق کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اسٹریٹجک مشغولیت ضروری ہے کہ اس طرح کے مواد متنوع برادریوں تک پہنچ رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے، ڈیجیٹل شناخت کے معاملات پر سیاق و سباق پر مبنی، شراکتی تحقیق کی بھی ضرورت ہے، کیونکہ اسے مقامی علم کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ اداکاروں کو وکالت میں مشغول کرنے کے لیے متحرک کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

2. ڈیجیٹل شناخت کی وکالت کے لیے ضروری علمی انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال میں تعاون کریں

بہت سے میکانزم علم کے بنیادی ڈھانچے پر مشتمل ہوتے ہیں جو سول سوسائٹی کو کامیاب وکالت کے لیے درکار معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان میں معلومات کے حق سے متعلق قانون سازی، شفافیت اور انسداد بدعنوانی کے قوانین، پارلیمانی واچ ڈاگ کے اقدامات، تحقیقاتی صحافت، اور بہت کچھ شامل ہے۔ اس طرح کے قانونی آلات اور سول سوسائٹی کے اقدامات کو آگے بڑھانا، تعاون کرنا اور مضبوط ہونا چاہیے۔

سول سوسائٹی کے حامیوں کو ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی اصل افادیت اور تاثیر کے بارے میں ٹھوس اور مضبوط معلومات اور شواہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بنیادی ڈھانچہ افسانوں کو ختم کرنے کا مقصد بھی پورا کرتا ہے، جس سے سول سوسائٹی کی تنظیموں کو ڈیجیٹل شناخت "ڈاگ وِسلز" کی فوری شناخت کرنے کی اجازت ملتی ہے، جیسے کہ دھوکہ دہی کا مقابلہ کرنے اور خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے پر بیان بازی۔

3. ڈیجیٹل شناخت کے نظام سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والوں کے تجربات اور ایجنڈا کو وسعت دیں اور پیش کریں

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ساتھ پسماندہ برادریوں کے زندہ تجربات کو دستاویزی بنانا اور اس پر روشنی ڈالنا ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی کامیابی کا الزام لگانے والے بیانیے کا مقابلہ کرنے کا ایک لازمی طریقہ ثابت ہوا ہے۔ یہ کہانیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ایسے نظام جو آبادی کے صرف ایک حصے کے لیے کام کرتے ہیں وہ سماجی مسائل کے ہمہ گیر حل کے طور پر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ وکالت کی کوششوں کو تقویت دینے کے لیے ان تجربات کو دستاویزی بنانا، ان کی رسائی کو بڑھانا، اور ان گروپوں کی ضروریات

اور خواہشات کو شامل کرنے میں مدد کرنا ضروری ہے۔

4. مختلف سول سوسائٹی کے اداکاروں سے ملنے اور ڈیجیٹل شناخت کے مسائل پر تعاون کرنے کے لیے جگہوں کے قیام کی حمایت کریں

اس تحقیق کے متعدد شرکاء نے مزید جگہوں کی ضرورت کا اظہار کیا جس میں وہ ڈیجیٹل شناخت کے مسائل کے بارے میں بات چیت اور جان سکیں۔ درحقیقت، بہت سے شرکاء سے پہلی بار اس معاملے پر ان کے خیالات کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا۔ ایسی جگہیں شراکتی تحقیقی کوششوں کے ساتھ ساتھ قومی اور بین الاقوامی اتحاد کے قیام کی حمایت کے ذریعے تعمیر کی جا سکتی ہیں۔ ایسی جگہوں پر، سول سوسائٹی کے اداکاروں کو ایسے حالات کا تصور کرنے اور وضع کرنے کا موقع ملے گا جو انصاف پر مبنی ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی تخلیق میں معاون ہوں گے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہاں تک کہ اگر INGOs ان کوششوں کو فنڈز فراہم کر رہی ہیں یا ان کو فعال کر رہی ہیں، مقامی اور علاقائی اداکاروں کو قیادت کرنی چاہیے، کیونکہ وہ مقامی ترجیحات کے اظہار اور مقامی ایجنڈوں کی وضاحت کے لیے بہتر پوزیشن میں ہیں۔ مقامی ترجیحات کو سمجھنے کے لیے وقت نکالنا، مقامی، قومی اور علاقائی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے طریقے تلاش کرنا، ڈیجیٹل شناخت کے معاملے پر پائیدار وکالت کی کامیابی کے لیے ضروری ہوگا۔ طویل مدت تک ایسے نظاموں کی نگرانی کرنے کے قابل واچ ڈاگ تیار کرنے کے لیے بھی ایسا کام ضروری ہوگا۔ اہم بات یہ ہے کہ مقامی علمی ذخیروں کی موجودہ غیر موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ بین الاقوامی وکالت کی تنظیمیں اکثر مقامی وکالت کی ترجیحات کی تشکیل میں بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ مقامی تنظیموں کو متعلقہ علم تک رسائی حاصل ہے، انہیں اپنے خیالات کو بیان کرنے اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ساتھ اپنے تجربے میں جڑے اہداف تیار کرنے میں مدد مل سکتی ہے، اور اس طرح وہ مقامی سطح سے چلائی جانے والی مہموں میں قیادت حاصل کر سکتے ہیں۔

5. مقامی سول سوسائٹی اداروں کے لیے صلاحیت کی تعمیر میں معاونت

مقامی گروپوں اور تنظیموں کے لیے وسیع تر صلاحیت سازی کی وہ کوششیں بھی اہم ہیں جو ڈیجیٹل شناخت کے سلسلے میں بین الاقوامی ڈیجیٹل حقوق کے ایجنڈے سے منسلک نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، یہ اداکار اپنی برادریوں میں سب سے آگے ہیں، یہ انہیں منظم کرتے ہیں اور مدد فراہم کرتے ہیں، کیونکہ عمل درآمد سے مختلف گروہ متاثر ہوتے ہیں۔ وکالت اور مہم کی مہارتوں کے شعبوں میں ان کی صلاحیت کی ضروریات کا جواب دینا، نیز ان کی تھیم پر تکنیکی معلومات کو فروغ دینے میں مدد کرنا، اس بات کو یقینی بنانے کا ایک طریقہ ہے کہ منظم سول سوسائٹی کے وسیع تر حصے وکالت کی کوششوں میں زیادہ مؤثر طریقے سے حصہ لے سکتے ہیں۔

6. ڈیجیٹل شناخت کے نفاذ کی کامیابی کی وضاحت کرنے کے لیے متبادل اشارے پر زور دیں

بین الاقوامی تنظیموں اور فلیگ شپ فنڈرز کے پاس شناخت اسکیموں جیسے کہ ورلڈ بینک، اقوام متحدہ کی ایجنسیوں اور قومی حکومتوں کے حامیوں اور حامیوں پر اثر انداز ہونے کا اختیار ہے۔ انہیں اس طاقت کو ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے نفاذ کی کامیابی کی وضاحت کے متبادل طریقوں کی وکالت کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ مجموعی طور پر، میٹرکس سے تبدیلی کی ضرورت ہے جیسے کہ دوسرے اقدامات کی طرف جاری کردہ شناختی کارڈز کی تعداد جو انصاف پر مبنی عمل کو آگے بڑھا سکتی ہے۔ اس طرح کے اشارے کی کچھ مثالیں ہو سکتی ہیں:

- نظام کے ڈیزائن اور رول آؤٹ میں سول سوسائٹی کی شرکت۔
- حقوق کا حقیقی، قابل تصدیق احساس اور خدمات تک رسائی میں اضافہ، جیسا کہ محض نظام کے نفاذ یا رجسٹرڈ لوگوں کی تعداد کے برخلاف ہے۔
- نظام کے ڈیزائن کے حصے کے طور پر احتساب (مثلاً شکایات اور ازالے کے فریم ورک) اور شفافیت (مثلاً نجی شعبے کی شمولیت کے بارے میں معلومات تک رسائی) میکانزم کو شامل کرنا۔[17]
- نفاذ کے حصے کے طور پر اثرات کے جائزوں کی شمولیت جو سماجی انصاف کے اثرات (مثلاً انسانی حقوق کے اثرات کے سروے) کا جائزہ لیتے ہیں۔

17 اس کے پہلوؤں کا خاکہ سینٹر فار انٹرنیٹ اینڈ سوسائٹی کے ''گورننگ آئی ڈی: پرنسپلز فار ایویلیوایشن'' میں دیا گیا ہے۔ دیکھیں:
https://digitalid.design/evaluation-framework-02.html

اگرچہ کامیابی کے سب سے اہم اقدامات کے قابل مقدار ہونے کا امکان نہیں ہے، لیکن حکومتوں کو سول سوسائٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ میکانزم اور فریم ورک بنائیں تاکہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ممکنہ اثرات کا اندازہ لگایا جا سکے کہ پسماندہ برادریوں پر ان کے رول آؤٹ سے پہلے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

7. نچلی سطح کے اداکاروں اور متنوع اتحادوں کی طرف سے ڈیجیٹل شناخت ایڈووکیسی کے کام کی حمایت اور فنڈز فراہم کریں

آخر میں، ڈیجیٹل شناخت کی ریسرچ اور وکالت کے لیے سپورٹ اور فنڈنگ کی فراہمی، خاص طور پر نچلی سطح پر اور مقامی سول سوسائٹی کے اداکاروں کو فراہم کی گئی، بہت اہم ہے۔ یہ وہ تنظیمیں ہیں جو ان مسائل کو حل کرنے کے لیے براہ راست کام کرتی ہیں جن کی برادریاں ان نظاموں کے ساتھ تعامل میں نمائندگی کرتے ہیں، سب سے زیادہ شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ حکمت عملی پر مبنی قانونی چارہ جوئی کے لیے حمایت اہم ہے، ایسی نچلی سطح کی تنظیموں اور ایسے اتحادوں کے لیے براہ راست فنڈنگ فراہم کرنا جو اداکاروں کے متنوع سیٹ کو مربوط کرتے ہیں قومی سیاق و سباق میں پائیدار وکالت کو یقینی بنانے کا ایک طاقتور طریقہ ہو سکتا ہے۔

عام طور پر، INGOs میں مقامی گروپوں کی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے، ان کے ساتھ علم کا اشتراک کرنے، اور علاقائی اور مقامی تنظیموں کی اپنی شرائط پر وکالت کے کام میں مشغول ہونے کی صلاحیت کی حمایت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

ضمیمہ A:
طریقہ کار

اس پروجیکٹ کے لیے ہماری تحقیق میں ڈیسک ریسرچ، کمیونٹی کالز، اور دی انجن روم اور ملک میں آزاد محققین کے ذریعے کیے گئے انٹرویوز شامل تھے، جنہیں ان کے کام کے لیے ادائیگی کی گئی تھی۔

ڈیسک ریسرچ

ہماری ڈیسک ریسرچ نے ڈیجیٹل شناخت کے مسائل کے بارے میں ہمارے عمومی علم کو اپ ڈیٹ کرنے پر توجہ مرکوز کی، خاص طور پر اس علاقے میں وکالت کے ارد گرد لینڈ سکیپ میپنگ، اور ایک ایسا ادبی جائزہ تخلیق کرنے کی کوشش کی جس میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے تناظر میں انصاف، وکالت کی راہ میں حائل رکاوٹیں، وکالت کے طریقے شامل ہیں۔ اور حکمت عملی، اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو درپیش چیلنجز کی کم وسیع پیمانے پر زیر بحث مثالیں۔ اس تحقیق نے ہمیں اپنے کیس اسٹڈیز کے لیے ممالک کا انتخاب کرنے میں مدد کی، اور ہمیں انٹرویو کے لیے اہم افراد اور تنظیموں کی شناخت کرنے کی اجازت دی۔

کمیونٹی کالز

دنیا بھر سے وکالت کے تجربات حاصل کرنے کے لیے، ہم نے ایک شروعاتی کمیونٹی کال کی میزبانی کی اور تنظیموں کو مدعو کیا کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہونے کے لیے مقامی، علاقائی اور عالمی وکالت کی حکمت عملیوں پر بات کریں جو مختلف سماجی انصاف کی برادریوں کے ذریعے ڈیجیٹل شناخت کے نظام سے خطاب کرتے وقت استعمال کی جاتی ہیں۔ کمیونٹی کال نے ہماری کیس اسٹڈی کے ممالک میں کلیدی اداکاروں، اتحادوں اور نیٹ ورکس کا نقشہ بنانے میں ہماری مدد کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

پروجیکٹ کے تحقیقی مرحلے کے اختتام کی طرف، ہم نے ایک ویڈیو کمیونٹی کال کی میزبانی کی جس میں ان افراد اور تنظیموں نے شرکت کی جن کا یا تو ہم یا ہمارے اندرون ملک محققین نے انٹرویو کیا تھا۔ یہ کال انصاف سے چلنے والے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کا تصور کرنے پر مرکوز تھی۔ اس میں، ہم نے شرکاء کو یہ تصور کرنے کی ترغیب دی کہ ایک ڈیجیٹل شناخت کا نظام جو کہ فعال طور پر کمزور اور پسماندہ برادریوں کو مرکز بنا کر اور ان کی خدمت کرتا ہے کیسا نظر آئے گا۔

انٹرویوز اور فوکس گروپس

اپریل اور جولائی 2021 کے درمیان، ہم نے ڈیجیٹل شناخت کے نظاموں کے موضوع پر بین الاقوامی وکالت پر کام کرنے والے اداکاروں کے ساتھ چھ انٹرویوز کئے۔ ان انٹرویوز میں، ہم نے وکالت کے کام، تعاون، اور فنڈرز کے کردار سے متعلق مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ ہمارے اندرون ملک محققین نے اپنے انٹرویوز بھی کیے اور اپریل اور مئی 2021 کے درمیان فوکس گروپس کی میزبانی کی، اجتماعی طور پر 40 لوگوں کے انٹرویو کیے اور کل 13 فوکس گروپس مکمل کیے گئے۔ سیاق و سباق کے لحاظ سے شرکت کے لیے مختلف قسم کے تعاون کی پیشکش کی گئی تھی (مثلاً سفر کے لیے وظیفہ، انٹرویوز اور فوکس گروپس کے دوران وائی فائی کی فراہمی، کھانا اور ناشتہ)۔ اس میں شامل فریقین کی حفاظت اور کھل کر شرکت کی اجازت دینے کے لیے، تمام انٹرویو لینے والوں اور فوکس گروپ کے شرکاء کو اس رپورٹ میں گمنام کیا گیا تھا۔

ضمیمہ B: کیس اسٹڈی
پاکستان

طریقہ کار

پاکستان میں، زوم پر مبنی 12 انٹرویوز درج ذیل زمروں کے اراکین کے ساتھ کیے گئے: ڈیجیٹل شناخت کے نظام پر رپورٹنگ کرنے والے صحافی؛ ڈیجیٹل حقوق کی تنظیموں کے نمائندے؛ اور سول سوسائٹی کے اداکار جو ٹرانس جینڈر گروپس، پناہ گزینوں اور پسماندہ برادریوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ایک جواب دہندہ کال کے لیے دستیاب نہیں تھا، اور اس نے اس کے بجائے ایک تحریری سوالنامہ مکمل کیا۔ اس کے علاوہ، محقق نے دو فوکس گروپ ڈسکشنز منعقد کیں، ہر ایک دو گھنٹے تک جاری رہی، ہر معاملے میں چار سے پانچ شرکاء کے ساتھ۔ شرکاء میں انسانی حقوق کی روایتی تنظیموں کے نمائندے، کیمونٹی آرگنائزرز، خواتین کے حقوق کے کارکنان، مذہبی اقلیتیں اور معذور افراد شامل تھے۔ آخر میں، ایک جامع ڈیسک ریسرچ کا جائزہ مکمل کیا گیا جس میں اقلیتوں اور کمزور آبادیوں تک رسائی، سیکورٹی کے مسائل اور تیسرے فریق کو ڈیٹا کی فروخت، اور نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے نظام کے سلسلے میں ریاست کا کردار شامل تھے۔ .

پاکستان میں ایک اہم چیلنج نادرا کے نظام پر علمی تحریر یا سول سوسائٹی کی دستاویزات کی کمی ہے۔ اس طرح ہمارے محقق نے دیگر مقامی محققین، ماہرین تعلیم، اور صحافیوں سے بات کی تاکہ ان علاقوں میں موجودہ کام کا طور پر اندازہ لگایا جا سکے۔

فوکس گروپس میں، ہمارے محقق نے مختلف گروپس کو درپیش مختلف مسائل اور اخراج کا نقشہ تیار کرنے کی کوشش کی، اور اس کا استعمال فوکس گروپ کے شرکاء کو انصاف پر مبنی ڈیجیٹل شناخت کے متبادل وژن کا تصور کرنے میں مدد کرنے کے لیے کیا۔

پس منظر

نادرا کا نظام 2000 میں پاکستان کے رجسٹریشن کے عمل کو جدید بنانے کے مقصد کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ اس کے قیام کے نتیجے میں سٹیزن ڈیٹا بیس اور نیشنل ڈیٹا ویئر ہاؤس کا قیام عمل میں آیا - سابقہ پاکستانی شہریوں کے بارے میں وسیع معلومات پر مشتمل تھا، اور بعد میں دیگر عوامی ڈیٹا بیسز (نادرا آرڈیننس، 2000 - نادرا پاکستان، 2019) سے ہاؤسنگ کی معلومات۔ ہر رجسٹرڈ شہری کو ایک کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ (CNIC) جاری کیا گیا، جس میں انگلیوں کے نشانات اور ایک ڈیجیٹل تصویر کا مکمل سیٹ موجود تھا۔

بہت ساری سرکاری اور نجی خدمات کی نیویگیشن کے لیے CNIC کی ضرورت ہوتی ہے۔ سماجی بہبود کے پروگراموں اور ووٹنگ سے لے کر بینک اکاؤنٹ کھولنے، سم کارڈ حاصل کرنے، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی، اور تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال تک رسائی، CNIC روزمرہ کی زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان دعووں کے باوجود کہ رجسٹریشن رضاکارانہ ہے، نظام کی حقیقت رجسٹریشن کو ڈی فیکٹو لازمی بناتی ہے۔

وبائی مرض نے رجسٹریشن اور رسائی میں روشنی کے فرق کو سامنے لایا ہے۔ حکومت نے ایمرجنسی کیش پروگرام (زکریا، 2021)، کووڈ-19 ٹیسٹنگ، اور ویکسی نیشن (خورشید، 2021) کے تحت امدادی ادائیگیوں کی وصولی تمام تر سی این آئی سی رکھنے پر کی ہے، جس سے اخراج کے مضمرات خاص طور پر شدید اور ممکنہ طور پر مہلک بھی ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو نظام کا حصہ نہیں ہیں۔

1. سول سوسائٹی کے لیے تشویش کے اہم نکات کیا ہیں؟

جس حد تک ڈیجیٹل شناخت کا نظام روزمرہ کی زندگی میں سرایت کر چکا ہے، اس کے پیش نظر یہ حیران کن نہیں ہے کہ سول سوسائٹی کے گروپوں کی طرف سے ظاہر کیے گئے بنیادی خدشات رسائی اور حفاظت کے گرد گھومتے ہیں۔ نظام کی دور رس نوعیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کی اس سے رسائی کو بند کیا گیا ہے وہ بنیادی ضروریات تک رسائی کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، جب کہ نظام کے ذریعے جمع کیے گئے ڈیٹا کی وسیع مقدار نے اس خدشے کو جنم دیا ہے کہ حساس معلومات کو لیک ہونے اور ڈیٹا کی خلاف ورزیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

رسائی

پاکستان کی شمولیت کے تاریخی مسائل کو نادرا اور ڈیجیٹل شناختی نظام نے بڑھا دیا ہے۔ خواتین کو سائن اپ کرنے کے لیے مراعات

فراہم کرنے کی کوششوں کے باوجود - بشمول کم آمدنی والے گھرانوں کی خواتین سربراہوں کو مالی ترغیب دینے والی ریاستی پالیسی (ملک، 2014) - خواتین، ٹرانس جینڈر اور LGBTQIA+ کمیونٹیز، پناہ گزینوں اور نسلی افراد کے لیے اب بھی بہت سے چیلنجز باقی ہیں۔ اقلیتیں ہمارے انٹرویوز میں، مقامی باشندوں نے خواتین، خواجہ سراؤں، اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف جان بوجھ کر امتیازی سلوک کو بیان کیا جو بجائے خود نظام میں شامل ہے اور اسے نادرا تک رسائی کو چلانے اور اسے فعال کرنے کے ذمہ دار لوگوں کے ذریعہ نافذ کیا گیا ہے۔[18]

نادرا ایک پدرشاہانہ نظام ہے، جو خواتین کی CNIC تک رسائی کو ان کے مرد رشتہ داروں یا شوہر سے منسلک کرتا ہے۔ کارڈ کے لیے اندراج یا تجدید کرتے وقت، یا پہلے سے ریکارڈ شدہ معلومات میں چھوٹی تبدیلیاں کرتے وقت، خواتین بڑے اور چھوٹے ہر دونوں طریقوں سے مردوں پر انحصار کرتی ہیں۔ طلاق یافتہ خواتین اور اکیلی ماؤں، اپنے خاندانوں سے دور رہنے والی خواتین، اور پرتشدد گھرانوں سے فرار ہونے والوں کے لیے اس کے اہم نتائج ہیں، کیونکہ یہ افراد ریاستی وسائل تک رسائی سے قاصر ہیں۔ ایک انٹرویو لینے والے نے اندازہ لگایا کہ جن خواتین کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہے وہ 32 فوائد سے مستثنیٰ ہیں "بشمول بینک اکاؤنٹ تک رسائی، پاسپورٹ، مقامی اور بین الاقوامی سفر، سرکاری اسپتال سے دوائی، اور تعلیم - یہاں تک کہ اپنے بچے کو اسکول میں داخل کروانے کے لیے دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین کے شناختی کارڈ"۔[19]

شناختی کارڈ نہ ہونے کے سنگین نتائج کے باوجود، یہ خواتین ہیں جن کی نظام میں نمائندگی کم سے کم ہے، ایک اندازے کے مطابق 12.48 ملین خواتین کے پاس اس وقت شناختی کارڈ[20] سہں ہیں ۔ خواتین کے اس غیر رجسٹرڈ گروپ میں گھریلو ملازمین شامل ہیں جو شہروں میں کام کرتی ہیں اور اپنے دیہی اضلاع میں اپنے کارڈ کی تجدی[21]د کے لیے واپس سہں جا سکتیں اور دیہی علاقوں کی خواتین جو نادرا حکام کو شناختی کارڈ کے لیے اپنی تصاوی[22]ر لینے کی اجازت دینے سے ہچکچا رہی ہیں۔ جس طریقے سے ڈیجیٹل شناخت کا نظام موجودہ تعصبات کو برقرار رکھتا ہے اور رسائی میں نئی رکاوٹیں بھی پیدا کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خاص طور پر خواتین کے حقوق کے حامیوں سے متعلق تھا جن سے ہم نے بات کی تھی۔ یہاں تک کہ جب حکومت نے مردوں کو خواتین کو نادرا تک رسائی سے روکنے کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے، مثال کے طور پر بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) یا احساس نقد وظیفہ پروگرام جیسے اختراعی اقدامات کے ذریعے، وکلاء کا کہنا ہے کہ یہ بالواسطہ طریقے ہیں جو مسئلہ کی بنیادی وجوہات کو حل کرنے کے لیے ناکام رہے ہیں۔

Queer) جس کا لفظی مطلب اردو زبان میں 'عجیب' ہے (کمیونٹی کے لیے، رسائی کا مسئلہ امتیازی سلوک اور حساسیت کی کمی کی بنیاد پر ہے۔ اگرچہ ٹرانس اور خواجہ سرا[23] کے لوگوں کو اپنے شناختی کارڈ پر خود شناخت کا حق حاصل ہے، لیکن پھر بھی انہیں رجسٹریشن دفاتر میں بیوروکریٹس کے ساتھ باہمی تعامل میں امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انٹرویو لینے والوں نے کہا کہ کچھ ٹرانس جینڈر افراد اپنے کارڈ کے لیے درخواست دیتے وقت غیر انسانی تجربات سے گزرے ہیں۔ انہوں نے ایسے عہدیداروں کو بیان کیا جنہوں نے ٹرانس لوگوں کو رجسٹر کرنے کی کوشش کرنے پر ہنسا، اور ٹرانس کمیونٹی کے پیچیدہ مقامی نام کے بارے میں حساسیت اور بیداری کی کمی کو نوٹ کیا۔[24] اگرچہ ریاست نے ان لوگوں کے لیے انتظامات کیے ہیں جو "ہیجڑا" ڈھانچے کا حصہ ہیں - انہیں تیسری جنس "X" کے طور پر شناخت کرنے کی اجازت دیتے ہیں، مثال کے طور پر - جو لوگ ان زیادہ رسمی، ریاستی تسلیم شدہ ڈھانچے کا حصہ نہیں ہیں انہیں اکثر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رجسٹر کرنا، کیونکہ وہ مرد رشتہ داروں یا گورو

18 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو

19 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ

20 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ

21 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ

22 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ

23 صنفی شناخت کے لیے استعمال کی جانے والی ترجیحی اصطلاحات جو کہ ہیٹرو اور مرد، عورت ۔ خواجہ سرا سے ہٹ کر ہیں، پاکستان میں ان کو شدید مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ ملک میں نوآبادیات کی میراث کے پیش نظر، عالمی سطح پر استعمال ہونے والی بہت سی اصطلاحات صنف اور جنسیت کے مقامی منظر میں جگہ نہیں بناتی ہیں اور انہیں مقامی ہونے کی بجائے "مغربی" کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ "خواجہ سرا" ایک وسیع، چھتری والا اصطلاح ہے جو اس رپورٹ میں ان مقامی صنفی مختلف شناختوں کو سیاق و سباق کے لحاظ سے مخصوص انداز میں حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

24 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے

سے ضروری دستاویزات[25] فراہم نہیں کر سکے۔[26] پاکستان کی نسلی اقلیتوں کو بھی رسائی کے حوالے سے اہم مسائل کا سامنا ہے، نادرا کو ریاست کی جانب سے ان کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کے موقع کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ افغان مہاجرین پہلے شناخت کے متوازی نظام سے مشروط تھے، اور وہ حال ہی میں UNHCR کے تعاون سے دستاویزی تجدید اور معلومات کی تصدیق کی مشق کے حصے کے طور پر بائیو میٹرک ڈیٹا پر مشتمل شناختی کارڈ کے لیے اندراج کرنے کے قابل ہوئے ہیں (حکومت نے رجسٹریشن کا پہلا نیا ثبوت فراہم کیا ہے۔ افغان مہاجرین، 2021)۔ افغان نسل کے پاکستانی شہری بھی بعض اوقات اس جال میں پھنس جاتے ہیں، جنہیں پناہ گزینوں کا لیبل لگا کر ریاستی خدمات تک رسائی سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ ایک انٹرویو لینے والے نے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے پشتون برادری کے اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے افراد کو افغان مہاجرین کے طور پر غلط لیبل لگانے کی ایک بامقصد کوشش کو بیان کیا۔ اس کے بعد ان افراد کے CNICs کو منسوخ کرنے اور انہیں غیر رسمی بستیوں سے بے دخل کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا گیا۔[27] دیگر نسلی اقلیتوں، جیسے ہزارہ اور بنگالی کمیونٹیز کے ارکان کو بھی رسائی کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سول سوسائٹی ادارے کے ایک نمائندے نے یاد کیا کہ کس طرح نادرا اور اس کے ساتھ شناخت کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن ان کی کمیونٹی کے خلاف منظم امتیازی سلوک کا باعث بنی۔

بہت سے افراد نے اپنی تجدید کی درخواستوں کو بلاک دیکھا، اور نتیجتاً مخبراداروں سے اپنی شناخت کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوئے۔[28] چیلنج کا ایک حصہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل شناخت ک نظام بائنری شناختی ڈھانچے پر زور دیتے ہیں جو حقیقت کی عکاسی نہیں کرتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ زیادہ پیچیدہ شناختوں کے حامل افراد، جیسے کہ مہاجرین، کو ہاں/نہیں بائنری میں مناسب طریقے سے جگہ نہیں دی جاتی ہے۔ یہ خاص طور پر دوسرے ممالک میں پیدا ہونے والے تارکین وطن کے لیے درست ہے، نادرا ان کی اصل کی وجہ سے ان کی شہریت کی حیثیت کو تسلیم کرنے میں ناکام ہے۔[29] لچک کا یہ فقدان عنر متناسب طور پر ان افراد کو متاثر کرتا ہے جو پہلے سے ہی کمزور اور پسماندہ ہیں، جنہیں خدمات تک رسائی حاصل کرنے اور ان کے حقوق کی برقراری کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے وقت ریاست کی بنیاد پر امتیازی سلوک اور دیگر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دوسرے گروپس کے لیے، ڈیجیٹل شناخت کے نظام تک رسائی گھر کے قریب قوتوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، معذور افراد کے لیے، رسائی اور قابلیت کے بارے میں پہلے سے موجود خیالات ان کی رجسٹریشن کی صلاحیت میں مداخلت کر سکتے ہیں۔ معذوری کے حقوق کے حامیوں نے ہمیں ایسی مثالوں کے بارے میں بتایا جس میں معذور افراد کے خاندان کے افراد نے اپنے شناختی کارڈ کی ضرورت نہیں دیکھی، یا انہیں تعلیم یا روزگار جیسے مواقع تک رسائی کی ضرورت کے طور پر نہیں سمجھا۔[30] معذور افراد نے یہ بھی اشارہ کیا کہ نادرا کے دفاتر تک جسمانی رسائی حاصل کرنا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے۔ یہ مشکل ہے کیونکہ ناقابل رسائی عمارتیں اور مناسب ٹرانسپورٹ کی کمی معذوری کے شکار لوگوں کے لیے آزادانہ طور پر دفاتر تک رسائی مشکل بناتی ہے، اور ان کا خود اپنی وکالت کرنا کٹھن ہو جاتا ہے

حفاظت اور رازداری

مخصوص کمیونٹیز کے اندر محسوس کیے جانے والے رسائی سے متعلق خدشات حفاظت کے وسیع اور دور رس مسئلے سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ نادرا کے نظام کے اندر ذخیرہ شدہ ڈیٹا کو بڑے پیمانے پر ناکافی طور پر محفوظ سمجھا جاتا ہے - ایک ایسا نظریہ جس کی بنیاد ڈیٹا کو محفوظ رکھنے یا غلط استعمال کو روکنے میں حکومت کی تاریخی ناکامیوں پر مبنی اعتماد کی کمی ہے۔[31] نادرا کا نتری سے پرانا ڈیٹا کو سنبھالنے کا نظام 2001 میں بنایا گیا تھا، اور یہ نادرا کی اپنی سہولیات میں محفوظ مقامی سرورز پر مبنی ہے۔ یہ نظام بھی مرکزیت کا حامل ہے، جس سے حکومت کے لیے معلومات کے

25 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے

26 ہجرا کے ڈھانچے کے ان حصوں کے لیے، گرو نزرگ افزاد ہوتے ہیں جنہیں خاندان کا سربراہ تصور کیا جاتا ہے، جو اپنے شاگردوں کے ساتھ والدین جیسا تعلق برقرار رکھتے ہیں۔ مزید جاننے کے لیے دیکھیں: https://pulitzercenter.org/stories/pakistans-khawaja-siras-perspectives-identity۔

27 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے

28 نسلی اقلیتوں کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

29 عورتوں کے حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

30 معزوروں کے حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

31 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

مختلف ذرائع کے درمیان کراس حوالہ جات پیدا کرنا آسان ہو جاتا ہے، جبکہ اس نظام کو اس کی سلامتی کیلئے خطرہ بننے والے ہیکر کیلئے نسبتاً کمزور بنا دیتا ہے۔[32]

مزید برآں، جن ماہرین کے ساتھ ہم نے بات کی ہے انہوں نے نوٹ کیا کہ پرائیویسی حکومت کے لیے ترجیح نہیں ہے، نادرا کے کچھ اہلکار فعال طور پر ایسے اقدامات کی مزاحمت کر رہے ہیں جو ڈیجیٹل شناخت کے نظام[33] کے اندر پرائیویسی کو بہتر بنائیں گے۔ رازداری سے متعلق الجھن کا ایک حصہ اس بات کی وضاحت کی کمی سے پیدا ہوتا ہے کہ نادرا پر کون سے قوانین لاگو ہوتے ہیں، اور اس بارے میں غیر یقینی صورتحال ہے کہ آیا اسے سرکاری یا نجی ادارے کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔[34] تاہم، رازداری کی سب سے بڑی تشویش ڈیٹا کے تحفظ کے حوالے سے قانون سازی کی کمی ہے، یعنی ”دنیا کے سب سے بڑے مرکزی عوامی ڈیٹا بیسز میں سے ایک“ (Albasit, 2016) اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری قانونی تحفظات کا فقدان ہے کہ اس کا ڈیٹا محفوظ ہے۔ اس سے پاکستان میں بہت سے لوگ پریشان ہیں: نادرا کے نظام کے اندر ذخیرہ شدہ ڈیٹا کی حد - بائیو میٹرک تصدیقی معلومات سے لے کر ناموں، پتے، خاندانی درختوں، اور آبائی اضلاع کے ڈیٹ

تک - کا مطلب ہے کہ خلاف ورزی کا امکان انتہائی تشویشناک ہے، ممکنہ طور پر بہت زیادہ نقصان پہنچانے کے لیے۔[35]

بہت سے واقعات میں پاکستانی شہریوں کو یہ نہیں بتایا جاتا کہ ان کی معلومات کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے۔ نادرا کا زیادہ تر حصہ عوام کی باخبر رضامندی کے بغیر کام کرتا ہے، اور اس بارے میں کسی انکشاف کے بغیر کہ ڈیٹا کون استعمال کرے گا، ڈیٹا کس لیے استعمال کیا جائے گا، یا ڈیٹا تک رسائی کی اجازت کیسے دی گئی ہے۔[36] نادرا کو حکومت کی جانب سے عوامی خدمات کے ممکنہ فائدہ

32 ڈیجیٹل حقوق پر کام کرنے والے ٹکنالوجی ماہر کے ساتھ انٹرویو سے۔

33 سماجی انصاف پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

34 سماجی انصاف پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

35 ڈیجیٹل حقوق پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

36 ڈیجیٹل حقوق پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

اٹھانے والوں کی شناخت سے لے کر ایسے افراد کو تلاش کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے جو ٹیکس کے تابع ہو سکتے ہیں۔[37] ایک انٹرویو لینے والے نے نظام کے اندر گمنامی کی حد کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا، اس لیے کہ اسے افراد کی شناخت کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ عوام میں صرف اس لیے عدم اعتماد اور بے چینی بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ نادرا کے اندر ذخیرہ شدہ معلومات کے استعمال کے بارے میں سوالات کو حل نہیں کیا جا سکتا، اور سیکیورٹی اور رازداری کے مسائل باقی ہیں۔[38]

2. وکالت کیسی نظر آتی ہے؟

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ارد گرد وکالت تاریخی طور پر فطرت میں رد عمل کا مظاہرہ کرتی رہی ہے، جو ایک پائیدار اور جامع گفتگو کی تشکیل کے بجائے نظام کے مخصوص پہلوؤں کا جواب دیتی ہے۔ عام طور پر انتخابات کے آس پاس وکالت کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے، جس میں ووٹ ڈالنے کے لیے CNIC کی ضرورت ہوتی ہے، اور حال ہی میں وبائی مرض کے جواب میں ایسا کیا گیا ہے، کیونکہ ویکسینیشن کی کوششوں کو بھی ڈیجیٹل شناخت کے نظام سے جوڑ دیا گیا ہے۔[39]

پرائیویسی اور ڈیٹا کے تحفظ کے بارے میں بے ساختہ وکالت اور بات چیت ڈیٹا لیک ہونے کی خبروں کے ارد گرد پھیلی ہے، لیکن اس طرح کی بات چیت شاذ و نادر ہی برقرار رہتی ہے، اور ابھی تک NADRA پر مرکوز ڈیجیٹل حقوق کی زیادہ مضبوط تحریک کی شکل اختیار کرنا باقی ہے۔

مہم کے دو اہم حصے سامنے آئے ہیں: پہلا زیادہ تر ڈیجیٹل حقوق کی تنظیموں کی طرف سے شروع کیا جاتا ہے، اور نظام کے تکنیکی پہلوؤں جیسے پرائیویسی اور ڈیٹا کے تحفظ پر توجہ مرکوز کرنا؛ اور دوسرا جس میں سماجی انصاف کے مسائل جیسے کہ نظام تک رسائی پر کام کرنے والی تنظیمیں اور کارکن شامل ہوں۔ صحافیوں اور وکلاء نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے، جس میں ڈیٹا لیکس اور نگرانی کرنے والی ٹیکنالوجی کے بارے میں سابقہ رپورٹنگ، اور بعد ازاں

37 ڈیجیٹل حقوق پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

38 ڈیجیٹل حقوق پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

39 ڈیجیٹل حقوق پر مرکوز صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

انفرادی کیسز پر، جن میں CNICs کو منسوخ کر دیا گیا ہے، مقدمہ چلانا شامل تھا۔

ہماری تحقیق میں انفرادی ایجنسی کے عملے کے ساتھ زیادہ مقامی مصروفیت کے متعدد واقعات بھی پائے گئے، جن میں پسماندہ برادریوں کے ارکان نے اپنی مخصوص ضروریات کی وکالت کی ہے اور عملے کو حساس بنانے میں مدد کی ہے۔

تاہم، وسیع پیمانے پر مشترکہ وکالت نایاب رہی ہے، جزوی طور پر مختلف گروہوں کی مختلف ترجیحات کی وجہ سے، جس نے مربوط پیغامات کو تیار کرنا مشکل بنا دیا ہے۔[40] مجموعی طور پر نظام پر سوال اٹھانا مشکل ثابت ہوا ہے کیونکہ سرکاری خدمات تک رسائی ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ساتھ اس قدر پیچیدہ ہے۔ اس طرح کے حالات کے جواب میں، پاکستان میں زیادہ تر وکالت رسائی کے مسائل پر اکٹھی ہو گئی ہے۔ روایتی حقوق کی تنظیمیں اب تک وسیع تر مواقع اور مساوات کے خدشات پر مرکوز وکالت میں نسبتاً غیر ملوث رہی ہیں، اور اس کے بجائے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے معاملے کے ارد گرد اپنی مہمیں ترتیب دی ہیں۔[41] اس نے چھوٹی، عام طور پر کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کو ڈیجیٹل شناخت کے نظام میں شمولیت کے ارد گرد وکالت کا زیادہ تر کام کرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ بہت کم تعاون ہو رہا ہے۔ اس کے بجائے، صحافی، حقوق کے گروپ، کمیونٹی گروپس، اور اسی طرح زیادہ تر الگ تھلگ کام کرتے ہیں۔ تاہم، بہت سے انٹرویو لینے والوں نے ایک مربوط اور باہمی تعاون پر مبنی نقطہ نظر کی ضرورت کا حوالہ دیا۔ مثال کے طور پر، صحافی اور دیگر میڈیا سے واقف افراد متعلقہ مسائل کو زیادہ قابل رسائی انداز میں پہچانے میں مدد کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

وکالت کے ذریعہ استعمال کردہ حکمت عملی اور طریقے اس طرح کے کام سے وابستہ خطرات کی وجہ سے محدود ہیں۔ پاکستانی حکومت ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو قومی سلامتی کے مسئلے کے طور پر دیکھتی ہے، اور اس نظام سے متعلق کسی بھی سوال کو بغاوت اور بے وفائی قرار دیتی ہے۔ نتیجے کے طور پر، کچھ تنظیموں نے کم سیاسی طور پر خطرناک سرگرمی کے طور پر نمائندوں کے ساتھ براہ راست کام کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے۔

3. چیلنجز

پاکستان میں وکالت کے لیے کثیر الجہتی چیلنجز ہیں، جن میں حفاظت سے متعلق رکاوٹیں، تحقیق اور معلومات کی کمی، اور ملک میں بنیادی حقوق کی کم سے کم بنیاد ہے۔

حفاظت

نادرا ایک انتہائی سیاسی نظام ہے، ایک حقیقت جو شہریوں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے لیے اس پر سوال کرنے یا تنقید کرنے کے مواقع کو محدود کرتی ہے۔[42] قومی سلامتی اور انسداد دہشت گردی کی کوششوں کے ساتھ نادرا کے نظام کے ریاستی اتحاد نے حکومت کو نظام پر تنقید کرنے والوں کو فعال طور پر سزا دینے پر مجبور کیا ہے۔ نوآبادیاتی دور کے مبہم قوانین کی مدد سے جو ریاست مخالف سرگرمی کی تشریح کے لیے[43] وسیع گنجائش چھوڑتے ہیں اور نادرا کی وسیع رسائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، ریاست بولنے والوں کے تمام خاندانوں کو اجتماعی سزا دینے کے قابل ہے۔ ہمارے انٹرویو لینے والوں نے ایسی مثالیں بیان کیں جن میں حکومت نے ان کی وکالت کے جواب میں کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے CNICs منسوخ کر دیے ہیں، یہ ایک ایسی سزا ہے جو مؤثر طریقے سے متاثر ہونے والوں کو ضروری خدمات سے محروم کر دیتی ہے۔[44]

وکلاء کی سلامتی کو لاحق خطرات نے بڑے پیمانے پر اجتماعی کارروائی کو ناقابل یقین حد تک مشکل بنا دیا ہے۔ حکمت عملی اور قانونی چارہ جوئی جیسے طریقے — جو کہ دوسرے سیاق و سباق میں خاص طور پر کامیاب ثابت ہوئے ہیں جن میں سول سوسائٹی کی تنظیموں نے ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو چیلنج کیا ہے — خطرناک ہیں، اس لیے کہ اس طرح کی قانونی چارہ جوئی وکلاء کو ریاستی کارروائی

40 وط پیغامات کو تیار کرنا مشکل بنا دیا ہے۔

41 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

42 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

43 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

44 ڈیجیٹل حقوق کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

کے لیے بے نقاب کر سکتی ہے۔[45] ہم نے اپنی تحقیق میں مشاہدہ کیا ہے اور انٹرویو لینے والوں سے نظام کو مکمل طور پر لینے کے بجائے افراد کی مدد کرنے کو ترجیح دی ہے، تاکہ نظام کو براہ راست چیلنج کرنے کے طور پر دیکھا جانے سے بچا جا سکے۔ سیکورٹی چیلنج کی شدید نوعیت کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس طرح کے خطرات کے سرد اثر کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔[46]

تحقیق اور علم

ڈیجیٹل شناخت کے نظام پر تحقیق اور معلومات کی کمی کی وجہ سے سول سوسائٹی کی وکالت کی کمی مزید بڑھ گئی ہے۔ گہرائی سے تحقیق اور معلومات کے بغیر، ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی پیچیدگیوں کے مبہم رہنے کا امکان ہے، اور اس طرح اس کو للکارا نہیں جا سکتا ہے - ایک ایسی صورتحال جو حکومت کے نظام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے والے افراد کو پتھر مارتی ہے۔[47] انٹرویو لینے والوں نے اشارہ کیا کہ حکومتی نمائندے اس معاملے پر دفاعی انداز میں ہیں، اور جب پوچھا گیا تو وہ نظام کے بارے میں تفصیلات فراہم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ درحقیقت صحافیوں کا کہنا تھا کہ نادرا سے متعلق سوالات یا خبروں کے جواب میں حکومتی نمائندے سے اقتباس حاصل کرنا بھی مشکل تھا۔ مزید برآں، حکومت کی جانب سے تاخیری یا ٹال مٹول سے متعلق جوابات مسئلے کا صرف ایک نکتہ ہیں۔ صحافیوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کے کام پر انہوں نے مخبر ایجنسیوں کا سامنا کیا ہے، اور ان کی شہریت منسوخ کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔[48] ان حالات کی وجہ سے کارکنوں کے لیے نادرا سے متعلق مسائل کی نشاندہی کرنا اور ان پر بات کرنا، یا نظام کے مخصوص پہلوؤں کو چیلنج کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ حد سے زیادہ وسیع وکالت کی طرف مائل ہوا ہے جس کو ایک مستقل بحث میں بیان نہیں کیا جا سلتا ہے۔ تاہم، یہاں تک کہ اگر اس طرح کی تحقیق دستیاب ہوتی، تو اس طرح کی معلومات کے ساتھ کام کرنے کا انحصار ڈیجیٹل اور تکنیکی خواندگی کی بنیادی سطح پر ہوتا ہے — وہ علم جس کے بارے میں ملک کی عام آبادی بہت کم جانتی ہے۔[49] ڈیجیٹل شناخت کے نظامی پیچیدگیوں یا رازداری[50] جیسے تجریدی تصورات کی اہمیت کو سمجھنا بہترین حالات میں مشکل ہے، لیکن یہ دیکھتے ہوئے کہ نادرا کے متعارف ہونے سے قبل زیادہ تر آبادی کے پاس سرکاری شناخت کی کمی تھی، یہ واضح ہے کہ ایک قابل قدر معلومات کا خلا موجود ہے۔[51] اس طرح سول سوسائٹی کو لوگوں کو تعلیم اور ترغیب دونوں دینے میں ایک مشکل جنگ کا سامنا ہے۔[52]

پاکستانی حکومت نے ڈیجیٹائزیشن کے لیے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا ہے، مثال کے طور پر سمارٹ شہروں کی منصوبہ بندی کرکے اور ان رابطوں کو جوڑنے کے لیے ایک "ڈیجیٹل پاکستان" اقدام تیار کرنا۔ لیکن یہ ان نظاموں کے اندر قانون سازی کے تحفظات، شفافیت، یا جوابدہی کے مطابق نہیں ہے۔ حقوق کی ضمانت کے بغیر، اس علاقے میں وکالت پیچھے ہٹ رہی ہے جب کہ ڈیجیٹل انقلاب بلا روک ٹوک جاری ہے۔

4. سیکھے گئے اسباق

یہاں تک کہ یہاں بیان کیے گئے بے پناہ مقابلوں کے باوجود، ٹرانس کمیونٹی اور یتیم خانوں میں بچوں کے لیے بہت کم توجہ مرکوز کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ دونوں صورتوں میں سول سوسائٹی اداروں کی وکالت اہم ثابت ہوئی، ایک کیس میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ ٹرانس افراد کو CNIC (علی، 2017) کے لیے رجسٹر کرنے کے لیے خاندان کے افراد کے دستاویزات فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح، سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یتیم خانے خود بچوں کو اپنی دیکھ بھال میں رجسٹر کر سکتے ہیں (اقبال، 2014)۔ متعلقہ دونوں گروپوں کے لیے، یہ نادرا کے نظام تک زیادہ رسائی کی جانب ایک اہم قدم رہا ہے۔ تاہم، یہ ناقابل تردید کامیابیاں ڈیجیٹل شناخت کے نظام، سے متعلق موجودہ اور ابھرتے ہوئے مسائل کی وجہ سے کم ہیں۔

45 سماجی انصاف پر کام کرنے والے صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

46 پرائیوسی کے حقوق پر مرکوز ایکڈیمک کے ساتھ انٹرویو سے۔

47 ڈیجیٹل حقوق پر کام کرنے والے صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

48 پرائیوسی حقوق پر کام کرنے والے صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

49 پرائیوسی حقوق پر کام کرنے والے صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

50 سماجی انصاف پر کام کرنے والے صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

51 سماجی انصاف کی تنظیم کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو سے۔

52 ڈیجیٹل حقوق پر کام کرنے والے صحافی کے ساتھ انٹرویو سے۔

ضمیمہ C: ڈیجیٹل شناخت کے نظام کی خصوصیات کے لیے وکالت کی سفارشات

ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے ڈیزائن اور خصوصیات پر توجہ مرکوز کرنے والی وکالت زیادہ تر پالیسی پر مبنی ہے۔ اس کام کا مقصد بات چیت کی شکل دینا اور ڈیجیٹل شناخت کے نظام بنانے، ریگولیٹ کرنے اور لاگو کرنے کے بارے میں مشورہ دینا ہے۔ یہ اکثر مخصوص شناختی نظاموں میں تبدیلیاں تجویز کرنے کے بجائے خلاصہ میں ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے لیے وسیع البنیاد سفارشات کو شامل کرتا ہے۔ اس کا مقصد پالیسی سازوں کو اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو تیار کرنے کے لیے اپنے طریقوں میں ایسی تجاویز کو شامل کریں۔

اس سلسلے میں اکثر سامنے آنے والی چند اہم سفارشات میں درج ذیل شامل ہیں:

1. ای- شناخت کے نظام کے متبادل فراہم کریں۔

- اپٹ ان سسٹمز (Access Now، 2018) استعمال کریں جو صارفین کو یہ فیصلہ کرنے کی اہلیت دیتے ہیں کہ آیا وہ ڈیجیٹل کو اپنانا چاہتے ہیں۔ ایسا طریقہ ان لوگوں کو سزا نہیں دے گا جو اسے اپنانا نہیں چاہتے ہیں۔
- متبادلات کو ڈیزائن کرنے کے لیے سوچ سمجھ کر اور جامع انداز اختیار کریں۔ اس میں ان افراد کے لیے اختیارات شامل ہونے چاہئیں جو عمر یا پیشے جیسے عوامل کی وجہ سے بائیو میٹرک ڈیٹا فراہم نہیں کر سکتے (Access Now، 2018)۔

2. عوامی مشاورت اور آؤٹ ریچ میں مشغول ہوں۔

- نفاذ کنندگان کو ڈیجیٹل شناخت کے نظام کو متعارف کرانے سے پہلے بڑے پیمانے پر عوامی مشاورت کے عمل کو انجام دینا چاہیے۔ اس عمل کو شفافیت کے ذریعے شرکت اور اعتماد سازی کو ترجیح دینی چاہیے (Omidyar Network, 2019)۔
- ترقی کے عمل میں ماہر کی مشاورت شامل ہونی چاہیے، بشمول آزاد تکنیکی ماہرین اور سیکیورٹی ماہرین کی آراء (Ferreyra, 2020)۔

3. جان بوجھ کر ڈیزائن، یا ڈیزائن کے لحاظ سے رازداری کا عمل استعمال کریں۔

- ان ڈیزائن کی حکمت عملیوں کا مقصد صارفین کو نظام کے افعال کی زیادہ سے زیادہ نگرانی دے کر نگرانی کو روکنا ہے، مثال کے طور پر غیر مجاز معلومات کے اشتراک کو روکنے کے لیے تصدیقی ریکارڈ کے استعمال کے ذریعے (Kak et al., 2020)۔
- نظام میں ڈیٹا کے استعمال کی واضح پالیسیاں ہونی چاہئیں، خاص طور پر نجی شعبے کے ذریعے معلومات کے استعمال کے حوالے سے۔
- وکندریقرت ڈیٹا اسٹوریج کے ذریعے «پرائیویسی بذریعہ ڈیزائن» پر زور دینا مفید ہے۔
- سسٹمز کو کھلے معیارات کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ وینڈر اور ٹیکنالوجی کی غیرجانبداری کو یقینی بنایا جانا چاہیے (جیلب اینڈ میٹز، 2017)۔
- نظام کو کم ربط سازی ماحول میں فعالیت کو برقرار رکھنے کے لیے ڈیزائن کیا جانا چاہیے، تاکہ رسائی کو یقینی بنایا جا سکے۔

4. ایک مضبوط ڈیٹا کی حفاظت کا ڈھانچہ بنائیں۔

- ڈیجیٹل شناخت کے نظام کے اندر محفوظ کردہ حساس ڈیٹا کی حفاظت کے لیے پرائیویسی کا مضبوط ڈھانچہ ضروری ہے
- متعلقہ قوانین کو نافذ کرنے کے ذرائع کے ساتھ ازالے کے واضح طریقہ کار اور حفاظتی اقدامات کیے جائیں (Kak et al., 2020)۔
- نظام کو تکنیکی طور پر بیرونی تکنیکی ماہرین کے ذریعے آڈٹ کیا جانا چاہیے (Kak et al., 2020)۔

5. جگہ پر واضح حدود رکھو۔

- ڈیٹا اکٹھا کرنا، خاص طور پر بائیو میٹرک ڈیٹا کو کم سے کم کیا جانا چاہیے (ایکسس ناؤ، 2018)۔
- ڈیٹا کو کس طرح استعمال، اس تک رسائی، اشتراک اور ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اس بارے میں واضح پیرامیٹرز رکھے جائیں (بھنڈاری وغیرہ، 2020)۔
- ڈیٹا کی خلاف ورزیوں اور شناخت کی چوری کے خطرے کو کم کرنے اور ریاستی طاقت کے ممکنہ غلط استعمال کو محدود کرنے کے لیے دائرہ کار کو محدود کریں (بھنڈاری وغیرہ، 2020)۔

حوالہ جات

عب دی، اے پی (2021، جون 7)۔ Kisah Transgender Bisa Punya E-KTP: Terkendala Stigma & Birokrasi۔ Tirto.id. 28 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://TIRTO.ID/KISAH-TRANSGENDER-BISA-PUNYA-E-KTP-TERKENDALA-STIGMA-BIROKRASI-GGCI
سے حاصل کیا گیا

ACcess Now۔ (2018)۔ قومی ڈیجیٹل شناختی پروگرام: آگے کیا ہے؟ ابھی رسائی حاصل کریں۔
HTTPS://WWW.ACCESSNOW.ORG/CMS/ASSETS/UPLOADS/2019/11/DIGITAL-IDENTITY-PAPER-NOV-2019.PDF

ACcess Now۔ (2021، جولائی 30)۔ جمیکا کا NIDS بل: انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے اب بھی وقت ہے۔ (2021، جولائی 30)۔ ابھی رسائی حاصل کریں۔
HTTPS://WWW.ACCESSNOW.ORG/JAMAICA-NIDS-BILL-HUMAN-RIGHTS-RECOMMENDATIONS-DISMISSED/

اڈا لیولیس انسٹی ٹیوٹ۔ (2021، مئی 10)۔ ویکسین پاسپورٹ کے لیے چیک پوائنٹس۔ اڈا لیولیس انسٹی ٹیوٹ۔
HTTPS://WWW.ADALOVELACEINSTITUTE.ORG/REPORT/CHECKPOINTS-VACCINE-PASSPORTS-EXEC-SUMMARY/

ان صاف اور انسانی حقوق کے وکیل۔ (2021، مئی 17)۔ انڈونیشیا: ٹرانس خواتین کو CoVID-19 ویکسین تک رسائی میں امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ بین الاقوامی کمیشن آف جیورسٹ۔
HTTPS://WWW.ICJ.ORG/INDONESIA-TRANS-WOMEN-FACE-DISCRIMINATION-IN-ACCESS-TO-COVID-19-VACCINES/

اف غان ماؤں کے نام بچوں کے شناختی کارڈ پر شامل کیے جائیں۔ (2020، ستمبر 18)۔ بی بی سی خبریں.
HTTPS://WWW.BBC.COM/NEWS/WORLD-ASIA-54018913

ALbasit, S. J. (2016، اکتوبر 17)۔ کیا نادرا آپ کا بائیو میٹرک ڈیٹا محفوظ رکھتا ہے؟ ڈان
HTTP://WWW.DAWN.COM/NEWS/1290534

عل ی، بی (2017، اگست 30)۔ خواجہ سراء جن کے والدین کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں وہ اب شناختی کارڈ حاصل کر سکتے ہیں: نادرا ڈان کی. 18 اکتوبر 2021 کو حاصل کیا گیا،
HTTPS://WWW.DAWN.COM/NEWS/1354833

بار، ایچ (2020، ستمبر 18)۔ افغان خواتین اپنی شناخت کی جنگ جیت رہی ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ.
HTTPS://WWW.HRW.ORG/NEWS/2020/09/18/AFGHAN-WOMEN-WIN-FIGHT-THEIR-OWN-IDENTITY

بھ نڈاری، وی.، تریکاناد، ایس.، اور ینیپہا، اے (2020، 22 جنوری)۔ ڈیجیٹل شناخت: ڈیزائن اور استعمال - گورننگ ID: ڈیجیٹل شناخت کی تشخیص کے لیے ایک فریم ورک۔ سینٹر فار انٹرنیٹ اینڈ سوسائٹی، انڈیا۔
HTTPS://DIGITALID.DESIGN/EVALUATION-FRAMEWORK-02.HTML

بھ ویال، اے (این ڈی) آدھار صرف رازداری کے بارے میں نہیں ہے۔ حکومت کو سپریم کورٹ میں 30 چیلنجز کا سامنا ہے۔ تار. 27 اگست 2021 کو
HTTPS://THEWIRE.IN/GOVERNMENT/AADHAAR-PRIVACY-GOVERNMENT-SUPREME-COURT
سے حاصل کیا گیا

BItzionis, T. (2020، مارچ 31)۔ جمیکا کا مقصد کوویڈ 19 کے درمیان قومی شناختی نظام کو تیز کرنا ہے۔ بایومیٹرکس تلاش کریں۔
HTTPS://FINDBIOMETRICS.COM/JAMAICAN-GOVERNMENT-AIMS-FAST-TRACK-NATIONAL-IDENTIFICATION-SYSTEM-HELP-COVID-19-AID-033103/

براؤن، اے ایم (2017)۔ ہنگامی حکمت عملی۔ اے کے پریس۔

برٹ، سی (2020، 12 نومبر)۔ بائیو میٹرکس 2025 تک شناخت کی توثیق کی مارکیٹ کی ترقی کو $15.8B تک لے جائے گا۔ بائیو میٹرک اپ ڈیٹ۔
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/202011/BIOMETRICS-TO-LEAD-IDENTITY-VERIFICATION-MARKET-GROWTH-TO-15-8B-BY-2025

برٹ، سی (2021، فروری 22)۔ بائیو میٹرک ہیلتھ پاس اسٹینڈرڈائزیشن کی دوڑیں نفاذ کی گھڑی کے خلاف۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/202102/BIOMETRIC-HEALTH-PASS-STANDARDIZATION-RACES-AGAINST-IMPLEMENTATION-CLOCK

کی پیبل، ای (2019، اپریل 14)۔ 'NIDS نے مجھے غلامی کی یاد دلائی‹ - چرچ کے گروپ شناختی قانون کی منسوخی پر خوش ہیں۔ گلینر۔
HTTPS://JAMAICA-GLEANER.COM/ARTICLE/NEWS/20190414/NIDS-REMINDED-ME-SLAVERY-CHURCH-GROUPS-REJOICE-IDENTITY-LAW-ANNULMENT

کی پیبل، ای (2021، اپریل 3)۔ عوامی محافظ کا کہنا ہے کہ NIDS ڈیٹا دبنگ ہے۔ گلینر۔
HTTPS://JAMAICA-GLEANER.COM/ARTICLE/NEWS/20210403/PUBLIC-DEFENDER-SAYS-NIDS-DATA-TROVE-OVERBEARING

تع اون کے لیے اتپریرک۔ (این ڈی) کیس اسٹڈی: کینیا کا بائیو میٹرک شناخت سسٹم۔ 30 اگست 2021 کو حاصل کیا گیا،
HTTPS://CATALYSTSFORCOLLABORATION.ORG/CASE-STUDY-KENYAS-BIOMETRIC-ID-SYSTEM/

COVID-19 اور ڈیجیٹل حقوق۔ (این ڈی) الیکٹرانک فرنٹیئر فاؤنڈیشن۔
HTTPS://WWW.EFF.ORG/ISSUES/COVID-19

COVID-19 ڈیجیٹل شناختی کارڈ کے معاملے کو مضبوط کرتا ہے۔ (2020، 5 ستمبر)۔ دی اکانومسٹ۔
HTTPS://WWW.ECONOMIST.COM/LEADERS/2020/09/05/COVID-19-STRENGTHENS-THE-CASE-FOR-DIGITAL-ID-CARDS

ڈی ئرڈن، این (2021، ستمبر 30)۔ ویکسین نسل پرستی: عالمی جنوبی جنگ لڑتا ہے۔ الجزیرہ نے 18 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://WWW.ALJAZEERA.COM/OPINIONS/2021/9/30/VACCINE-APARTHEID-THE-GLOBAL-SOUTH-FIGHTS-BACK
سے حاصل کیا

D›Ignazio, C. & Klein, L. F. (2020)۔ ڈیٹا فیمینزم۔ دی ایم آئی ٹی پریس۔

EKen, M. (2019، دسمبر 19)۔ کینیا کے ڈیجیٹل شناخت کے نظام پر دوبارہ غور کرنا۔ اوپن سوسائٹی جسٹس انیشی ایٹو۔
HTTPS://WWW.JUSTICEINITIATIVE.ORG/VOICES/KENYAS-CONTROVERSIAL-DIGITAL-ID-SCHEME-FACES-PUSH-BACK

EU صدور سفر کے لیے EU ویکسین پاسپورٹس پر باقاعدہ طور پر دستخط کرتے ہیں۔ (2021، جون 14)۔
SCHENGENVISAINFO.COM۔
HTTPS://WWW.SCHENGENVISAINFO.COM/NEWS/EU-PRESIDENTS-OFFICIALLY-SIGN-REGULATION-ON-EU-VACCINE-PASSPORTS-FOR-TRAVEL/

FErreyra, E. (2020)۔ لاطینی امریکہ میں چہرے کی شناخت: عوامی مقامات کو بڑے پیمانے پر نگرانی سے بچانے کے لیے انسانی حقوق پر مبنی قانونی فریم ورک کی طرف۔ گلوبل کیمپس لاطینی امریکہ - کیریبین۔
HTTP://DOI.ORG/20.500.11825/1624

فاکس گلوو۔ (2020، مارچ 9)۔ کینیا سے الہام: نیوبین رائٹس فورم۔ فاکس گلوو۔
HTTPS://WWW.FOXGLOVE.ORG.UK/2020/03/09/INSPIRATION-FROM-KENYA-THE-NUBIAN-RIGHTS-FORUM/

GElb, A., & Metz, A. D. (2017)۔ شناختی انقلاب: کیا ڈیجیٹل شناخت کو ترقی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے؟ مرکز برائے عالمی ترقی۔
HTTPS://WWW.CGDEV.ORG/SITES/DEFAULT/FILES/IDENTIFICATION-REVOLUTION-CAN-DIGITAL-ID-BE-HARNESSED-DEVELOPMENT-BRIEF.PDF

گڈون، ایل (این ڈی) قانونی بااختیار بنانا: جامع، غیر امتیازی شناختی نظام کو فروغ دینا۔ نماتی۔

حک ومت پاکستان اور قومی احتساب بیورو۔ (2002)۔ قومی انسداد بدعنوانی حکمت عملی (NACS)۔

GUo, E. & Noori, H. (2021، 30 اگست)۔ یہ افغان بائیو میٹرک ڈیٹا بیس کی اصل کہانی ہے جو طالبان کو چھوڑ دیے گئے تھے۔ MIT ٹیکنالوجی کا جائزہ۔
HTTPS://WWW.TECHNOLOGYREVIEW.COM/2021/08/30/1033941/AFGHANISTAN-BIOMETRIC-DATABASES-US-MILITARY-40-DATA-POINTS/

ہرسی، ایف (2021، جولائی 16)۔ لاکھوں افراد کو خارج کر دیا گیا کیونکہ یوگنڈا ہنگامی کوویڈ ویلفیئر کے

لیے قومی ڈیجیٹل شناخت سسٹم استعمال کرتا ہے۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔ 28 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/202107/
MILLIONS-EXCLUDED-AS-UGANDA-USES-NATIONAL-
DIGITAL-ID-SYSTEM-FOR-EMERGENCY-COVID-WELFARE
سے حاصل کیا گیا

ہرسی، ایف (2021، جولائی 23)۔ اقوام متحدہ نے ماریشس کے شناختی کارڈز پر بائیو میٹرک ڈیٹا ذخیرہ کرنے سے پرائیویسی کی خلاف ورزی کی ہے۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔ 28 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/202107/
UN-FINDS-STORING-BIOMETRIC-DATA-ON-
MAURITIUS-ID-CARDS-VIOLATES-PRIVACY
سے حاصل کیا گیا

پارلیمنٹ کے ایوان، جمیکا۔ (این ڈی) «قومی شناخت اور رجسٹریشن ایکٹ، 2020» کے عنوان سے بل پر غور و خوض پر مشترکہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ۔ 29 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://JAPARLIAMENT.GOV.JM/ATTACHMENTS/
ARTICLE/2428/REPORT-OF-JSC-NIRA-2020-FINAL-VER.PDF
سے حاصل کیا گیا

اق بال، این (2014، مئی 30)۔ نادرا نے یتیموں کی رجسٹریشن کے لیے تاریخی پالیسی متعارف کرادی۔ ڈان کی۔
HTTPS://WWW.DAWN.COM/NEWS/1109455

عرفانند، آر۔ (2020، 27 ستمبر)۔ غیر قانونی قرض دہندگان انڈونیشیا کے ہم مرتبہ قرض دینے والے شعبے میں صارفین کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔
ALSA LC UNDIP کو 2021 اکتوبر 28 ۔ HTTPS://ALSALCUNDIP.
ORG/ENGLISH-CONTENT/ILLEGAL-LENDERS-
ARE-ABUSING-CONSUMERS-IN-INDONESIAS-
PEER-TO-PEER-LENDING-SECTOR/
سے حاصل کیا گیا

جمیکنز فار جسٹس، سلیش روٹس فاؤنڈیشن، نیشنل انٹیگریٹی ایکشن، دی کمبائنڈ ڈس ایبلیز ایسوسی ایشن، دی جمیکا کمپیوٹر سوسائٹی، ایکسیس ناؤ، اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشنز - جسٹس انیشی ایٹو، دی جمیکا یوتھ ایڈووکیسی نیٹ ورک، دی کیریبین ولنریبل کمیونٹیز کولیشن، جمیکا نیٹ ورک آف سیروپوزیٹوز، جے ایف ایل جمیکا کے لیے کھڑے ہو جاؤ، اور جمیکا احتساب میٹر پورٹل۔ (2021)۔ قومی شناخت اور رجسٹریشن ایکٹ کا جائزہ لینے والی پارلیمنٹ کی مشترکہ سلیکٹ کمیٹی کو جمع کرانا۔

KAk, A., Ben-Avie, J., Munyua, A., & Tiwari, U. (2020۔ شناخت میں کشادگی لانا — کھلے قومی شناختی نظام کے لیے ٹیکنالوجی اور پالیسی کے انتخاب۔ موزیلا۔

KAtelyn Cioffi (CHRGJ)، Kiira Brian Alex (ISER)، Dorothy Mukasa (UW)، Angella Nabwowe–Kasule (ISER)، Salima Namusobya CHRGJ)، Sempala Allan) ایڈم رے ((ISER)، Nattabi Vivienne (UW (Kigozi (UW))، اور کرسٹیان وین وین (CHRGJ)۔ (2021)۔ پیچھا کیا اور مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ مرکز برائے انسانی حقوق اور عالمی انصاف، سماجی اور اقتصادی حقوق کے لیے پہل، ناپسندیدہ گواہ۔
HTTPS://CHRGJ.ORG/WP-CONTENT/UPLOADS/2021/06/
CHRGJ-REPORT-CHASED-AWAY-AND-LEFT-TO-DIE.PDF

کینیا انسانی حقوق کمیشن (2020، 31 جنوری)۔ KHRC - Huduma Namba رک گیا! کینیا انسانی حقوق کمیشن
HTTPS://WWW.KHRC.OR.KE/2015-03-04-10-37-01/
PRESS-RELEASES/704-PRESS-RELEASE-
HUDUMA-NAMBA-STOPPED.HTML

خورشید، آر (2021، جنوری 26)۔ نگرانی کے تابع۔ ڈیجیٹل رائٹس مانیٹر۔
HTTPS://WWW.DIGITALRIGHTSMONITOR.
PK/SUBJECT-TO-SURVEILLANCE/

لی، جے (2017، نومبر 8)۔ جمیکا کی سینیٹ سے قومی شناختی اور رجسٹریشن بل کی منظوری متوقع ہے۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/201711/
JAMAICAS-SENATE-EXPECTED-TO-PASS-
NATIONAL-ID-AND-REGISTRATION-BILL

MAcdonald, A. (2021، جنوری 31)۔ فورم نے خبردار کیا ہے کہ کینیا کی ہڈوما نمبا ڈیجیٹل شناخت اسکیم لاکھوں شہریوں کو خارج کر سکتی ہے۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/202101/
KENYAS-HUDUMA-NAMBA-DIGITAL-ID-SCHEME-COULD-
EXCLUDE-MILLIONS-OF-CITIZENS-FORUM-WARNS

مدھو (اپیلنٹ) بمقابلہ ریاست ماریشس اور دوسرا (جواب دہندگان)۔ (ماریشس)۔ (31 اکتوبر 2016)۔

مح مود، ایم (2019، اپریل 25)۔ کینیا میں ڈیجیٹل ID رجسٹر کو روکنا - امتیازی سلوک کے خلاف ایک موقف۔ نماتی۔
HTTPS://NAMATI.ORG/NEWS-STORIES/
STOPPING-THE-DIGITAL-ID-REGISTER-IN-KENYA-
A-STAND-AGAINST-DISCRIMINATION/

MAitland, J. (2021، مارچ 3)۔ MOCA قومی سلامتی کے لیے NIDS تک رسائی چاہتا ہے۔
CVMTV HTTPS://WWW.CVMTV.COM/NEWS/
MAJOR-STORIES/MOCA-WANTS-ACCESS-
TO-NIDS-FOR-NATIONAL-SECURITY/

MBuru، P. (2019، فروری 20)۔ کیوں کچھ کینیا ہڈوما نمبا کے خلاف ہیں۔ Nation.Africa کینیا ایڈیشن۔
HTTPS://NATION.AFRICA/KENYA/NEWS/WHY-SOME-
KENYANS-ARE-AGAINST-HUDUMA-NAMBA-140456

مل، ر، اے (2019، اپریل 28)۔ NIDS: مسئلہ کیا ہے، حقیقت کیا ہے؟ جمیکا آبزرور۔
HTTPS://WWW.JAMAICAOBSERVER.COM/THE-AGENDA/
NIDS-WHAT-S-THE-PROBLEM-WHAT-S-THE-TRUTH-_163323

نادرا آرڈیننس، 2000 - نادرا پاکستان، (2019)۔
HTTPS://WWW.NADRA.GOV.PK/DOWNLOAD/
NADRA-ORDINANCE-2000/

ناربل، وی جی، اور سوکانٹس، جے الفریڈو۔ (2021، ستمبر 2)۔ انسانی ہمدردی کی کارروائی میں بایومیٹرکس: ایک نازک توازن۔ انسانی حقوق اور پالیسی بلاگ۔
HTTPS://BLOGS.ICRC.ORG/LAW-AND-POLICY/2021/09/02/
BIOMETRICS-HUMANITARIAN-DELICATE-BALANCE/

NIDS تاریخی فیصلے میں مارا گیا۔ (این ڈی) لوپ نیوز۔ 30 اگست 2021 کو
HTTPS://JAMAICA.LOOPNEWS.COM/CONTENT/
NIDS-STRUCK-DOWN-LANDMARK-RULING
سے حاصل کیا گیا

امید یار نیٹ ورک۔ (2019)۔ Omidyar نیٹ ورک اچھی ID کھولتا ہے۔
HTTPS://OMIDYAR.COM/WP-CONTENT/
UPLOADS/2020/09/ON-UNPACKS-
GOOD-ID_FINAL_3.7.19.PDF

اوپن سوسائٹی جسٹس انیشی ایٹو۔ (2020، 31 جنوری)۔ کینیا کی عدالت نے ڈیجیٹل شناخت اسکیم کو روک دیا۔
HTTPS://WWW.JUSTICEINITIATIVE.ORG/
NEWSROOM/KENYAN-COURT-PUTS-HOLD-
ON-DIGITAL-IDENTITY-SCHEME

پل اوی، آر، اور خان، ایم۔ (2019)۔ ڈیجیٹل شناخت: غیر متناسب طاقت اور معلومات کا سیاسی تصفیہ کا تجزیہ۔ SOAS کنسورشیم۔

PAscu, L. (2020، 10 اپریل)۔ یوکے نیشنل ہیلتھ سروس نے عملے کے آن بورڈنگ کے لیے یوٹی کی بائیو میٹرک ڈیجیٹل شناخت تیار کی ہے۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/202004/
UK-NATIONAL-HEALTH-SERVICE-ROLLS-OUT-YOTIS-
BIOMETRIC-DIGITAL-ID-FOR-STAFF-ONBOARDING

پٹیشن 56، 58 اور 59 برائے 2019 (متحدہ) — کینیا کا قانون، (2020، 30 جنوری)۔
HTTP://KENYALAW.ORG/CASELAW/CASES/VIEW/189189/

پرائیویسی انٹرنیشنل۔ (2018، ستمبر 26)۔ آدھار پر بھارتی سپریم کورٹ کے فیصلے کا ابتدائی تجزیہ۔ 28 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://PRIVACYINTERNATIONAL.ORG/
LONG-READ/2299/INITIAL-ANALYSIS-INDIAN-
SUPREME-COURT-DECISION-AADHAAR
سے حاصل کیا گیا

پرائیویسی انٹرنیشنل۔ (2020، 21 جولائی)۔ استثنیٰ کے پاسپورٹ اور ڈیجیٹل شناخت کی تباہی 27 اگست 2021 کو حاصل کیا گیا،
HTTP://PRIVACYINTERNATIONAL.ORG/LONG-READ/4074/
LOOMING-DISASTER-IMMUNITY-
PASSPORTS-AND-DIGITAL-IDENTITY سے

پرائیویسی انٹرنیشنل۔ (2020)۔ قانونی چارہ جوئی کے لیے ایک گائیڈ شناختی نظام: ایک تعارف۔ رحمان، زیڈ (2021، جنوری 21)۔ اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں کا ڈیٹا شرمناک ہے۔ نیو ہیومینیٹیرین۔
HTTPS://WWW.THENEWHUMANITARIAN.
ORG/OPINION/2021/6/21/
ROHINGYA-DATA-PROTECTION-AND-UN-BETRAYAL

راجگوپال، کے (2021، 10 جنوری)۔ پانچ ججوں کی سپریم کورٹ بنچ 11 جنوری کو آدھار کو برقرار رکھنے کے فیصلے پر نظرثانی کرے گی۔ دی ہندو۔
HTTPS://WWW.THEHINDU.COM/NEWS/NATIONAL/
FIVE-JUDGE-SUPREME-COURT-BENCH-TO-
REVIEW-VERDICT-UPHOLDING-AADHAAR-
ON-JANUARY-11/ARTICLE33541810.ECE

جس ٹس نیٹ ورک ڈیزائن کریں۔ (2018)۔ جسٹس نیٹ ورک کے اصولوں کو ڈیزائن کریں۔
HTTPS://DESIGNJUSTICE.ORG/READ-THE-PRINCIPLES

ری گھس، ایم (2018، مئی 30)۔ انڈونیشیا کے مقامی عقیدہ گروپوں کے لیے آگے کا راستہ۔ La Croix International.
HTTPS://INTERNATIONAL.LA-CROIX.COM/NEWS/CULTURE/THE-WAY-AHEAD-FOR-INDONESIA-S-INDIGENOUS-BELIEF-GROUPS/7707

جمہوریہ ماریشس۔ (2013، اگست 30)۔ نئے شناختی کارڈ پر میڈیا بریفنگ۔
HTTP://WWW.GOVMU.ORG/ENGLISH/NEWS/PAGES/MEDIA-BRIEFING-ON-NEW-IDENTITY-CARD-.ASPX

آدھار پر دوبارہ غور کریں۔ (2017، اگست 24)۔ سپریم کورٹ رازداری کے حق کو بنیادی حق قرار دیتی ہے۔ 28 اکتوبر 2021 کو
HTTPS://RETHINKAADHAAR.IN/BLOG/2017/8/24/SUPREME-COURT-AFFIRMS-THE-RIGHT-TO-PRIVACY-AS-A-FUNDAMENTAL-RIGHT
سے حاصل کیا گیا

پرائیویسی کا حق بنیادی حق ہے، سپریم کورٹ نے متفقہ فیصلے میں کہا۔ (این ڈی) تار. 72 اگست 1202 کو
HTTPS://THEWIRE.IN/LAW/SUPREME-COURT-AADHAAR-RIGHT-TO-PRIVACY
سے حاصل کیا گیا

جولین جے رابنسن (مدعی) اور جمیکا کے اٹارنی جنرل (مدعا علیہ)۔ (9102) (جولین جے رابنسن کی گواہی)۔
HTTPS://SUPREMECOURT.GOV.JM/SITES/DEFAULT/FILES/JUDGMENTS/ROBINSON%2C%20JULIAN%20V%20ATTORNEY%20GENERAL%20OF%20JAMAICA.PDF

صفی، ایم (8102، ستمبر 62)۔ بھارتی عدالت نے دنیا کے سب سے بڑے بائیو میٹرک ڈیٹا بیس کی قانونی حیثیت برقرار رکھی۔ سرپرست.
HTTP://WWW.THEGUARDIAN.COM/WORLD/2018/SEP/26/INDIAN-COURT-UPHOLDS-LEGALITY-OF-WORLDS-LARGEST-BIOMETRIC-DATABASE

Sayadi, E., & Tackett, C. (0202، 41 جولائی)۔ تیونس کا منفرد شناخت کنندہ کیا ہے، اور اسے اب کیوں آگے بڑھایا جا رہا ہے؟ ابھی رسائی حاصل کریں۔
HTTPS://WWW.ACCESSNOW.ORG/WHAT-IS-TUNISIAS-UNIQUE-IDENTIFIER-AND-WHY-IS-IT-BEING-PUSHED-NOW/

انڈونیشیا کے سینئر سیاستدان کو 51 سال قید کی سزا (8102، اپریل 42)۔ الجزیرہ ڈاٹ کام 82 اکتوبر 1202 کو
HTTPS://WWW.ALJAZEERA.COM/NEWS/2018/4/24/INDONESIA-SETYA-NOVANTO-SENTENCED-TO-15-YEARS-FOR-CORRUPTION
سے حاصل کیا گیا

شاہد، ایس (1202، ستمبر 2)۔ کوئٹہ میں حفاظتی ٹیکے نہ لگوانے والوں کو پیٹرول کی فروخت پر پابندی ڈان کی.
HTTPS://WWW.DAWN.COM/NEWS/1644004/PETROL-SALE-TO-UNVACCINATED-PEOPLE-BANNED-IN-QUETTA

سنگھ ساہنی، آر، جیت سنگھ چیما، آر، اور اگروال، این ایم (1202)۔ بڑے شناخت پروگراموں کی خطرناک خرافات کا پردہ فاش کرنا: ہندوستان سے احتیاطی سبق۔ ابھی رسائی حاصل کریں۔
HTTPS://WWW.ACCESSNOW.ORG/CMS/ASSETS/UPLOADS/2021/10/BIGID-MYTHBUSTER.PDF

تھیلس گروپ۔ (0202، اکتوبر 71)۔ ڈیجیٹل شناخت کے رجحانات – 5 قوتیں جو 1202 کو تشکیل دے رہی ہیں۔ 72 اگست 1202 کو حاصل کیا گیا،
HTTPS://WWW.THALESGROUP.COM/EN/MARKETS/DIGITAL-IDENTITY-AND-SECURITY/GOVERNMENT/IDENTITY/DIGITAL-IDENTITY-SERVICES/TRENDS سے

انجن روم۔ (0202)۔ ڈیجیٹل DI کے زندہ اثرات کو سمجھنا۔ 13 اگست 1202 کو
HTTPS://DIGITALID.THEENGINEROOM.ORG
سے حاصل کیا گیا

انجن روم (0202)۔ ترازو کو ٹپ کرنا - ایک مساوی ٹیک اور انسانی حقوق کے ماحولیاتی نظام کو فنڈ دینے میں کیا ضرورت ہے۔ 13 اگست 1202 کو
HTTPS://WWW.THEENGINEROOM.ORG/WP-CONTENT/UPLOADS/2020/09/TIPPING-THE-SCALES-THE-ENGINE-ROOM.PDF
سے حاصل کیا گیا

یو این ایچ سی آر پاکستان (1202، مئی 52)۔ حکومت نے افغان مہاجرین کو رجسٹریشن کا پہلا نیا ثبوت سمارٹ کارڈ فراہم کر دیا۔
HTTPS://WWW.UNHCR.ORG/PK/12999-GOVERNMENT-TO-DELIVER-FIRST-NEW-POR-SMARTCARDS-TO-AFGHAN-REFUGEES.HTML

IWU قانون کی فیکلٹی نئے SDIN بل کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ (1202، اپریل 5)۔ لوپ نیوز۔
HTTPS://JAMAICA.LOOPNEWS.COM/CONTENT/UWI-LAW-FACULTY-RAISES-CONCERNS-ABOUT-PROPOSED-NEW-NIDS-BILL

سندھ میں پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کرنے کے لیے ویکسی نیشن سرٹیفکیٹ لازمی قرار دے دیا گیا۔ (این ڈی) دی نیوز انٹرنیشنل۔ 82 اکتوبر 1202 کو
HTTPS://WWW.THENEWS.COM.PK/PRINT/862070-VACCINATION-CERTIFICATE-MADE-MANDATORY-FOR-USING-PUBLIC-TRANSPORT-IN-SINDH
سے حاصل کیا گیا

گھریلو ہوائی سفر کے لیے ویکسینیشن سرٹیفکیٹ لازمی ہے: COCN۔ (1202، جولائی 52)۔ دی نیوز انٹرنیشنل۔ 82 اکتوبر 1202 کو
HTTPS://WWW.THENEWS.COM.PK/PRINT/868231-VACCINATION-CERTIFICATE-MANDATORY-FOR-DOMESTIC-AIR-TRAVEL-NCOC سے حاصل کیا گیا

وینکٹرام کرشنن، ایس (0202، مئی 42)۔ Covid-19 استثنیٰ والے پاسپورٹ تیار کرنے کے لیے اسٹارٹ اپس کی دوڑ۔ فنانشل ٹائمز۔
HTTPS://WWW.FT.COM/CONTENT/A5721020-5180-4CB4-AC7E-A464C65F3028

Vrankulj، A. (3102، 51 جولائی)۔ ماریشس نے بائیو میٹرک شناختی کارڈ متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بائیو میٹرک اپڈیٹ۔
HTTPS://WWW.BIOMETRICUPDATE.COM/201307/MAURITIUS-SET-TO-INTRODUCE-BIOMETRIC-ID-CARDS

مودی حکومت آدھار ایکٹ میں ترمیم کیوں کر رہی ہے اور آپ کے لیے اس کا کیا مطلب ہے؟ (9102، 2 جنوری)۔ تار. 03 اگست 1202 کو
HTTPS://THEWIRE.IN/GOVERNMENT/WHY-THE-GOVT-IS-AMENDING-THE-AADHAAR-ACT-AND-WHAT-IT-MEANS-FOR-YOU
سے حاصل کیا گیا

زکریا، آر (1202، اپریل 82)۔ شناخت اور ویکسین۔ ڈان کی.
HTTPS://WWW.DAWN.COM/NEWS/1620812

THE ENGINE ROOM
انصاف میں
جڑیں ڈیجیٹل
شناخت
WWW.THEENGINEROOM.ORG
ENGNROOM@